https://famousurdunovels.blogspot.com/
میرا ہاتھ تھا
تیرے ہاتھ میں
ـ ازبیا احمد
PRIME URDU NOVELS
http://primenovels.blogspot.com/

مکمل ناول

"میں کیسی لگ رہی ہوں حمزہ۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے سامنے آتی بولی۔۔اُس نے سر سے پیر تک اُس کا جائزہ لیا تھا۔۔سجی سنوری ماتھے پر ٹیکا سجائے حقیقتاً دُلہن بنی عشاء وسیم حمزہ امین کو عجیب سے تاثرات سے دوچار کر گئی تھی۔۔بچپن کا ساتھ تھا۔۔ساری زندگی ہنستے کھیلتے، لڑتے جھگڑتے آج وہ اتنی بڑی ہو گئی تھی کہ کسی کے نام اپنی پوری زندگی کرنے جا رہی تھی۔۔

وہ اُس کے لیے بہت خوش تھا۔۔ساری زندگی عشاء سے لڑنے جھگڑنے کے باوجود سب ہی جانتے تھے عشاء اُسے بہت عزیز تھی۔۔ہر وقت اُس کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا خیال رکھنے والے حمزہ کا دل آج عجیب سے ڈر میں گرفتار ہوا تھا۔۔حالانکہ یہ نکاح عشاء کی مرضی سے ہو رہا تھا۔۔اور جس سے ہو رہا تھا وہ کوئی غیر نہیں اُن دونوں کا خالہ زاد تھا۔۔وہ ساری فِکر جھٹکتا اپنے موڈ میں آیا تھا۔۔

"بلکل گلابی مینڈکی"۔۔اُس کی بات پر آج وہ چیخنے کے بجائے خفگی سے رُخ موڑ گئی تھی۔۔مومنہ نے اُسے گھورا تھا۔۔وہ یک دم اُس کے سامنے آیا تھا۔۔اُس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ سنجیدہ ہوا تھا۔۔پھر اِس کا رُخ موڑتا سامنے شیشے کی طرف اشارہ کر گیا تھا

"سامنے دیکھو کچھ کہنے کی ضرورت ہے مجھے"۔۔عشاء نے نگاہ اُٹھائی تھی۔۔اُس کی نظر اپنے جھلملاتے عکس سے ہوتی حمزہ پر آٹھہری تھی۔۔سفید شلوار قمیض میں وہ مُسکراتے ہوئے اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟اچھا لگ رہا ہوں ناں"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا جہاں صاف لکھا تھا وہ اچھا لگ رہا ہے۔۔عشاء نے مُسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"میں تو اچھا لگ رہا ہوں ناں، جبکہ تم تو اچھی ہو"۔۔وہ اُس کا اکثر کہا گیا جُملہ دُہراتا ہوا بولا۔۔وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔اُس کے ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھ کر حمزہ نے اُس کی دائمی خوشیوں کی لاتعداد دعائیں مانگی تھیں۔۔

....

گلابی رنگ میں ملبوس سجی سنوری دُلہن بنی عشاء وسیم کی آنکھوں میں اِس وقت ستارے چمک رہے تھے۔بلیک ٹو پیس میں اُس کے ساتھ بیٹھے دانیال کی آنکھوں میں دنیا فتح کر لینے والی چمک تھی۔۔

یاسمین نے دور سے کھڑے ہو کر نم انکھوں سے بیٹی کی بلائیں لے ڈالی تھیں۔۔اُن دونوں کے بیچ پیچھے کھڑے حمزہ نے جُھک کر کوئی بات کہی تھی دانیال اور حمزہ کا قہقہہ جاندار تھا جبکہ عشاء نے حسبِ عادت حمزہ کو گھورا تھا۔۔

حمزہ کو دیکھ کر یاسمین کے دل میں ہوک سی اُٹھی تھی پر دانیال کو دیکھ کر اُنہوں نے اپنے دل کو سنبھالا تھا۔۔اُن کی بیٹی خوش تھی۔۔اُن کے لیے یہی کافی تھا۔۔آج عشاء کا نکاح تھا دانیال کے ساتھ۔۔

....

"ٹیکس لگے گا بیٹا ٹیکس"۔۔فنکشن ختم ہونے کے بعد دانیال کب سے اُس کی منتیں کر رہا تھا۔۔

"بدتمیز انسان لنچ کروادوں گا کل بس، ابھی لے آناں اُسے چھت پر، صرف پانچ منٹ بس"۔۔دانیال کی حالت پر حمزہ نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"چل تو جا چھت پر۔۔۔لے آرہا ہوں اُسے"۔۔دانیال اُس کے گلے لگتا چھت کی طرف بڑھا تھا۔۔

سارے بڑے اِس وقت باہر لان میں ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔وہ کمرے میں اکیلی تھی۔۔حمزہ نے ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا تھا۔۔

"کیا ہے حمزہ۔۔؟؟۔۔کیا کر رہے ہو۔۔؟؟"۔۔وہ بوکھلائی تھی۔۔

"شش چُپ لڑکی پٹواؤ گی کیا"۔۔اُس نے دانت پر دانت رکھ کر اُسے آواز کم کرنے کو کہا تھا۔۔

"کہاں لے جا رہے ہیں اِسے بھائی۔۔؟"۔۔مومنہ نے اُسے دروازے پر جا لیا تھا۔۔

"اُفف یہ دوسری آئی اب"۔۔حمزہ کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔وہ احتیاط سے اُسے لیے چھت پر آیا تھا۔۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں حمزہ"۔۔وہ حیران پریشان اِدھر اُدھر دیکھ کر بولی۔۔

"میرے لیے"۔۔اُسے اپنے قریب سے آواز آئی تھی وہ اُچھلی تھی۔۔سامنے دانیال سینے پر بازو باندھے کھڑا تھا۔۔اُس نے سٹپٹا کر پیچھے دیکھنا چاہا تھا وہ غائب تھا۔۔

"یار یہ تو چیٹنگ ہوتی ناں۔۔میری ہی دُلہن میں ہی نہ دیکھتا"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھامتا بولا تھا۔۔عشاء کی گردن جُھکی تھی۔۔دانیال مُسکرایا تھا۔۔

"یقین کرو عشاء بہت مُشکل کام ہے اکیلے واپس جانا۔۔میری تو رات ہی نہیں کٹے گی تمہارے بغیر"۔۔اُس کی بے باک بات پر عشاء کا ہاتھ کانپا تھا۔۔

"یار عشاء، مجھے تھوڑا بہت یقین تو کرنے دو کہ آج میری گولڈن نائیٹ ہے"۔۔وہ اُسے بانہوں میں بھرتا بولا ہی تھا کہ عشاء کرنٹ کھاتی اُس کا حصار توڑتی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔

"پلیز۔۔ایسا نہیں کریں"۔۔وہ رو دینے کو ہوئی تھی۔۔

"یار تھوڑا سا تو۔۔"۔۔وہ پھر سے پاس ہوا تھا جب وہ بنا سوچے سمجھے حمزہ کو پُکار بیٹھی تھی۔۔

"حمزہ"۔۔وہ بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔۔وہ بے اختیار اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔

"یار بڑی ہی ڈفر لڑکی ہے"۔۔دانیال تپا تھا۔۔حمزہ نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"کل لنچ یاد رکھنا"۔۔وہ کہہ کر عشاء کا ہاتھ تھامے نیچے اُترنے لگا تھا وہ بُری طرح کانپ رہی تھی۔۔

"عشاء تم ٹھیک ہو۔۔؟؟"۔۔اُس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ محسوس کر کے حمزہ نے سرگوشی میں پوچھا تھا۔۔

"بات مت کرنا مجھ سے اب"۔۔نم لہجہ وہ چونکا تھا۔۔پتا نہیں کیوں عشاء دانیال کی بے تابی پر شرمانے سے زیادہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔

"آئی ایم رئیلی ویری سوری عشو۔۔آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا پرامس"۔۔عشاء نے آنسو بھری آنکھیں اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔سُرخ تپا تپا چہرہ خوف سے زرد ہو رہا تھا۔۔حمزہ کو شرمندگی ہوئی تھی۔۔ وہ اُس سے دوبارہ سوری کرتا اُسے اُس کے کمرے میں چھوڑ گیا تھا۔۔

"پیا سے مل کے آئے نین۔۔ہائے میں کیا کروں"۔۔مومنہ اُسے دیکھ کر گُنگنائی تھی۔۔ابھی کے لمحے یاد کر کے اُس کا دل دھڑکا تھا۔۔

"چُپ ہو جاؤ تم۔۔حمزہ کے بچّے کو چھوڑوں گی نہیں میں"۔۔وہ تپ کر کہتی واش روم میں گُم ہوئی تھی۔۔

"دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں میرے بھائی کو الزام مت دو اچھا"۔۔مومنہ دروازے کے باہر سے چلائی تھی۔۔اُس کے ہونٹوں پر شرمیلی مُسکان رچی تھی۔۔ہر لڑکی کی طرح اُس کے دل نے بھی اِس رشتے کے جُڑتے ہی ہزار سپنے بُنے تھے۔۔

....

"عشاء تمہیں فاروق بھائی اور ردا آپی کا ٹائم یاد ہے ناں، جب اُن کا نکاح ہوا تھا فاروق بھائی کیسے چوری چوری آپی کو دیکھتے تھے"۔۔ مومنہ کی بات پر اُس کے دل میں دانیال کے لیے ہزاروں خواہشیں جاگی تھیں۔۔

"اب دیکھنا دانیال بھائی بھی ایسے بہانے بہانے سے تمہیں دیکھنے کی کوشش کریں گے۔۔ تمہیں یاد ہے بے چارے فاروق بھائی آپی کے شرمانے کی وجہ سے اُن کے احترام میں کچھ کہہ ہی نہیں پاتے تھے"۔۔

مومنہ کی باتوں پر اُسے اپنے ماموں کے بیٹے ڈیسینٹ سے فاروق بھائی یاد آئے تھے۔۔ جن کا نکاح چھ سال پہلے اُن کے دوسرے ماموں کی بیٹی ردا سے ہوا تھا۔۔ یہ دونوں اُس وقت سترہ سال کی تھیں۔۔ سو بر سا فاروق نکاح کے بعد بھی ردا کی بے تحاشہ جھجک کے باعث اُسے چوری چوری دیکھنے کے علاوہ کبھی کوئی جسارت نہ کر پایا تھا۔۔ اِس کی گواہ تو خاندان بھر کی لڑکیاں تھیں، جو ردا کو چھیڑتی تھیں۔۔ اور انجانے میں ہی عشاء وسیم فاروق کی ساری خصوصیات دانیال میں سوچے بیٹھی تھی۔۔

....

امین احمد اور وسیم احمد دونوں بھائیوں کی شادی دو بہنوں رُقیہ اور یاسمین سے ہوئی تھی۔۔ امین احمد اور رُقیہ کے تین بچّے تھے فہد، حمزہ اور اُس سے چار سال چھوٹی مومنہ۔۔ رُقیہ بیگم اِن لوگوں کی کم عُمری میں ہی چھوڑ کر خالقِ حقیقی سے جا ملی تھیں۔۔

وسیم اور یاسمین کی ایک ہی بیٹی تھی عشاء وسیم۔۔

وسیم احمد اور یاسمین جو کہ الگ گھر میں رہتے تھے، یاسمین کے زور دینے پر وسیم صاحب نے اپنا گھر بیچ کر

بھائی کے ساتھ مُشترکہ ایک ہی گھر خریدا تھا۔۔ تاکہ بچّوں کو خالہ کی صورت ماں کا پیار مل سکے۔۔ اُس وقت فہد دس سال کا، حمزہ آٹھ جبکہ مومنہ عشاء کی ہی ہم عُمر چار سال کی تھی۔۔ یاسمین نے عشاء کے ساتھ اُن تینوں کو بھی اپنے کلیجے سے لگایا تھا۔۔ اُن تینوں نے بھی خالہ کو ماں کا ہی درجہ دیا تھا۔۔

اُن کا یہ فیصلہ تب صحیح ثابت ہوا جب پانچ سال بعد وسیم صاحب اچانک ہارٹ اٹیک کے باعث داغِ مفارت دے گئے۔۔ تب امین صاحب نے اُنہیں حوصلہ دیا تھا اور جیسے یاسمین اُن کے بچّوں کی ماں بن گئی تھیں ویسے ہی اُنھوں نے عشاء کو اپنے تینوں بچّوں سے اوّلیت دی تھی ہمیشہ۔۔

فہد امین MBA کے بعد ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کرتا تھا اُس کی شادی دو سال پہلے ہی ہوئی تھی اور اب وہ اپنی بیوی اور ایک سال کے بیٹے کے ساتھ کمپنی کے ایک سال کے کانٹریکٹ پر فرانس گیا ہوا تھا۔۔

حمزہ امین ca کرکے ایک کمپنی میں اہم عُہدے پر فائز تھا۔۔

جبکہ عشاء اور مومنہ دونوں ہی msc کے فائینل ائیر میں تھیں۔۔

مومنہ اور وہ دونوں تو تھیں ہی یک جان، ہمراز سہیلیاں، پر حمزہ جو بظاہر اُس سے لڑتا تھا وہ اُس کو بھی اپنی کزن ہونے کے ناطے عزیز تھی۔۔ کچھ بچپن کا ساتھ تھا۔۔

یاسمین اور رُقیہ کی تیسری بہن زرینہ نے اپنے بیٹے دانیال کے لیے اُسے مانگ لیا تھا۔۔ امین صاحب منگنی کے حق میں نہیں تھے اُنھوں نے عشاء کی رضامندی لیتے دونوں کا نکاح کروایا تھا۔۔

رُخصتی کے لیے دانیال نے ٹائم مانگا تھا۔۔

....

"سُنو عشو تم دانیال بھائی سے فون پر تو بات کرتی ہو گی ناں"۔۔فائزہ نے چپس کھاتے اُسے پوچھا تھا۔۔

کلاس نہ ہونے کے باعث وہ لوگ کمپاؤنڈ میں بیٹھے تھے۔۔

"ہاں کبھی کبھی۔۔وہ خود فون کرتے ہیں"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے چپس لیتی بولی تھی۔۔

"ملتی بھی ہو تم اُن سے۔۔؟؟"۔۔فاطمہ نے معنی خیزی سے پوچھا تھا۔۔مومنہ ہنسی تھی۔۔

"نہیں بھئی۔۔وہ کبھی گھر آ بھی جائیں تو محترمہ چھپنے لگتی ہیں"۔۔مومنہ کے کہنے پر باقی سب ہنسی تھیں جبکہ اُس نے مومنہ کو گھوری سے نوازہ تھا۔۔

"بڑی ہی بور ہو تم۔۔میں تو ملتی بھی ہوں اور اُس سے پیار بھی لیتی ہوں حق سے"۔۔عینی جو ابھی ابھی آئی تھی مومنہ کی بات سُن کر دھپ سے بیٹھی تھی۔۔اُس کا بھی ابھی تین مہینے پہلے نکاح ہوا تھا۔۔اُس کی بات پر سب نے ہی اووووو بولا تھا۔۔عشاء نے پہلو بدلہ تھا۔۔

"اللہ نے اجازت دی ہے۔۔میں تو کبھی اُنہیں مایوس نہیں لوٹاتی، رُخصتی ایک سال بعد ہے، جب تک اُنہیں ترساتی رہوں، نہ بابا نہ۔۔قسم سے عشو۔۔تم بھی فُلی انجوائے کرو یہ پیریڈ"۔۔وہ اُسے آنکھ مارتی بولی تھی۔۔

"بے شک میرا اُن سے نکاح ہوا ہے پر ابھی رُخصتی نہیں ہوئی ہے۔۔اللہ نے اجازت دی ہے پر میں ابھی اپنے باپ کے گھر پر ہوں۔۔اور میرے لیے جتنی میرے شوہر کی عزّت معنی رکھتی ہے اُتنی ہی اپنے باپ کی عزّت بھی اہم ہے"۔۔وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔مومنہ نے اُس کا ہاتھ دبایا تھا۔۔

"ارے یار کس دنیا میں رہتی ہو۔ آج کل کے ہسبینڈز ڈیمانڈ کرتے ہیں، پھر کیا منع کر دو گی اُسے۔؟؟"

عینی کی آنکھوں میں اُسے اپنے لیے واضح تمسخر دکھا تھا۔۔

"ہاں منع کر دوں گی، بولوں گی آ کر مجھے رُخصت کروا کر لے جائیں، میں اُن کی بیوی ہوں گرل فرینڈ نہیں، جو وہ وقت بے وقت مجھ سے اپنی ڈیمانڈز پوری کر کے مجھے میرے باپ کے گھر پر چھوڑ جائیں"۔۔

وہ جذباتی لہجے میں کہتی ایک دم اُٹھی تھی۔۔ سب ہی خاموش ہوئی تھیں۔۔۔ عینی طنزیہ ہنسی تھی۔۔

"چلو مومی گاڑی آ گئی ہو گی"۔۔ وہ آگے بڑھی تو مومنہ جلدی سے اُٹھ کر اُس کے پیچھے گئی تھی۔۔

"ہونہہ شوہر شرعی حق رکھتا ہے، اور جب وہ حق مانگتا ہے ناں تو اپنا دل بھی بے ایمان ہوتا ہے۔۔ پھر اِس کے سارے ڈائیلاگز دھرے کے دھرے رہ جائیں گے"۔۔ وہ اُس کی پُشت کو گھورتی زہر خند لہجے میں بولی تھی۔۔

....

"شکل دیکھی ہے تم نے اپنی مینڈکی"۔۔ عشاء کی اچھی خاصی شکل کو حمزہ نے مینڈکی سے تشبیہہ دے کر اُس کے غصّے کے گراف کو بڑھایا تھا۔۔

"اور تم۔۔ تم!!۔۔ تم کیا ہو بندر۔۔"۔۔ وہ کیوں پیچھے رہتی، خود سے چار سال بڑے حمزہ کی طرف اُس نے ہمیشہ کی طرح جوابی کاروائی کی تھی۔۔

"عشاء۔۔! تمیز، لحاظ سب بھول گئی ہو تم، کتنی بار سمجھایا ہے بڑا ہے تم سے، تمیز سے بات کیا کرو، پر نہیں تم نے تو جیسے ماں کی تربیت کو بے عزّت کروانے کی قسم کھائی ہے خاندان بھر میں"۔۔ یاسمین نے حسبِ عادت اُسے لتاڑا تھا۔۔ وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔ حمزہ نے اُسے زبان چڑائی تھی۔۔

"امی ہمیشہ یہ حمزہ کا بچّہ۔۔"۔۔ ابھی اُس کی بات مُنہ میں ہی تھی جب اُنہوں نے ایک زور کا تھپڑ اُس کی پیٹھ پر رسید کیا تھا۔۔ وہ ایک دم چُپ ہوئی تھی۔۔

"ارے چھوٹی امّی یہ تو ہمارا مذاق ہے، آپ نے خواہ مخواہ میں ہی۔۔"۔۔وہ ایک دم سے شرمندہ ہوا تھا۔۔عشاء نے بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"یہ جھوٹی ہمدردی اپنے پاس رکھو"۔۔وہ اُس کے پاس جاکر چِلا کر بولی تھی۔۔پھر روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔

"بھائی آپ کی وجہ سے اُسے ہمیشہ ڈانٹ پڑتی ہے، اور آج تو حد ہی ہو گئی چھوٹی امّی آپ نے اچھا نہیں کیا"۔۔مومنہ نے پہلے حمزہ کو دیکھا تھا، پھر یا سمین سے شکایت کرتی اپنے اور اُس کے مُشترکہ کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔

"اِس کو دیکھو بائیس سال کی ہو گئی ہے پر عقل کہیں پیروں میں ہی رہ گئی ہے اِس کی، اب تو ہول ہی اُٹھتے ہیں مجھے، زرینہ رُخصتی کی تاریخ مانگ رہی ہے، اور یہ ابھی تک بچّی بنی ہوئی ہے"۔۔وہ سر پر ہاتھ رکھے پریشان سی ہوئی تھیں جبکہ وہ چونکا تھا۔۔

"کب۔۔؟؟"

"کہہ رہی تھی اگلے ماہ کی کوئی تاریخ دے دو، میں بھی سوچ رہی ہوں، نکاح تو ہو ہی گیا ہے اب خیر سے رُخصتی بھی ہو جائے تو میرا بوجھ بھی کم ہو"۔۔وہ آبدیدہ ہوئی تھیں۔۔

"چھوٹی امی وہ کوئی بوجھ نہیں ہے ہم پر، میں اُس کو چِڑاتا ہوں، اُس کو تنگ کرتا ہوں پر یقین کریں وہ سب کی طرح مجھے بھی بہت عزیز ہے"۔۔وہ اُن کو بازو کے حلقے میں لیے بولا تھا۔۔

"اللہ کے بعد تم لوگ ہی تو ہو میرے اپنے"۔۔وہ اُس کی پیشانی چُومتی بولیں۔۔وہ مُسکرانے کے ساتھ ساتھ سوچ رہا تھا کہ اُس مینڈکی کو کیسے منانا ہے۔۔

....

"مومی آئسکریم کھانے چلو گی۔۔؟؟"۔۔وہ بظاہر مُومنہ سے پوچھ رہا تھا پر نظریں عشاء پر تھیں جو کہ مومنہ کے ساتھ سر جوڑے فیشن میگزین میں گھسی ہوئی تھی۔۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ "۔۔اُس نے ایک دم میگزین بند کیا تھا۔۔عشاء جو بڑے غور سے ڈریس کا ڈیزائن نوٹ کر رہی تھی ایک دم تپی تھی۔۔

"تم مطلب، صرف میں اور تم چلیں گے کیا۔۔؟؟"۔۔وہ ہنوز اُسی کو دیکھ کر بولا تھا۔۔جو کہ دوبارہ سے میگزین کھول چکی تھی۔۔حمزہ کو خود کو مناتا دیکھ کر اُس کا مُنہ پھول چُکا تھا۔۔

"نہیں میں چھوٹی امّی اور بابا سے بھی پوچھ کر آتی ہوں"۔۔وہ کہہ کر غائب ہوئی تھی۔۔اُس کی بات پر جہاں حمزہ کا دل اپنا سر پیٹنے کو چاہا تھا وہیں وہ تلملائی تھی۔۔حمزہ نے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے تھے۔۔

"گدھی، اُس کو پتا بھی ہے میں ناراض ہوں، بجائے میری مِنتیں کرنے کہ چھوٹی امّی اور بابا سے بھی پوچھ لیتی ہوں"۔۔وہ میگزین زور سے پٹختی اُس کی نقل اُتار گئی تھی۔۔

اُس کے پیچھے کھڑے حمزہ نے بے اختیار قہقہہ لگایا تھا۔۔عشاء نے اپنی آنکھیں میچی تھیں۔۔

"چلو میں مِنتیں کر لیتا ہوں، پلیز عشاء چلو ناں تمہارے بغیر کیا مزہ آئے گا"۔۔وہ اچانک اُس کے سامنے آیا تھا۔۔ہونٹوں پر شرارتی مُسکان لیے وہ سیریس بننے کی کوششوں میں تھا۔۔

"میں صرف مومی کی وجہ سے جا رہی ہوں، ورنہ، سمجھے"۔۔وہ اُنگلی اُٹھا کر بولی تھی۔۔بمُشکل اپنا قہقہہ ضبط کر کے اُس نے سر ہلایا تھا۔۔جاتے جاتے وہ اچانک پلٹی تھی۔۔

"یہ مت سمجھنا کہ میں مان گئی ہوں"۔۔وہ اُنگلی اُٹھا کر دھونس سے بولی تھی۔۔اِس سمے وہ حمزہ کو بہت ہی پیاری لگی تھی۔۔وہ زور سے ہنسا تھا عشاء اپنی ہنسی ضبط کرتی کمرے میں گھسی تھی پر وہ اُس کی ہنسی دیکھ چکا تھا۔۔اُس کی یہی عادت تو حمزہ کو اچھی لگتی تھی وہ جتنی جلدی ناراض ہوتی تھی اُسی طرح آرام سے مان بھی جاتی تھی۔۔

....

"ہائے حمزہ واٹ آ پلیزنٹ سرپرائیز"۔۔آواز پر دونوں نے سر اٹھایا تھا۔۔وہ دونوں کو آئسکریم پارلر لے آیا تھا۔۔سامنے جیتی جاگتی قیامت حمزہ کے سر پر کھڑی تھی۔۔بلیو ٹائیٹ جینز اور یلو کولڈ شولڈر اسٹائلش سا ٹاپ، کندھے تک آتے براؤن ڈائیڈ بال جو کے کھلے ہوئے تھے۔۔

"اوہ ہائے بسمہ"۔۔وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا۔۔

"کیا حمزہ تم تو ملتے ہی نہیں ہو، کل کا لنچ ساتھ کریں گے"۔۔وہ خود ہی پلین بنا کر بولی تھی۔۔عشاء نے مومنہ کو کُہنی ماری تھی جب وہ بُلبلائی تھی۔۔

"کیا ہے۔۔؟؟"۔۔مومنہ نے اُسے گھورا تھا۔۔ تبھی وہ دونوں کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

"بسمہ یہ میری سسٹر مومنہ اور یہ میری کزن ہے عشاء"۔۔وہ دونوں کو گھور کر تعارف کرواتا بولا۔۔

"اور اِن کا تعارف تو کرواؤ ناں"۔۔عشاء نے اُسے دیکھ کر آنکھیں پٹپٹائی تھیں۔۔جو پہلے ہی اُسے گھور رہی تھی۔۔

"یہ بسمہ ہے، میری کلاس فیلو رہ چکی ہے"۔۔تعارف کروا کر وہ اُس کی جانب مُتوجہ ہوا تھا۔۔

"آئی ایم سوری بسمہ ابھی آفیس میں بہت کام چل رہا ہے لنچ کا پھر کبھی سہی"۔۔وہ شائستگی سے انکار کر

گیا۔۔بسمہ کا کھلتا چہرہ فوراً سے اُترا تھا۔۔اُس کی شکل دیکھ کر عشاء نے اپنی ہنسی چُھپائی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔ان ٹچ رہنا اب۔۔ تمہیں پتا ہے میں یونی لائف سب کچھ کتنا مِس کرتی ہوں، نعمان آئے تو پلین بناتے ہیں"۔۔وہ مایوسی سے بولی تھی۔۔

"اوکے پھر ایسا کرتے ہیں سنڈے کو لنچ کرتے ہیں"۔۔وہ اُس کی مایوس شکل دیکھ کر بولا تھا۔۔کچھ بھی تھا وہ اُس کی بہت اچھی دوست رہی تھی یونی لائف میں۔۔عشاء نے بے ساختہ مومنہ کو دیکھا تھا۔۔

"اوہ تھینک یو حمزہ پھر ملتے ہیں سنڈے کو"۔۔وہ اُنگلیاں ہلا کر عشاء کر گھوری سے نواز کر آگے بڑھی تھی۔۔

"اچھا تو یہ تمہاری گرل فرینڈ تھی یونی میں"۔۔وہ شرارت سے بولی۔۔حمزہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"گروپ میں تھی۔۔اور اب اُٹھو تم دونوں فوراً سے"۔۔وہ کہہ کر اُٹھا تھا مجبوراً اُن دونوں کو بھی اُس کی تکلید میں اُٹھنا پڑا تھا۔۔

....

"عشاء تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے شوہر ہوں میں تمہارا، حق رکھتا ہوں تم پر"۔۔آج پھر دانیال عشاء پر برسا تھا۔۔

"لیکن اِس کا مطلب یہ تو نہیں ہے آپ شادی سے پہلے ہی ایسی فضول باتیں کریں مجھ سے"۔۔اُس نے اپنی ناگواری دبانے کی کوشش کی تھی پر ناکام ہوئی تھی۔۔

" قانونی اور شرعی حق رکھتا ہوں تم پر چاہوں تو ابھی تمہیں اُٹھا کر اپنے کمرے میں لے آؤں کون روکے گا مجھے"۔۔وہ دبی آواز لیکن سخت لہجے میں بولا تھا۔۔عشاء کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔آنکھیں نمکین

پانیوں سے بھری تھیں۔۔

"بدلو خود کو ورنہ کسی دن اُٹھا کر لے آؤں گا تمہیں ڈرتا نہیں ہوں میں تمہارے باپ اور اُس حمزہ سے"۔۔وہ کہہ کر فون رکھ چُکا تھا۔۔وہ موبائل سائیڈ پر رکھتی چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر رو دی تھی۔۔

آزاد خیال دانیال صادق کی وہی ڈیمانڈ منکوحہ ہے تو وہ اُس کی ہر جائز ناجائز بات ماننے پر مجبور ہے جبکہ عشاء وسیم جس کی تربیت ہی یاسمین نے کڑے ماحول میں کی تھی موبائل پر ایسی گفتگو اُس پر دانیال کا بے باک انداز، یہ سب وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔

....

"سُنو مینڈکی!"۔۔اُس کے مینڈکی بولنے پر عشاء نے اُسے گھورا تھا۔۔

"میرا مطلب ہے عشاء!"۔۔وہ جلدی سے بولا تھا پاس بیٹھی مومنہ ہنسی تھی۔۔وہ یاسمین کے سر میں مالش کر رہی تھی۔۔

"تمہارا نام کتنا خوبصورت ہے ناں"۔۔وہ ہونٹوں پر شریر سی مُسکراہٹ لاتا بولا۔۔

"ویسے چھوٹی امّی اگر ہماری عشاء مغرب کے ٹائم پیدا ہوئی ہوتی تو میں بھلا کیا کہتا، مغرب سنو میری شرٹ تو استری کر دو"۔۔وہ اُسے گھورے گئی۔۔جب کہ مومنہ نے دانتوں میں ہنسی دبائی تھی۔۔

وہ سمجھ گئی تھی حمزہ کو عشاء سے اپنی شرٹ استری کروانی تھی۔۔

"سوچ رہا ہوں اپنی بیٹی کا نام تمہارے نام پر رکھوں۔۔فجر، ظہر، عصر، مغرب، تہجد، اشراق، چاشت"۔۔

مومنہ نے زور سے قہقہہ لگایا تھا۔۔اُس کی بات پر یاسمین بھی مُسکرائی تھیں۔۔

"تو اپنی شرٹ بھی جا کر اپنی اِن بیٹیوں سے استری کرواؤ جا کر"۔۔ وہ اُس کے ہاتھ میں شرٹ دیکھ کر اُس پر اُس کی خوشامد دیکھ کر سمجھ گئی تھی۔۔ مومنہ پھر سے ہنسی تھی۔۔

"عشاء کر دو استری۔۔ جاؤ بیٹا تم نہانے جاؤ"۔۔ وہ عشاء کو دیکھ کر بولی تھیں، عشاء نے ہمیشہ کی طرح اُسے خونخوار نظروں سے دیکھ کر اُس کے ہاتھ سے شرٹ جھپٹی تھی۔۔

"تھینک یو مینڈ۔۔ آئی مین عشاء"۔۔ مبادہ وہ اپنا ارادہ نہ بدل دے وہ فوراً سے اُس کا نام لیتا اندر کمرے میں غائب ہوا تھا۔۔

....

"تمہیں پتا ہے عینی پریگننٹ ہے۔۔"۔۔ وہ دونوں ابھی آ کر بیٹھی تھیں جب فائزہ نے اُس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔ عینی ایک ہفتے سے نہیں آ رہی تھی۔۔ وہ گنگ ہوئی تھی۔۔

"اور ظلم کی انتہا دیکھو اُس کے شوہر نے بولا ہے اِس بچّے کو ابورٹ کروا دو تو تمہیں رُخصت کروا کر لاؤں گا"۔۔ فاطمہ نے لُقمہ دیا تھا۔۔

"کیا مطلب!! وہ اُس کی اولاد ہے۔۔ جب مان بھی رہا ہے تو ابورشن جیسا گھناؤنا کام کیوں"۔۔ مومنہ نے جھرجھری لی تھی۔۔

"یار عزّت۔۔۔ وہ بندہ بولتا ہے معاشرے میں میری عزّت ہے۔۔ میری بہنوں کی شادی ہونی ہے، میں تمہیں قبول کر رہا ہوں پر اِس بچّے کو نہیں"۔۔ فائزہ نے تاسُف سے کہا۔۔ عشاء کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوئے تھے۔۔

"اور ستم دیکھو اُس کے باپ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے، عینی کا شوہر اُن کے مُنہ پر پتا نہیں کیا کیا کہہ کر گیا

ہے"۔۔اُس کی آنکھوں سے لاتعداد آنسو نکلے تھے۔۔اُس کی حالت کو دیکھ کر مومنہ نے حمزہ کو بلوالیا تھا۔۔وہ دونون ہی چپ تھیں حمزہ نے بغور اُن دونوں کو نوٹ کیا تھا۔۔پر ابھی اُسے آفیس واپس جانا تھا۔۔وہ اُنہیں ڈراپ کر کے واپس چلا گیا تھا۔۔

....

"آپ کو اگر جلدی ہے تو آپ رُخصتی کروالیں میں راضی ہوں۔۔میں خود پر آپ کا حق دل سے تسلیم کرتی ہوں دانیال پر اِس طرح آپ کی باتیں، آپ کے انداز۔۔۔میری سیلف رسپیکٹ ہرٹ ہوتی ہے"۔۔وہ آج ہمت کر کے بول ہی گئی تھی۔۔اُس کی آواز بھرائی تھی۔۔

"اوہو سیلف رسپیکٹ۔۔تو مجھ سے یعنی کہ اپنے شوہر سے بات کرتے ہوئے مُحترمہ عشاء وسیم کی سیلف رسپیکٹ ہرٹ ہوتی ہے"۔۔وہ بات کو اپنے ہی رنگ میں لے گیا تھا عشاء کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔

"نن۔۔نہیں میرا مطلب تھا کہ رُخصتی۔۔"۔۔اُس کے گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنسا تھا۔۔

"حق کی کیا بات کرتی ہو۔۔سر تا پیر تم پر حق رکھتا ہوں، مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی اور یہ کیا بار بار رُخصتی رُخصتی کیے جارہی ہو، ابھی میرا موڈ نہیں ہے رُخصتی کا"۔۔وہ زہر اگل رہا تھا۔۔ایک ہاتھ سے موبائل کان سے لگائے عشاء نے دوسرا ہاتھ اپنے کان پر رکھ کر آنکھیں بند کی تھیں۔۔آنکھوں سے نکلتے آنسو تیزی سے گالوں سے ہوتے گریبان میں جذب ہو رہے تھے۔۔

"سارے موڈ کا ستیاناس مار دیتی ہو"۔۔وہ فون رکھ چُکا تھا۔۔وہ خود پر ضبط کھوتی تکیے پر سر دیئے رودی تھی۔۔

....

"آج موسم ابر آلود لگ رہا ہے"۔۔ وہ لاؤنج میں اکیلی بیٹھی تھی جب وہ آفیس سے آنے کے بعد چینج کرتا اُس کے پاس آ کر بیٹھا تھا۔۔ اُترا ہوا چہرہ کچھ سُرخ کچھ سنجیدہ سا تھا۔۔

حمزہ کا اتنا پوچھنے کی دیر تھی اُس کی آنکھیں چھم چھم برسی تھیں۔۔

"عشاء، عشو کیا ہوا یار۔۔ میری کوئی بات بُری لگی ہے۔۔؟؟۔۔ اچھا آئی ایم سوری"۔۔ وہ بوکھلا ہی تو گیا تھا۔۔ وہ ہنوز روئے گئی۔۔

"چھوٹی امّی نے ڈانٹا ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کے قریب بیٹھا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔۔

اُس نے روتے روتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"میری کوئی بات بُری لگی ہے۔۔؟؟"۔۔ اچھا آئیندہ کبھی تمہیں مینڈکی نہیں کہوں گا پرامس"۔۔ وہ کبھی اِس طرح نہیں روئی تھی۔۔ اپنے بے اختیار رونے پر وہ خود کو ملامت کرتی ایک دم چُپ ہوئی تھی۔۔ صبح سے سب نے ہی اُس سے اُس کے اُداس ہونے کی وجہ پوچھی تھی وہ طبعیت کی خرابی کا بہانہ بنا گئی تھی پر نجانے کیوں اُس کے سامنے عشاء کے ضبط کے سارے بند ٹوٹے تھے جیسے ٹوٹے تھے۔۔ اُس کا دل کیا وہ سب کچھ جو اتنے دنوں سے دل کو کھائے جا رہا تھا اُس کو بتا دے۔۔

"عِشو بتاؤ ناں کیا ہوا ہے۔۔؟؟۔۔ دانیال سے جھگڑا ہوا ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ بڑی مُحبت سے پوچھ رہا تھا۔۔

اُس کے لہجے میں مُحبت محسوس کرتی وہ پھر رو دی تھی۔۔

"مومی۔۔۔ مومی"۔۔ وہ اب کچن کی طرف دیکھتا با آوازِ بُلند اُسے بُلا رہا تھا۔۔ اُس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"جی بھائی"۔۔ وہ بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔

"اِس کو کِس نے ڈانٹا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔وہ ایک دم کھڑی ہوئی تھی

"ارے نہیں بھائی اِس کو صبح سے بُخار ہے"۔۔اُس کے بتانے پر حمزہ نے بے اختیار اُس کی کلائی تھامی تھی۔۔وہ واقعی بُخار میں تپ رہی تھی

"میں ٹھیک ہوں"۔۔وہ اپنی کلائی چھُڑواتی نقاہت بھری آواز میں بولی تھی۔۔اُس نے اب نوٹ کیا تھا عشاء کا چہرہ بُخار کی حدت سے تمتما رہا تھا۔۔

"چلو میں تمہیں ڈاکٹر کو دکھا دیتا ہوں"۔۔اُس کی بات پر وہ بے اختیار پیچھے ہٹی تھی۔۔مطلب انکار تھا۔۔

"چھوٹی امّی کو بولنا میں عشاء کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا ہوں"۔۔وہ اُس کی کلائی تھامتا باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے نہیں جانا"۔۔وہ اُس کے ساتھ گھسٹتی ہوئی جا رہی تھی۔۔جبکہ حمزہ ذرا سی بھی رعایت دینے کو تیار نہیں تھا۔۔

اُس نے زبردستی اُسے گاڑی میں بٹھایا تھا۔۔حمزہ کو پتا تھا اِس معاملے میں اُس کے ساتھ زبردستی ہی کرنا پڑتی تھی۔۔

....

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔؟؟۔۔میں تمہاری بیوی نہیں ہوں جو تم میرے ساتھ زبردستی کرنے کا حق رکھتے ہو"۔۔کل رات سے اُس کے ذہن میں دانیال کی باتیں گھوم رہی تھیں۔۔اُسی کا اثر تھا کہ وہ بُخار میں مُبتلا ہوئی تھی اور اب اُس کے سامنے بہت ہی غلط بول گئی تھی۔۔

"جسٹ شٹ اپ عشاء۔۔ بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو کِس سے کیا بکواس کر رہی ہو"۔۔اُس کی بات پر حمزہ گاڑی سائیڈ پر روک کر اُس پر برسا تھا۔۔

"میں سوچوں ہمیشہ اور سب کو حق ہے مجھ سے زبردستی کریں"۔۔وہ بولتے بولتے رو دی تھی۔۔اُس کے رونے پر وہ ایک دم نرم ہوا تھا۔۔

"اچھا آئی ایم سوری، تم پلیز ریلیکس ہو کر آنکھیں بند کر لو"۔۔اُس کی بات پر عشاء کا دل کیا وہ سب ٹینشن پریشانی بھول جائے۔۔اُس نے اپنا سر سیٹ کی پُشت سے لگایا تھا۔۔

"تم بہت اچھے۔۔وہ تم۔۔ جیسا کیوں۔۔ نہیں"۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔اُس کی آدھی ادھوری بات وہ نہیں سمجھا تھا۔۔اُس کے سُرخ چہرے پر آنسو دیکھ کر حمزہ نے بے اختیار اپنا ہاتھ اُس کے چہرے کی طرف بڑھایا تھا۔۔

"حمزہ امین یہ کِسی اور کے نکاح میں ہے"۔۔اِس کے دِل نے سرزنش کی تھی۔۔وہ اپنے ہاتھ کی مُٹھی بناتا گئیر پر رکھ کر گاڑی اسٹارٹ کر گیا تھا۔۔ نظریں اب سامنے تھیں۔۔

"کیوں اِس لڑکی کی ذرا سی تکلیف مجھے پریشان کرتی ہے۔۔؟؟۔۔کیوں اِس کی آنکھوں میں میں کبھی آنسو نہیں دیکھ پاتا"۔۔وہ پاس پڑے سگریٹ کے پیکٹ سے سگریٹ نکال کر لبوں میں دباتا سلگا گیا تھا۔۔ اُس نے بے اختیار گاڑی کا شیشہ تھوڑا سا نیچے کیا تھا۔۔

"کیونکہ یہ میری کزن ہے، اور مجھے اِس سے کزن ہونے کے ناطے ہی اُنسیت ہے بس"۔۔اُس کا دل اپنے ہی سوالوں سے گھبراتا چلایا تھا۔۔اپنے پہلو میں اُس کے بے خبر وجود پر نظر ڈالے بغیر وہ سامنے دیکھتا سگریٹ کے لمبے لمبے کش لگاتا گاڑی چلائے گیا تھا۔۔

....

"کیسی ہے عِشو۔۔؟؟"۔۔ دوسری صبح اتوار تھی وہ صبح فجر پڑھ کر اُس کے کمرے میں آیا تھا وہ بے سُدھ سو رہی تھی۔۔ قریب ہی مومنہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔ اُس نے اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ پاس بیٹھی یاسمین نے اُسے جواب دیا تھا۔۔

"یہ ٹھیک ہی بیٹا اب، شکر ہے بُخار کم ہے، پتا نہیں تمہارے قابو کیسے آتی ہے، ورنہ مجال ہے جو میری کوئی بات سُن لے، پتا نہیں سسرال جا کر کیا نام روشن کرے گی میرا"۔۔ وہ اُس کا عشاء کو ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی بابت بول رہی تھیں۔۔ ساتھ ساتھ ہمیشہ کی طرح اُس کی نالائقی کا رونا رو یا تھا اُنہوں نے۔۔ وہ ہنسا تھا

"چھوٹی امّی اب اتنی بھی بُری نہیں ہے، ہاں تھوڑی سے ضدی ہے بس، یہ تو مجھے بھی نہیں پتا کیسے میرے قابو آجاتی ہے"۔۔ اُس کی بات پر یاسمین کے ساتھ مومنہ بھی ہنسی تھی۔۔ وہ اُس پر ایک نظر ڈالتا ہنستا ہوا باہر نکلا تھا۔۔

....

"اور دُشمنانِ جاں کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔۔ وہ جو بیڈ پر بیٹھی سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھی نظریں جُھکا گئی تھی۔۔

"یار جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ، میرا کھانا ہضم نہیں ہو رہا"۔۔ اُس کی بات پر وہ بے اختیار ہنسی تھی، جب ہی پاس پڑا اُس کا موبائل بجا تھا۔۔ اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر وہ بے ساختہ اپنے لب بھینچ گئی تھی۔۔

"اچھا بھئی اچھا، میں جا رہا ہوں کر لو اپنے شوہر سے بات"۔۔ وہ اُس کے تاثرات پر غور کیے بغیر اُس پر

چوٹ کرتا ہنستا ہوا کمرے سے نکلا تھا۔۔

موبائل بج بج کر خاموش ہوا تھا، اُس نے موبائل کو سائیلنٹ کر کے سر کو تکیے پر پٹخا تھا۔۔ آنسو دائیں بائیں کنپٹیوں پر جذب ہوئے تھے۔۔

....

"کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔شام کو وہ زرینہ اور فضا کے ساتھ حاضر تھا۔۔وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی ایک دم اُٹھ کر بیٹھی تھی

"جی ٹھیک ہوں"۔۔اُس کی گہری نظروں سے خائف ہوتی وہ نظریں جُھکاتی پاس پڑا ڈوپٹہ اُوڑھ گئی تھی۔۔

"صرف ٹھیک نہیں ہو تم جانِ من، میرا اچھا خاصا ایمان خراب کیے دے رہی ہو"۔۔وہ اُس کو بے باک نظروں سے دیکھتا اُس کا ہاتھ تھامتا اُسے خود سے قریب کرتا بولا۔۔وہ مر جانے کو ہوئی تھی۔۔

"چھوڑیں مجھے پلیز"۔۔وہ احساسِ توہین سے رو دی تھی۔۔

"ایک تو تم ایسے بی ہیو کرتی ہو جیسے میں تمہارا نا محرم ہوں، چاہوں تو ابھی کہ ابھی کچھ بھی کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ"۔۔اُس کی بات پر عشاء کا نازک سا دل کانپا تھا۔۔ یہ اُس کا شوہر اُس کا مجازی خدا تھا لیکن عشاء کو نجانے کیوں اُس سے خوف محسوس ہوا تھا، اپنی عزّت کا خوف جیسے سامنے اُس کا محرم نہیں کوئی عزّت کا لُٹیرا ہو۔۔

"کِس گمان میں ہو تم۔۔؟؟"۔۔وہ اب جانچتی نظروں سے اُس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

"میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ ایسی باتیں رُخصتی کے بعد۔۔اِس طرح مجھے اچھا نہیں لگتا"۔۔وہ اپنا

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

ہاتھ اُس کی سخت گرفت سے چھڑاتی کہہ ہی گئی تھی۔۔ آنسو رخساروں پر پھیلے تھے۔۔

....

"خالہ دانی کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ زرینہ سے ملتا اُس کے بارے میں استفسار کر رہا تھا۔۔

"اندر ہے وہ عشاء کے پاس"۔۔ اُن کے بتانے پر حمزہ کے قدم بے اختیار اُس کے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔۔ نجانے کیوں حمزہ کو دانیال کے تیور، اُس کا عشاء کے ساتھ روّیہ اچھا نہیں لگتا تھا۔۔

حلانکہ وہ اُس کا شوہر تھا اُس پر حق رکھتا تھا۔۔ لیکن اُس کے باوجود ایک مرد ہونے کے ناطے وہ عورت پر اُٹھنے والی دوسرے مرد کی نظروں کو بخوبی پہچانتا تھا۔۔ اور اُسے دانیال صادق کی نظروں میں عشاء کے لیے ہمیشہ ہوس ہی محسوس ہوئی تھی۔۔

....

"رُخصتی۔۔ ہم تو جانِ من کہو تو ابھی کروالوں رُخصتی اور پھر تم ہو اور میں ہوں اور اِن باتوں پر عمل ہو بس"۔۔ وہ اُس پر جُھکا تھا اُس سے پہلے کہ اُس کے چہرے کو چُھوتا عشاء نے دوسرے ہاتھ سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھے اُسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔ تب ہی حمزہ نے کمرے میں قدم رکھا تھا، اُس کی حرکت دیکھ کر اُس کا خون کھولا تھا پر وہ خود پر ضبط کرنے کے سوا کچھ کر نہیں سکتا تھا۔۔

"کب تک بھاگو گی"۔۔ وہ اُس کے گھر پر اُس کے کمرے میں بیٹھے ہونے کے باعث مجبور ہوا تھا۔۔

"دانیال کب آئے تم۔۔؟؟"۔۔ وہ اندر آتا بظاہر انجان بنا پوچھ رہا تھا پر اُس کے اندر کتنے طوفان تھے اُن سے شاید کوئی بھی باخبر نہیں تھا۔۔ اُسے دیکھ کر عشاء کو لگا وہ تپتے دھوپ سے چھاؤں میں آ گئی ہو۔۔

اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔ ایک تشکر بھری نظریں حمزہ پر ڈالتی وہ اُٹھی تھی۔۔

"بندہ نوک ہی کر دیتا ہے حمزہ۔۔ ہسبینڈ وائف کی پرائیوسی ہوتی ہے کچھ "۔۔وہ ناگواری سے بولا تھا۔۔

"فل حال تو میں عشاء کو میڈیسن دینے آیا تھا، تمہارا نہیں پتا تھا کہ تم آئے ہو"۔۔وہ خود پر قابو پاتا بڑی صفائی سے جھوٹ بول گیا تھا۔۔

"میں نے لے لی تھی میڈیسن"۔۔وہ بول کر کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

"اُٹھ گئی میری بیٹی اب کیسی طبیعت ہے۔۔؟؟"۔۔زرینہ نے اُسے خود سے لپٹایا تھا۔۔ فضا نے ہمیشہ کی طرح نخوت سے اُس سے اُس کا حال دریافت کیا تھا۔۔ پرواہ تو اُسے بھی نہیں تھی۔۔

....

"یا اللہ تو کہتا ہے شوہر کو منع نہیں کرنا چاہیئے، لیکن اللہ اُن کو مجھ سے بس وہی ایک چیز چاہیئے کیا میری عزّت نہیں ہے۔۔؟ کیا میرا دل نہیں ہے۔۔؟؟"۔۔وہ آج اپنے رب کے آگے ضبط کے سارے بندھن کھول گئی تھی۔۔ یاسمین اور مومنہ خاندان میں کسی کے ہاں قرآن خوانی میں گئے تھے۔۔ حمزہ آفیس میں تھا۔۔

گھر میں اِس وقت وہ اور امین صاحب تھے وہ ایک نامور وکیل تھے پر آج خرابی طبعیت کے باعث آرام کر رہے تھے۔۔

اور وہ جائے نماز پر بیٹھی اپنا دل اپنے رب کے سامنے کھول بیٹھی تھی۔۔

"جیسا تیرا حکم ہے میرے رب میں نے نکاح نامے پر سائین کرتے ہی اپنا سب کچھ اُن کی امانت سمجھ لیا تھا، پر اللہ اِس طرح نہیں، میرا دل نہیں مانتا، میں مانتی ہوں وہ میرے شوہر ہیں پر میں اپنے باپ جیسے چچا کے گھر پر ہوں، میری وجہ سے اُن کا سر جُھک جائے گا اللہ۔۔

اُن کے دل میں رُخصتی کا خیال ڈال دے"۔۔اُس نے اپنا سر سجدے میں جُھکایا تھا آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔

"اے اللہ تو ہمارے لیے بہترین کرتا ہے، مجھے اِس مُشکل سے نکال میرے مولا"۔۔وہ چند لمحے وہیں بیٹھی پھر اُٹھ کر واش روم سے مُنہ ہاتھ دھوتی باہر آئی تھی۔۔

دو بج رہے تھے۔۔دل کا بوجھ اپنے رب کو دے دینے سے بندہ کتنا ہلکا ہو جاتا ہے، پُر سکون سا۔۔چاہے ابھی تک مسئلہ وہیں پر ہو۔۔پر اپنے رب پر یہ یقین کے اب میری طاقت میرا رب ہے۔۔اب جو بھی ہو میرے حق میں بہترین ہو گا۔۔

اُس نے کھانا نہیں بنایا تھا۔۔امین صاحب کو وہ پرہیزی کھانا دے چکی تھی۔۔جب وہ کچن میں آئی تھی۔۔ اُس کے موڈ پر چھائی پُر مژدگی دور ہوئی تو اُسے بھوک بھی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

"چیز پاستا بنا لیتی ہوں، تھوڑا زیادہ ہی بناتی ہوں ورنہ مومی مجھے چھوڑے گی نہیں"۔۔چیز کی تو وہ ویسے بھی دیوانی تھی۔۔بقول حمزہ

"عشاء چیز میں تھوڑا سا پاستا ڈال دیتی ہے"۔۔چکن اور چیز نکالتی اُس کی بات یاد آتے ہی وہ مُسکرائی تھی۔۔پاستا کو بوائل کرنے رکھ کر بون لیس کیوبز میں کٹی چکن کو گرم پانی میں ڈال کر ڈیفروسٹ کیا، پھر اُس میں سارے مصالحے ڈال کر کچھ منٹ فرائی کر کے سائیڈ پر رکھا۔۔وائیٹ ساس بنا کر اُس نے اُس میں چکن اور پاستا مکس کیے تھے بس اب چیز ڈال کر اوون میں رکھنا تھا جب تک چیز میلٹ ہو جاتی۔۔

جب ہی گاڑی کا مخصوص ہارن بجا تھا۔۔

"یہ اِس وقت کیسے آگیا"۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔

"ہاں یار۔۔میں نے اُس سے کہا تھا۔۔ نہیں اُس کا نہیں پتا اور میں بھی نہیں جاؤں گا۔۔موڈ نہیں ہے"۔۔وہ کچن کے دروازے پر کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔وہ بے ارادہ اُسے دیکھے گئی تھی۔۔ ڈارک گرے ڈریس پینٹ وائیٹ شرٹ، ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کی ہوئی تھی۔۔ گریبان کے دو بٹن کھولے ہوئے تھے، ایک بازو پر کوٹ تھا۔۔ بکھرے بال

صبح وہ جتنا نک سک سے جاتا تھا واپسی میں اُتنا ہی لاپرواہ خود سے بے نیاز حُلیہ ہوتا تھا اُس کا۔۔وہ بے اختیار مُسکرائی تھی۔۔جب وہ فون رکھتا اُس کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

"عشو یار کچھ کھانے کو دو بہت بھوک لگی ہے"۔۔وہ کہہ کر رُکا نہیں تھا۔۔جب وہ تیزی سے کچن کے دروازے تک آئی تھی۔۔

"لیکن تم اتنی جلدی کیسے آ گئے ہو۔۔؟؟"۔۔وہ زور سے بولی تھی۔۔

"میں چینج کر کے آتا ہوں"۔۔وہ بغیر دیکھے بولتا کمرے میں گُھسا تھا۔۔

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی تھی۔۔

....

چھ سات منٹ میں وہ آیا تھا، آتے ہی کرسی گھسیٹ کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا

"یار لے آؤ جلدی سے۔۔ صبح کو ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا"۔۔وہ موبائل پر ایک نظر ڈالتا بولا۔۔

کچھ کہے بغیر عشاء نے دو پلیٹیں، دو گلاس لا کر ٹیبل پر رکھے تھے۔۔اُس کے بعد گرم گرم چیز پاستا اُس کے سامنے ٹیبل پر لا کر رکھا تھا۔۔

"اومائی گاڈ، مطلب یہاں اکیلے اکیلے پارٹی ہو رہی تھی، بتاؤں گا میں مومی کو"۔۔وہ پلیٹ میں پاستا نکال

کر بولا تھا۔۔وہ مُسکرا کر اُس کے سامنے والی کُرسی پر بیٹھی تھی۔۔

" صحیح نام رکھا ہے اِس کا میں نے چیزا پاسٹا"۔۔ڈھیر ساری چیز کو دیکھ کر اُس نے ہنستے ہوئے ایک سرسری نظر اُس کے چہرے پر ڈالی تھی۔۔پر اگلے ہی لمحے وہ بُری طرح ٹھٹھکا تھا۔۔مُنہ تک لایا فورک وہ واپس پلیٹ میں رکھ گیا تھا۔۔وہ سر جُھکائے اُس کی بات پر مُسکراتے ہوئے پاستا کھانے میں مگن تھی۔۔

"عشاء اِدھر دیکھو۔۔؟؟"۔۔اُس کی سنجیدہ آواز پر اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔

"تم روئی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ ٹھٹھکی تھی۔۔

"نہیں تو"۔۔کہہ کر پلیٹ پر جھکی تھی جب وہ اُس کے آگے سے پلیٹ اُٹھا گیا تھا۔۔

"کیا ہے، میری پلیٹ واپس کرو"۔۔حسبِ عادت وہ تپ کر چِلائی تھی۔۔

"پہلے میری بات کا جواب دو۔۔کیوں روئی ہو تم۔۔؟؟۔۔بلکہ میں کئی دن سے نوٹ کر رہا ہوں، تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے، کوئی بات ہے مجھ سے شئیر کرو عشاء"۔۔سختی سے پوچھتے پوچھتے حمزہ کا لہجہ بلکل نرم ہوا تھا۔۔اُس کو اپنے حلق میں پھر سے نمکین پانی کا ذائقہ محسوس ہوا تھا۔۔

"کیوں ہر وقت میرے پیچھے پڑ جاتے ہو۔۔کوئی بات نہیں ہے"۔۔وہ ایک دم کُرسی گھسیٹ کر اُٹھ کر چلائی تھی۔۔آنکھوں میں بھرتے پانی کے باعث اُس پر سے نظر ہٹاتی عشاء نے تیزی سے کچن سے نکلنا چاہا تھا جب وہ اچانک اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے روک گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔مجھے ایسا لگا۔۔آئی ایم سوری پلیز کھانا تو کھاؤ ناں پلیز"۔۔وہ مُلتجیانہ لہجے میں بولا تھا۔۔وہ

آنسو ضبط کرتی واپس آ کر بیٹھی تھی۔۔

حمزہ نے پلیٹ واپس اُس کے سامنے رکھ تھی۔۔ پھر فریج سے کولڈ ڈرنک نکال کر آدھا آدھا دونوں گلاس بھر تا وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھا کھانے میں مصروف ہو گیا تھا جیسے ابھی کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔

"ہمارے باس کے بیٹے کا ولیمہ ہے، اِس لیے جلدی آف ہو گیا۔۔ اور سارا اسٹاف انوائیٹڈ (مدعو) ہے"۔۔ وہ بلکل نارمل انداز میں بول رہا تھا۔۔ خود پر قابو پاتے اُس نے بھی اپنا موڈ ٹھیک کیا تھا، جب پاس پڑا حمزہ کا موبائل بجا تھا۔۔ اسکرین پر بسمہ کالنگ لکھا آ رہا تھا۔۔ عشاء کی آنکھوں کے سامنے ماڈرن سی بسمہ کا سراپا لہرایا تھا۔۔

اُس نے بغور حمزہ کے چہرے پر کچھ ڈھونڈنا چاہا تھا پر وہ بلکل نارمل انداز میں کال پک کر گیا تھا

"کیسی ہو بسمہ۔۔؟؟"۔۔ وہ کھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"نہیں میرا موڈ نہیں ہے۔۔ ہاں مجھے پتا ہے تم آ رہی ہو۔۔ او اچھا چلو پھر ٹھیک ہے رات کو ملتے ہیں"۔۔

وہ اُس کی نجانے کِس بات پر ایک دم راضی ہوا تھا۔۔ کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے عشاء کی نظر ہنوز اُسی پر تھیں۔۔ حمزہ نے موبائل ٹیبل پر رکھا تھا۔۔

"چلو امّی کو اپنی دوسری بہو بھی مل گئی"۔۔ وہ کھڑی ہوتی ٹیبل سے برتن سمیٹتے بولی تھی۔۔ اُس کی بات پر وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"میں سونے جا رہا ہوں، عصر میں اُٹھا دینا"۔۔ وہ اُس کے سر پر چپت مارتا مسکراتا ہوا کچن سے نکلا تھا۔۔

عشاء نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا تھا جس نے اُس کی بات پر اگر مُثبت جواب نہیں دیا تھا تو تردید بھی نہیں کی تھی۔۔

....

وہ دستک دیتی اُس کے کمرے میں چائے کا کپ لے آئی تھی۔۔وہ بلکل تیار شیشے کے سامنے کھڑا بالوں میں بُرش پھیر رہا تھا۔۔بلیک ڈنر سوٹ، جیل سے بالوں کو پیچھے کیا ہوا تھا۔۔ٹائی ندارد تھی۔۔وہ اُسے ہمیشہ سے زیادہ اچھا لگا تھا۔۔

"یہ لو"۔۔اُس نے اُس کے آگے کپ بڑھایا تھا۔۔

"تھینک یو عشو تم بہت اچھی ہو"۔۔اُس کے ہاتھ سے کپ لیتا دل سے بولا تھا پھر اپنا موبائل لے کر بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔

"میں تو اچھی ہوں اور تم آج اچھے لگ رہے ہو"۔۔وہ آج پر زور دیتی سادگی سے بولی تھی اُس کی بات پر وہ ہنستا ہوا اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔

"تم رُکو بیٹا تمہاری بینڈ تو اب میں بجاؤں گی"۔۔وہ دل ہی دل میں سوچتی سر کو ہلکا سا خم دے کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتی مُسکرائی تھی پھر وہاں سے چلتی بنی تھی۔۔اُس کے عجیب وغریب انداز پر وہ سر جھٹکتا مُسکرایا تھا۔۔

....

"ہاں یار میں بس نکل رہا ہوں"۔۔ سوا دس بج رہے تھے وہ کمرے سے بولتا ہوا باہر آیا تھا۔۔

"اچھا چھوٹی امی چلتا ہوں میں"۔۔ وہ اُن کے آگے جُھکا تھا۔۔

"ماشاءاللہ اللہ نظرِ بد سے بچائے میرے بچّے کو"۔۔ اُنھوں نے اُس پر نظر کی دعا دم کر کے پھونکی تھی۔۔

"واہ بھائی ماشاءاللہ یو آر لکنگ کُول"۔۔ مومنہ نے زور سے کہا وہ مُسکرایا تھا۔۔

"کُول تو لگنا ہی ہے اِسے، امّی یہ آپ کی مُتوقع بہو سے ملنے جا رہا ہے"۔۔ وہ بڑے مزے سے بولی تھی

حمزہ نے اُسے گھورا تھا۔۔ مومنہ اور یاسمین دونوں اُس کی طرف مُتوجہ ہوئی تھیں۔۔

"چھوٹی امّی اصل میں کیا ہے عِشو کا اپنا دل کر رہا ہے شادی کا"۔۔ وہ اُس کو مُنہ چڑاتا بولا تھا۔۔ حسبِ توقع وہ تپی تھی۔۔

"دیکھیں امّی اِس کو"۔۔ وہ چیخی تھی جب ہی اُس کا فون بجا تھا۔۔

"آ رہا ہوں یار راستے میں ہوں۔۔ اچھا اللہ حافظ"۔۔ وہ کال ڈراپ کرتا با آواز بُلند کہہ کر لاؤنج سے نکلا تھا۔۔

"کب سدھرو گی تم عشاء، بس بدتمیزی کروالو تم سے"۔۔ وہ اُسے ڈانٹ کر اُٹھی تھیں وہاں سے۔۔ "امّی کو تو اپنے لاڈلے کے سوا کچھ دِکھتا ہی نہیں ہے پر تم تو سُنو ناں اپنے پیارے بھائی کے کارنامے"۔۔ وہ اب مومنہ کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

"ایسا کیا کر دیا بھائی نے"۔۔ مومنہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"تمہیں وہ ایٹم بم بسمہ یاد ہے"۔۔وہ اُس کے قریب آکر بولی تھی۔۔

"ہاں ہاں کیا ہوا اُسے۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"ہوا نہیں ہونے والا ہے۔۔حمزہ اور اُس کا سین آن ہے پکا والا"۔۔وہ آنکھیں گُھما کر بولی تھی۔۔پھر اُسے خود کو خطرناک حد تک گھورتا دیکھ کر وہ اُسے سب بتاتی گئی۔۔

حمزہ کا پہلے کال پر منع کرنا پھر بسمہ کے کہنے پر فوراً سے مان جانا۔۔

"اور تم خود دیکھو آج لگ بھی کتنا اچھا رہا تھا، بچّو تیاری کرلو نئی بہو آنے والی ہے گھر میں"۔۔وہ یاسمین کو دیکھ کر زور سے بولی۔۔

"جِس کے لیے میرا بیٹا کہے گا اُسے لے آؤں گی"۔۔وہ مُحبت سے بولی تھیں۔۔

"ابھی اِنہوں نے اُس چلتی پھرتی قیامت کو دیکھا نہیں ہے ناں اِس لیے بول رہی ہیں"۔۔وہ مومنہ کے کان میں بڑبڑائی تھی۔۔

....

"ہمارے کہنے پر تو یہ بلکل بھی نہیں مان رہا تھا، تمہارا نام لیا تو دیکھو کیسے آگیا فوراً سے"۔۔بسمہ کے شکوہ کرنے پر وہ نعمان کے کندھے پر ہاتھ مارتا ہنسا تھا۔۔

وہ واقعی آنے کے موڈ میں نہیں تھا اور عشاء جو سب کو یقین دِلا رہی تھی کہ وہ بسمہ کی منتوں پر مانا ہے تو ایسا بلکل بھی نہیں تھا اُس کے آنے کی وجہ بسمہ اور اُس کا مُشترکہ کلاس فیلو نعمان تھا، وہ بسمہ کا کزن تھا، وہ

جس کمپنی میں کام کرتا تھا وہ نعمان اور اُس کے چچا کا مُشترکہ بزنس تھا۔۔ نعمان اور اُس کے والد اسلام آباد میں ہوتے تھے جبکہ اُس کے چچا کراچی کی برانچ سنبھالتے تھے۔۔ آج نعمان کے چچا کے بیٹے کا ہی ولیمہ تھا۔۔ بسمہ نعمان کی پھپھو کی بیٹی تھی۔۔ نعمان کی رہائش اسلام آباد میں تھی اِس بار وہ چار پانچ ماہ بعد آیا تھا۔۔ تبھی وہ یہاں موجود تھا۔۔

....

"میں رات تمہیں پِک کرنے آؤں گا، ہم پہلے ڈنر کریں گے اُس کے بعد لونگ ڈرائیو، صرف تم اور میں جاناں"۔۔ وہ سوچ کر ہی مسرور ہوا تھا پر اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔

"لیکن دانیال گھر میں بابا، امّی، حمزہ میں کیسے۔۔"۔۔ عجیب مُشکل میں پھنسی تھی۔۔

"بکواس نہیں سُنوں گا میں اب کوئی اور۔۔ میں کچھ دنوں کے لیے لاہور جا رہا ہوں آفیس کے کام سے، جانے سے پہلے تم سے ملنا چاہتا ہوں صرف تم اور میں"۔۔ وہ تم اور میں پر زور دیتا بولا۔۔ عشاء نے خود پر ضبط کرتے مُٹھی بھینچی تھی۔۔

"دانیال ہم لنچ کر لیتے ہیں ناں، آپ ابھی آجائیں میں تیار ہو جاتی۔۔"۔۔ وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔۔ وہ غصّے سے اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

"عشاء ڈنر کا مطلب ڈنر۔۔ خالہ سے میں خود بات کر لوں گا رات آٹھ بجے آؤں گا میں، تیار رہنا"۔۔ وہ اپنی کہہ کر فون رکھ چُکا تھا۔۔

اُس نے بے اختیار کُرسی پر ہاتھ مارا تھا پلاسٹک کی کُرسی لڑھکتی ہوئی دور جا گری تھی۔۔

....

"امّی میرا دل نہیں چاہ رہا"۔۔وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔

"عشاء وہ تمہارا شوہر ہے اور پہلی بار اُس نے تم سے باہر ملنے کی اجازت لی ہے، میں منع کر کے تمہاری طرف سے اُس کا دل خراب نہیں کرنا نہیں چاہتی اور تمہارے بابا نے بھی اجازت دے دی ہے"۔۔وہ اُسے دیکھے بغیر دو ٹوک لہجے میں بولی تھیں۔۔

"امّی میری بات سُنیں ناں پلیز"۔۔وہ بھرائی ہوئی لہجے میں بولتی اُن کے سامنے آئی تھی۔۔

"چھوٹی امّی مُمانی کا فون ہے"۔۔تب ہی مومنہ ہاتھ میں کارڈیس لیے کچن میں آئی تھی۔۔وہ اپنے آنسو چُھپاتی یاسمین کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

....

وہ شیفون کا ریڈ سوٹ پہنے اُس کے پہلو میں بیٹھی تھی۔۔اُس کی نہ نہ کے باوجود مومنہ نے اُسے لائیز کا جل لگایا تھا۔۔پنک لپ اسٹک اُس پر پرل کے ائیر رنگ وہ دانیال کا ایمان خراب کر رہی تھی۔۔اُس نے ڈوپٹہ اچھی طرح سر اور جسم پر لیا ہوا تھا۔۔

"اِسے تو ہٹاو۔۔کیا مُلانی بن کر آئی ہو"۔۔وہ اُس کے سر سے ڈوپٹہ اُتار کر بولا وہ دل و جان سے کانپی تھی۔۔

"پلیز دانیال میں باہر ڈوپٹہ لیتی ہوں آپ کو پتا تو ہے"۔۔ وہ دوبارہ سے ڈوپٹے کو سر پر ٹھیک کرتے بولی تھی۔۔

"ہونہہ انیس سو ساٹھ کی مخلوق کو بیوی بنالیا ہے میں نے بھی"۔۔ وہ اُس پر ایک سخت نظر ڈالتا بولا۔۔ وہ اندر ہی اندر خائف ہوئی تھی۔۔ وہ اُسے ایک ریسٹورینٹ لے آیا تھا جس کی مدھم مدھم روشنی ماحول کو اچھا خاصا رومینٹک بنا رہی تھی۔۔

"عشاء"۔۔ آرڈر کرنے کے بعد اُس نے عشاء کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔ عشاء کا نرم و نازک ہاتھ اُس کی گرفت میں کانپا تھا۔۔

"میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں"۔۔ اُس کی آنکھوں میں وہی مخصوص چمک دیکھ کر وہ دل و جان سے کانپی تھی۔۔

"آپ رُخصتی کروالیں، پھر جو آپ کہیں گے میں کبھی آپ کو منع نہیں کروں گی"۔۔ وہ اپنی شرم و حیا پر پاؤں رکھتی نظریں جُھکا کر بولی تھی۔۔

"یار تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو"۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح جھنجھلایا تھا۔۔ اُسی وقت ویٹر اُن کا آرڈر لے آیا تھا۔۔ دانیال نے اُس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔

اُس نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل کے نیچے اپنے گھٹنوں پر رکھے تھے۔۔

"دیکھو عشاء"۔۔ ویٹر کے جانے کے بعد وہ دوبارہ شروع ہوا تھا۔۔

"میں بہت سیدھا بندہ ہوں، رُخصتی کا ویٹ کروں، تب تک تمہیں دیکھوں تک نہیں۔۔ میرے نزدیک یہ بیوقوفی ہے میری جان، مرد کو طلب ہوتی ہے اور اگر اُس کی نکاحی بیوی ہو تو وہ مرد الّو کا پٹھا ہی ہو گا جو اپنی بیوی سے اپنی طلب پوری نہ کرے"۔۔ وہ اُس کی بات پر شرم سے کٹ گئی تھی۔۔

"میں آپ سے کہہ تو رہی ہوں رُخصتی کروالیں"۔۔ وہ بھرائی آواز میں بولی تھی۔۔ دانیال نے بیزاری سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"کھانا کھاؤ، پھر لانگ ڈرائیو پر تمہیں سمجھاتا ہوں کہ میں کِس مزاج کا انسان ہوں"۔۔ اُس کی بات پر عشاء کا دل کیا وہ وہاں سے بھاگ جائے، اُسے اپنا گھر اپنے لوگ یاد آئے تھے۔۔ اپنی ماں، حمزہ۔۔

"حمزہ"۔۔ اُس کے دل نے شدّت سے اُسے یاد کیا تھا نجانے کیوں۔۔ حلانکہ سامنے اُس کا شوہر بیٹھا تھا پر حمزہ کے اپنے پاس ہوتے اُسے ہمیشہ ایک تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔۔

کھانا کیا کھانا تھا۔۔ اُس نے دو چار لُقمے زہر مار کیے تھے۔۔

....

"چھوٹی امّی نے بھیجا ہے اُسے دانیال کے ساتھ"۔۔ وہ حیرت سے مومنہ کی بات دہرا گیا تھا۔۔ اُسے عجیب سی بے چینی نے گھیرا تھا۔۔ امین صاحب نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"میرا نہیں خیال اِس میں کوئی قباحت ہے، وہ اُس کے نکاح میں ہے، اچھا ہے دونوں ایک دوسرے کو اچھے سے جان لیں، مومنہ چائے لاؤ"۔۔ وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔۔

"جی بابا"۔۔وہ کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔حمزہ یاسمین کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔وہ آج آفس سے لیٹ آیا تھا۔۔

"چھوٹی امی"۔۔وہ جائے نماز لپیٹ کر رکھ رہی تھیں اُسے دیکھ کر مُسکرائی تھیں۔۔

"میرا بیٹا آیا ہے۔۔"۔۔یاسمین نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے پاس بٹھایا تھا۔۔

"چھوٹی امّی آپ نے اُسے دانیال کے ساتھ بھیج دیا"۔۔وہ کیسے خود پر ضبط کر رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔

"حمزہ تم اُسے کچھ عقل دو بیٹا وہ شوہر ہے اُس کا، اب وہ فون کر کے خود مجھ سے اجازت مانگ رہا تھا اِسے لے جانے کو پر یہ لڑکی مجھے زچ کرنے کا کبھی جو کوئی موقع ہاتھ سے جانے دے۔۔دوپہر سے بس نہیں جانا نہیں جانا کی رٹ لگائے بیٹھی تھی، زبردستی بھیجا ہے"۔۔وہ فِکر مندی سے بولے گئی تھیں پر حمزہ امین کا ذہن تو نہیں جانا کی رٹ میں اٹکا تھا۔۔

"لیکن چھوٹی امّی اگر وہ نہیں جانا چاہتی تھی تو آپ کو زبردستی تو نہیں کرنی چاہیئے تھی"۔۔اُس کا بس چلتا وہ جہاں کہیں بھی ہو وہ ابھی اُسے واپس لے آئے۔۔

"میں تم سے کہہ رہی ہوں اُسے سمجھاؤ اور تم اُسی کے جیسی بیوقوفوں والی باتیں کر رہے ہو۔۔وہ شوہر ہے اُس کا۔۔اُس کی ہر بات ماننی عشاء کا فرض ہے، ابھی سے اُس کی باتوں کی نفی کرے گی تو اُس کے دل میں اپنا کیا مُقام بنا پائے گی"۔۔اُن کی بات پر حمزہ نے لب بھینچے تھے۔۔

"اب وہ دور نہیں ہے چھوٹی امّی"۔۔وہ اُس کی بات کاٹ گئی تھیں۔۔

"نہیں بیٹا دور کیسا بھی ہو عورت کو شوہر کا تابع ہونا پڑتا ہے"۔۔وہ اُنہیں کیسے سمجھاتا۔۔

"میں مانتا ہوں چھوٹی امّی مرد کو اللہ نے عورت پر فضیلت دی ہے لیکن پھر بھی اِس کا یہ مطلب نہیں ہے

ک عورت مرد کی ہر زیادتی برداشت کرے"۔۔اُس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔

"ارے اللہ نہ کرے بیٹا دانیال اچھا بچّہ ہے،بس یہ ہماری عشاء ہی تھوڑی کم عقل ہے،تم سمجھایا کرو اُسے،

دانیال کے ساتھ تھوڑا ہنس بول لیا کرے،میں دیکھ رہی ہوں وہ جب آتا ہے یہ عجیب اُکھڑا اُکھڑا انداز

اپنا لیتی ہے"۔۔اُس نے اُنہیں دیکھ کر گہرا سانس لیا تھا۔۔

"شاید ہر ماں بیٹی کو کسی کے نکاح میں دے کر میری طرح بُزدل ہو جاتی ہے"۔۔وہ اب آبدیدہ ہوئی

تھیں۔۔

"ہم سب ہیں عشاء کے اپنے"۔۔اُس نے اُنہیں خود سے لگایا تھا۔۔وہ مطمئن ہوئی تھیں پر وہ اپنے دل کا

کیا کرتا جو بے چینی میں گھرا تھا۔۔دل ہی دل میں اُس کی خیریت کی دعائیں مانگتا وہ سگریٹ اور لائیٹر اُٹھا

کر باہر لان میں آیا تھا۔۔

•••••••••

"خدا کو مانو یار اب تو اُتار دو اِس کو سر سے"۔۔اب کے دانیال نے ڈوپٹے کو زور سے کھینچا تھا۔۔ریڈ

شیفون کا ڈوپٹہ اُس کے سر سے پھسلا تھا۔۔اُس نے بے اختیار اپنا ہاتھ سر پر رکھا تھا۔۔

"اب اگر تم نے دوبارہ اِسے سر پر لیا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا"۔۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔عشاء نے ڈوپٹے کو اپنے گرد سے اُتار کر گلے میں لیا تھا۔۔پر غیر محسوس طریقے سے خود پر پھیلایا تھا۔۔

"یہ روڈ سُنسان ہی ہوتا ہے اِس ٹائم تم اب بلکل ریلیکس ہو جاؤ پلیز، میں تمہارے ساتھ بہت ہی اچھا وقت گزارنا چاہتا ہوں اِس وقت"۔۔وہ اُس پر ایک گہری نظر ڈالتا بولا۔۔عشاء کا دل ڈوبا تھا۔۔

وہ اُسے سی ویو کے سنسان سڑک پر لے آیا تھا۔۔ تیز ہوائیں، اندھیرا اُس پر دانیال کے بہکے بہکے انداز، بے باک ارادے۔۔ عشاء کو ہول اُٹھنے لگے تھے، اُسے بے اختیار اپنا رب یاد آیا تھا، وہ دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی تھی۔۔ یہ جانے بغیر کہ وہ اُس وقت کسی اور کی دعاؤں کی حصار میں بھی تھی۔۔

"دانیال دس بج رہے ہیں ہم واپس چلیں"۔۔وہ ڈر ڈر کر بولی تھی۔۔

"اتنی جلدی نہیں چھوڑنے والا میں تمہیں"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھامتا بولا، عشاء نے بے اختیار اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھڑایا تھا۔۔ حلانکہ وہ ایسا کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔وہ خود پر اُس کا حق تسلیم کرتی تھی اور اُسے اندازہ تھا کہ دانیال کو اِس طرح خود سے بلکل دور کرنا ٹھیک نہیں تھا۔۔ پر اِس وقت وہ خوف کے دائرے میں تھی۔۔وہی ہوا تھا وہ شعلوں میں گھرا تھا۔۔اُس نے گاڑی سڑک کے کنارے پر روکی تھی۔۔

....

"بیٹا فون کرو دانیال کو چھوڑ جائے اُسے اب دس تو بج رہے ہیں"۔۔وہ اُسے ڈھونڈتے ہوئے باہر لان میں آئی تھیں۔۔وہ جو سگریٹ لبوں سے لگائے گہری سوچ میں تھا اپنے پیچھے سے آتی یاسمین کی آواز پر سٹپٹاتے ہوئے سگریٹ نیچے پھینک گیا تھا۔۔پھر پلٹ کر اُن کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

"جی چھوٹی امّی ابھی کرتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔۔"۔۔وہ اُن کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر بولا۔۔

"پتا نہیں کیوں حمزہ میرا دل پریشان ہو رہا ہے"۔۔اُن کو بھی اب عجیب طرح کی بے چینی نے آگھیرا تھا۔۔

"میں نے میسج کیا ہے دانیال کو اُس نے کہا ہے وہ بس آرہے ہیں، آپ پریشان نہ ہوں، آپ کا بی پی پھر شوٹ کر جائے گا۔۔آئیں آپ بے فِکر ہو کر سو جائیں۔۔میں کھڑا ہوں یہاں اُس کے انتظار میں"۔۔وہ اُنہیں بازو کے حلقے میں لیے اُن کے کمرے میں لے آیا تھا۔۔اُن کی حالت کے پیشِ نظر وہ اُن سے جھوٹ بول گیا تھا۔۔اُن کو میڈیسن کِھلا کر اُنہیں لٹاتا وہ جیب سے موبائل نکالتا باہر آیا تھا۔۔

....

"میری بات سُنو عشاء! بہت برداشت کر لیا میں نے اب اور نہیں"۔۔وہ اُسے دونوں شانوں سے تھامے اپنے قریب کرتا غصّے سے بولا تھا پر اُسے روتے دیکھ کر وہ ایک دم نرم پڑا تھا۔۔

"عشاء اِس پل کو محسوس کرو۔۔بس میں اور تم"۔۔وہ اُس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے اُس پر جُھکتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں دانیال"۔۔اُس نے دانیال کو دھکا دیا تھا۔۔

"اچھا تمہیں یہاں اَن کمفرٹیبل لگ رہا ہے تو میرے دوست کے فلیٹ چلو یہیں قریب ہی ہے۔۔ میں تمہیں ساڑھے گیارہ تک چھوڑ دوں گا"۔۔وہ اب اُس کی گردن پر جُھکا تھا۔۔اُس کی بات پر وہ دل و جان سے کانپی تھی۔۔

"نہیں، اللہ کا واسطہ ہے مجھے گھر چھوڑ دیں۔۔ امّی۔۔ حمزہ حمزہ"۔۔وہ اُسے دھکا دیتی زور زور سے روتے ہوئے چلانے لگی تھی۔۔اُسی وقت دانیال کا فون بجا تھا۔۔۔اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر جہاں عشاء کے دل نے اِس وقت شدت سے اُس کے یہاں آنے کی تمنا کی تھی وہیں دانیال کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔۔

"ایک تو یہ کمینہ تیرا باڈی گارڈ بنا پھرتا ہے"۔۔موبائل ہاتھ میں لیے وہ اُسے دو چار گالیوں سے نواز کر کال کاٹ چُکا تھا۔۔عشاء کا دل ڈوبا تھا۔۔

"تیرے تو نخرے میں ختم کرتا ہوں آج رات، تمہیں کیا لگتا ہے وہ کمینہ تمہیں بچانے آئے گا"۔۔وہ اُس کے بال اپنی مُٹھی میں لیتا بولا تھا پھر جھٹکے سے اُسے چھوڑا تھا۔۔وہ گاڑی کے دروازے سے لگی تھی۔۔

"آہ"۔۔احساسِ توہین، کچھ بالوں کی تکلیف، اس کی روح اور دل درد میں ڈوبے تھے، وہ کراہ کر رہ گئی تھی۔۔

"میں آپ کی گرل فرینڈ نہیں ہوں نہ ہی زر خرید غلام۔۔ جس کو ایک رات کے لیے چند پیسوں سے

خرید اجاتا ہے۔۔اللہ کا واسطہ ہے مجھے میری ہی نظروں میں نہ گرائیں"۔۔وہ اُس کے آگے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی۔۔وہ اُس کے دونوں ہاتھ تھام گیا تھا۔۔

"یار عشاء، دیکھو تم تو خوش قسمت ہو تم میری گرل فرینڈ نہیں ہو، لیکن ہم گرل فرینڈ بائے فرینڈ کی زندگی انجوائے کر سکتے ہیں وہ بھی بغیر گناہ کے، سمجھو یار، ہم اچھا ساوقت گزاریں گے جب جب ہمارا دل چاہے گا کبھی فون پر کبھی میرے دوست کے فلیٹ پر۔۔اُففف۔۔سوچو۔۔رُخصتی کے بعد تو سارا چارم ہی ختم ہو جاتا ہے۔۔میں ابھی لائف انجوائے کرنا چاہتا ہوں، اتنا بیوقوف نہیں جو بیوی کو لا کر اپنے سر پر بٹھالوں ابھی سے اور اپنی آزادی کی واٹ لگوالوں"۔۔وہ اُسے سُنہرے خواب دکھاتا آخر میں حقارت سے بولا تھا۔۔عشاء کو اِس لمحے اِس شخص سے گھن آئی تھی۔۔اپنے اور سامنے بیٹھے شخص کے مابین رشتے پر افسوس ہوا تھا۔۔

"اب چِک چِک بند کرو اور اِدھر آؤ"۔۔وہ اُسے کُہنی سے پکڑ تا اپنی طرف کھینچ کر بولا۔۔ڈرپوک سے عشاء وسیم میں انجانی قوّت بھر گئی ہو اِس سے جیسے۔۔

"خبر دار جو مجھے ہاتھ لگایا تو!!بیوی ہوں آپ کی، حق رکھتے ہیں آپ مجھ پر، سب مانتی ہوں، لیکن اِس کا مطلب یہ تو ہر گز بھی نہیں ہے کہ آپ یوں سُنسان سڑکوں پر مجھے ذلیل کریں۔۔آپ جیسے مرد بیوی کے مُقدس رشتے میں بھی ایک عورت ہی دیکھتے ہیں بس، اُن کی زندگی میں بیوی کی حیثیت بس اتنی ہے کہ ضرورت کے وقت استعمال کیا جائے اور پھر اپنی ہی شرعی بیوی کو دھتکار دیا جائے، گھر آئیں کل، امّی

سے رُخصتی کی بات کریں، میری بات یاد رکھیے گا، خود کو یوں پامال تو میں بھی نہیں ہونے دوں گی"۔۔ وہ اُنگلی اُٹھا کی بپھری شیرنی کی مانند دھاڑی تھی۔۔ انسو تواتر سے گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔ دانیال صادق دانت دانتوں پر جمائے اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا کر لو گی۔۔؟؟"۔۔ ٹھیک ہے آج جا کر دکھاؤ تم اپنے گھر مُکمل میری ہوئے بغیر"۔۔ دانیال کے اندر جیسے شیطان سمایا تھا اب۔۔ اُس نے عشاء کے مُنہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔؟؟"۔۔ تبھی گاڑی میں ٹارچ کی روشنی کے ساتھ کرخت آواز گونجی تھی۔۔ وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہٹا تھا۔۔ خوف سے عشاء کا دم نکلنے کو تھا۔۔

"باہر آ ہیرو، یہ تم عاشقوں کو گاڑی اور سڑک ہی ملتی ہے رومینس کرنے کے لیے"۔۔ پولیس کی وردی میں ملبوس حوالدار نے دانیال کے پیچھے عشاء کو تولتی نظروں سے دیکھا تھا وہ تھر تھر کانپتی خود میں سمٹی تھی۔۔ دانیال باہر نکلا تھا

"سر بیوی ہے میری، ناراض ہے تھوڑی سی، منا رہا تھا"۔۔ وہ اُس کی مُٹھی میں پانچ ہزار کا نوٹ دباتا بولا۔۔

"ہاہاہا۔۔ تو اپنے کمرے میں ایک دوسرے کو منایا کرو ناں، کیوں ہم جیسے لوگوں کو تکلیف دیتے ہو"۔۔ وہ نوٹ پر نظر ڈالتے خباثت سے مُسکرایا تھا۔۔ دانیال واپس گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔

"بال بال بچ گئے ورنہ تمہارے رونے کی منحوسیت سے آج کی رات جیل میں خوار ہونا پڑتا"۔۔ وہ اُس پر

ایک قہر زدہ نظر ڈالتا بولا۔۔ عشاء سُن سے بیٹھی رہی تھی۔۔

امین صاحب وکیل تھے۔۔ وہ اُن ہی کی بھتیجی کے ساتھ سُنسان سڑک پر زبردستی کرتے ہوئے اندر جاتا تو بُرا پھنستا۔۔ یہ سچ تھا کہ عشاء وسیم اُس کی بیوی تھی پر عشاء ضرور اُس کے خلاف ہی بیان دیتی۔۔ دانیال کی ساری طراری جھاگ کی طرح بیٹھی تھی۔۔

....

"عشاء اپنا روّیہ بدلو میں تمہیں وارن کر رہا ہوں"۔۔ وہ اُس کے گھر کے گیٹ کے باہر گاڑی روکتا بولا۔۔ وہ کچھ کہے بغیر خاموشی سے گاڑی سے اُتری تھی۔۔ تبھی کسی نے گھر کا گیٹ کھولا تھا۔۔ دانیال رُکے بغیر گاڑی دوڑا کر لے گیا تھا۔۔ حمزہ نے باہر آکر دور جاتی گاڑی کو ایک نظر دیکھ کر پھر اُسے دیکھا تھا۔۔ جو اُسے بلکل نظر انداز کیے مرے مرے قدموں سے ایسے اندر داخل ہوئی تھی جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔

"عشاء۔۔ عشو"۔۔ وہ گیٹ بند کرتا اُسے پیچھے سے آواز دے گیا۔۔ بکھرے بال، کندھے پر پڑا ڈوپٹہ ایک طرف سے زمین پر جھاڑو دے رہا تھا۔۔ وہ ہمیشہ خود کو ڈوپٹے سے اچھی طرح ڈھانپ کر باہر نکلتی تھی۔۔ کسی انہونی کے خیال نے حمزہ کے دل جکڑا تھا اِس پل جیسے۔۔

"عشاء کیا ہوا ہے ؟؟"۔۔ وہ اُس کے سامنے آکر پوچھ رہا تھا۔۔ عشاء نے آنکھیں اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔ وہ ویران آنکھیں اُسے ٹھٹھکا گئی تھیں۔۔

"عشو بولو۔۔ کیا کیا ہے دانیال نے۔۔؟؟"۔۔ حمزہ کو اُس کی آنکھوں سے وحشت ہوئی تھی۔۔

"عشو۔۔ بولو۔۔ کچھ تو بولو۔۔"۔۔ اب کے اُس نے اُسے دونوں شانوں سے تھام کر جھنجھوڑا تھا۔۔ عشاء کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں۔۔

"حم۔۔زہ۔۔ میرا دل، میرا مان ٹوٹ گیا"۔۔ وہ بمُشکل بولتی اُس کے سینے پر اپنی پیشانی ٹکا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

حمزہ کی آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا، دانت پر دانت جمائے اُس نے اپنی مُٹھیاں بھینچی تھیں۔۔ عشاء کی ایسی ٹوٹی پھوٹی حالت، اُس پر اُس کا رونا غصّے کی ساتھ ساتھ اذیت کی لہر اُس کے وجود میں سرائیت کر گئی تھی۔۔

"عشاء اُس نے تمہارے ساتھ۔۔"۔۔ حمزہ نے جُملہ ادھورا چھوڑ کر دانتوں سے اپنا نچلہ لب زور سے دبایا تھا۔۔ لیکن وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی اُس کے بازوؤں میں جھول گئی تھی۔۔

"عش۔۔ عشاء"۔۔ وہ حد درجہ مُشکل میں پھنسا تھا۔۔ اندر وہ اُسے اِس حالت میں لے کر جا نہیں سکتا تھا۔۔ اُسے بازو میں سنبھالے حمزہ نے اِدھر اُدھر دیکھا تھا۔۔ سامنے امین صاحب کی گاڑی کھڑی تھی۔۔ اُن کے آدھے سے زیادہ ڈاکیومنٹس گاڑی میں پڑے ہونے کے باعث وہ گاڑی لاک نہیں کرتے تھے۔۔ اُس نے اُسے گود میں اُٹھا کر گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا تھا۔۔ گاڑی کی سیٹ کو تھوڑا سا پیچھے کر کے حمزہ نے اُسے دھیرے سے پکارتے ہوئے اُس کے گال تھپتھپائے تھے۔۔

"عشو۔۔ عشاء آنکھیں کھولو"۔۔ اُس کا بے سُدھ وجود حمزہ کی جان نکالے دے رہا تھا۔۔ اُس پر یاسمین کے آجانے کا ڈر۔۔

اچانک اُس کی نظر پاس پڑے پانی کے پائپ پر پڑی تھی ایک ہاتھ سے پائپ کو اُٹھا کر اُس نے دوسرے ہاتھ کو پیالے کی شکل میں اُس کے نیچے رکھا تھا۔۔ پائپ میں بچا پانی اُس کے ہاتھ کے پیالے میں جمع ہوا تھا۔۔ اُس نے عشاء کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تھے۔۔

"عشاء آنکھیں کھولو"۔۔ اُس کی پلکوں میں جُنبش ہوئی تھی۔۔ اُس کے دوبارہ پانی پھینکنے پر عشاء نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ وہ اُس کے پاس نیچے اکڑوں بیٹھ گیا

"عشو۔۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ کچھ غلط کیا ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ اِس سے اُس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ پایا تھا۔۔

"میرے جسم کو پامال نہیں کر پایا وہ شخص۔۔ وہ شخص جسے اللہ نے میرا مُحافظ بنایا ہے، حمزہ اُس نے میری روح پامال کر دی۔۔ میرا دل ایسے توڑا ہے کہ لگتا ہے یہ اب جڑے گا ہی نہیں کبھی"۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بولتی گئی تھی۔۔ حمزہ نے اُس پل اُس رب کا شُکر ادا کیا تھا۔۔ عشاء کی پہلی بات نے اُسے سکون بخشا تھا۔۔

"کیا کیا ہے اُس نے عشو۔۔؟؟"۔۔ تم مجھ پر اعتبار کر سکتی ہو۔۔ حمزہ امین کبھی بھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا چاہے تو آزما لینا"۔۔ اُس آنکھوں میں اعتبار، بھروسہ اپنے لیے عزّت، محبت دیکھ کر وہ سسکی

تھی۔۔

"وہ بہت دِنوں سے مجھ سے عجیب باتیں کر رہے تھے، پھر جب کبھی سامنے آتے۔۔میں روکتی، منع کرتی، تو وہ غصّہ ہوتے ہیں۔۔ آہستہ آہستہ اُن کی ڈیمانڈز بڑھتی جارہی تھیں۔۔میں اتنے دِنوں سے اُن سے کہہ رہی ہوں رُخصتی۔۔"۔۔وہ بولتے بولتے رودی تھی۔۔وہ لب بھینچے سُنے گیا۔۔

"آج اُنہوں نے مجھے اپنے دوست کے فلیٹ لے جانا چاہا تھا۔"۔۔وہ بے تحاشہ روتے روتے اب تک کی ساری باتیں، دانیال کا سارا روّیہ سب بتاتی گئی۔۔حمزہ نے نجانے کیسے خود پر ضبط کیا تھا۔۔

"میں کل پاپا اور چھوٹی امّی سے بات کروں گا، اِس وقت تم اُٹھو اندر اپنے کمرے میں آرام کرو"۔۔وہ اُسے ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھاتا بولا۔۔

پھر اُسے اُس کے کمرے میں لے آیا تھا، مومنہ نے اُسے دیکھ کر جذباتی انداز میں کچھ بولنا چاہا تھا۔۔حمزہ نے آنکھ کے اشارے سے اُسے منع کیا تھا۔۔

"مومی اِسے چینج کرواؤ، میں ابھی آتا ہوں"۔۔وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں مومنہ کو کچھ بھی پوچھنے سے باز رکھتا کمرے سے نکلا تھا۔۔پانچ منٹ بعد واپس آیا تو وہ چینج کیے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔مومنہ اُس کے کپڑے ہینگ کر رہی تھی۔۔حمزہ نے اپنی ہتھیلی اُس کے آگے کی تھی جِس پر سُکون آور ٹیبلٹ پڑی تھی۔۔عشاء نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔مومنہ اُلجھی تھی۔۔عشاء کی غائب دماغی، بکھرا بکھرا انداز اُس کا دل دہلا رہے تھے۔۔

"یہ لو شاباش۔۔ کوئی سوال نہیں۔۔ مجھ پر بھروسہ ہے ناں۔۔؟؟"۔۔اُس کی آنکھیں پل میں بھیگی تھیں اثبات میں سر ہلاتی اُس کی ہتھیلی سے اُس نے ٹیبلٹ اُٹھا کر مُنہ میں رکھی تھی۔۔ حمزہ نے گلاس اُس کے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"سو جاؤ اب تم۔۔ کچھ نہیں سوچو۔۔ ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا"۔۔ حمزہ نے اپنے ہاتھوں سے اُس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔ عشاء نے نڈھال ہو کر سر تکیے سے لگایا تھا۔۔ پاس پڑا بلینکٹ کھول کر اُسے اوڑھا تا وہ جانے کو مُڑا تا جب وہ بے اختیار اُس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔۔ وہ پلٹا تھا۔۔ وہ بھیگی نیم وا آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"تم بہت اچھے۔۔ ہو۔۔"۔۔ وہ دھیرے سے بولی تھی۔۔ اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نکالتا وہ اُس کے پاس جُھکا تھا۔۔

"اور تم مجھ سے بھی زیادہ اچھی ہو"۔۔ وہ اُس کے سر کو تھپکتا مُسکرایا تھا۔۔

"وہ تمہا۔۔ رے۔۔ جیسا۔۔ کیوں۔۔ نہیں"۔۔ بولتے بولتے اُس نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔ اُس کی بات حمزہ کو ساکت کر گئی تھی۔۔ کچھ پل اُس کے چہرے کو دیکھتا وہ اچانک پلٹ کر باہر نکلا تھا۔۔

"بھائی۔۔ کیا دانیال بھائی نے اِس کے ساتھ۔۔"۔۔ مومنہ کی آواز پر اُس کے قدم رُکے تھے۔۔ لیکن وہ پلٹا نہیں تھا۔۔

"سب ٹھیک ہے مومی، اُس سے کچھ بھی مت پوچھنا پلیز۔۔ اللہ نے ہماری عشو کی حفاظت کی ہے"۔۔ وہ

مُڑے بغیر کہتا لاونج کا دروازہ پار کر کے لان کی طرف بڑھا تھا۔۔

"نہیں دانیال صادق۔۔ ایسے تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"۔۔ ایک کے بعد ایک سگریٹ ختم کرتا وہ سوچ رہا تھا۔۔ سگریٹ کی طرح وہ بھی اندر سے سلگ رہا تھا۔۔

....

صبح وہ سویا ہی فجر کی نماز پڑھ کر تھا۔۔

دیر سے سویا تھا تو آنکھ بھی دیر سے ہی کُھلی تھی۔۔

دس بج رہے تھے۔۔ اُسے اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔ وہ چائے کی طلب میں باہر آیا تھا۔۔ گھر میں خاموشی سی تھی۔۔ وہ یاسمین کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔ وہ دروازے پر آر کا تھا

"امّی آپ خالہ سے بات کریں ناں رُخصتی کی۔۔ مجھ سے نہیں ہوتا اب برداشت۔۔ اُن کی ایسی باتیں"۔۔ وہ اُن کی گود میں سر رکھے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"میری بچّی۔۔ کچھ دن پہلے زرینہ نے کہا تھا مجھ سے رُخصتی کا، پھر خود ہی فون کر کے کہا کہ دانیال ابھی رُخصتی کے حق میں نہیں ہے"۔۔ ماں تھیں بیٹی کی آدھی ادھوری بات کو سمجھتے ہوئے اُن کا دل کٹا تھا۔۔

"پھر۔۔ پھر میں اُن سے نہیں ملوں گی اب۔۔"۔۔ اُس کی آواز میں ڈر تھا۔۔ حمزہ نے اپنی مُٹھیاں بھینچی تھیں۔۔

"ام۔۔ امّی عینی پریگ۔۔ پریگننٹ ہے۔۔ امّی اُس کے شوہر نے اپنے بچّے کو اپنانے سے انکار کر دیا

ہے۔۔وہ کہتا ہے اِب۔۔اِبورشن کرواؤ پھر رُخصتی کرواؤں گا۔۔مجھے بابا کی، حمزہ کی، بھائی کی عزت بہت عزیز ہے۔۔آپ خالہ سے بات کریں ناں امّی۔۔"۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔اُس کی بات پر حمزہ ساکت رہ گیا تھا۔۔وہ تو اُس کو اب تک لاپرواہ سمجھتا تھا پر وہ تو سب کی پرواہ کرنے والی گہری نکلی۔۔

"میں آج بھائی صاحب سے بات کرتی ہوں، تم پریشان نہیں ہو، تم اب ہاتھ منہ دھو کر آؤ۔۔میں حمزہ کو بھی دیکھوں، اتنی دیر تو کبھی نہیں سوتا وہ۔۔"۔۔وہ اُس کی پیشانی چُوم کر بولی تھیں۔۔وہ بے اختیار پیچھے ہوا تھا۔۔یاسمین بظاہر سکون سے بولی تھیں۔۔پر عشاء کے آنسو اُن کے اندر قیامت مچا گئے تھے۔۔وہ اپنے آنسو پونچ کر اُٹھی تھیں۔۔

....

"زرینہ میں چاہتی ہوں اب عشاء کی رُخصتی ہو جائے"۔۔یاسمین نے بہن سے سنجیدگی سے بات کرنے کا سوچا تھا۔۔عشاء کا کئی دن سے پریشان رہنا۔۔ صبح اُس کا یوں رونا، اُس پر عینی کی معاملہ اُن کا دل دہلا گئے تھے۔۔اُن کی حساس بیٹی نکاح کے بعد گُم سُم ہوتی جا رہی تھی۔۔

"چاہتی تو میں بھی یہی ہوں یاسمین پر یہ دانیال پتا نہیں کیا سوچے ہوئے ہے۔۔میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی اِس لڑکے کی۔۔ابھی لاہور گیا ہے آفیس کے کام سے دو تین دنوں میں آتا ہے تو میں بات کرتی ہوں"۔۔زرینہ نے بھی تفصیلی جواب دیا تھا۔۔

"بھائی صاحب بھی کہہ رہے تھے۔۔ایک بیٹی رخصت کریں خیر سے تو دوسری کا سوچیں، تم بات کرو

دانیال سے "۔۔اُن کی بات پر زرینہ نے اُن سے دو دن کا وقت لیا تھا کہ دانیال سے پوچھ کر بتائیں گی۔۔

حمزہ نے اُن کی ساری گفتگو سُنی تھی۔۔

"چلو دانیال صاحب تمہارے جواب کا انتظار کرتا ہوں میں "۔۔وہ سوچتا ہوا آفیس کے لیے تیار ہونے گیا تھا۔۔ آج وہ لیٹ ہو گیا تھا پر جانا ضروری تھا۔۔

اُنہوں نے گھر جا کر دانیال سے فون پر بات کی تھی۔۔وہ تو ھتھے سے ہی اُکھڑا تھا۔۔

"امّی آپ اُن کو دو ٹوک کہہ دیں ابھی میرا کوئی ارادہ نہیں ہے رُخصتی کا"۔۔وہ کہہ کر فون رکھ چُکا تھا۔۔

"تو عشاء بی بی تم کیا سمجھتی ہو، اپنے ماں باپ کو بیچ میں لاؤ گی تو میں تمہیں رُخصت کروا کر گھر لے آؤں گا۔۔ دانیال صادق پہلے تم سے اپنی بے عزّتی کا بدلہ لے گا۔۔ پھر سوچے گا رُخصتی کا"۔۔اُس کا پورا وجود کل رات سے شعلوں میں گھرا تھا اور یہ آگ تو عشاء کے وجود سے ہی ٹھنڈی کرنے کا سوچے ہوئے تھا دانیال صادق۔۔

....

دو دن سُکون سے گزرے تھے۔۔ تیسرے دن وہ کالج آئی تھی۔۔ عینی کا شوہر مان گیا تھا۔۔ایک ہفتے بعد اُس کی رُخصتی تھی۔۔وہ بے اختیار شکر کا کلمہ پڑھ گئی تھی۔۔

"تم اچھا کرتی ہو عشاء کہ دانیال بھائی سے نہیں ملتی"۔۔فاطمہ کی بات پر اُس نے اپنا سر جُھکایا تھا۔۔شام کو زرینہ حاضر تھیں۔۔

"تم ہی سمجھو یاسمین، کون سا عشاء بوڑھی ہو رہی ہے، گھر کی ہی بات ہے۔۔ چھ سات مہینوں میں ہو جائے گی رُخصتی بھی، تب تک تم لوگ مومنہ کا رشتہ دیکھ لو آرام سے"۔۔۔ زرینہ نے بہن کو سمجھانا چاہا تھا۔۔

یاسمین نے گہرا سانس لیا، کیا بولتیں وہ، ایک طرف داماد تھا، اور دوسری طرف جان سے پیاری بیٹی تھی۔۔ جو دن بدن گُم سُم ہوتی جا رہی تھی۔۔ جِس کی خاموشی اُن کے اندر شور مچا رہی تھی۔۔

....

امین صاحب نے یاسمین کو تسلی دی تھی کہ دانیال گھر کا بچّہ ہے، وقت مانگ رہا ہے کچھ مہینے دے دیتے ہیں کوئی ہرج نہیں ہے۔۔

نجانے کیوں وہ اُن سے کچھ کہہ نہ سکیں پر حمزہ امین نے دانیال سے حتمی بات کرنے کا سوچ لیا تھا۔۔

مومنہ کے لیے اُن کے دوست عابد نعیم نے اپنے بیٹے فہیم کے لیے بات کی تھی۔۔ ویسے بھی دونوں گھرانوں کا پُرانا ساتھ تھا۔۔ رسمی بات چیت کے بعد رشتہ پکا ہوا تھا۔۔

فہد کو چار ماہ بعد آنا تھا، شادی کی تاریخ بھی چار ماہ بعد ہی کی رکھی گئی تھی۔۔

....

رات کے آٹھ بج رہے تھے، سب ہی گھر پر موجود تھے۔۔ حمزہ اور امین صاحب اپنے کمرے میں تھے۔۔ یاسمین اپنے کمرے میں فون پر مصروف تھیں۔۔ وہ دونوں لاؤنج میں ٹی وی کے آگے بیٹھی تھیں۔۔ دس دنوں سے دانیال کی طرف سے مُکمل خاموشی تھی۔۔ وہ بھی اب سنبھلنے لگی تھی۔۔

"مومی تمہاری رُخصتی پر میں گرارا پہنوں گی"۔۔ وہ ٹی وی پر فیشن موڈل کی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔

"ایک کام کرنا اپنی شادی کا ہی پہن لینا، تب تک تو تمہاری رُخصتی ہو بھی چکی ہو گی"۔۔ مومنہ نے اُسے چھیڑا تھا۔۔ اُس نے مومنہ کے بازو پر چُٹکی کاتی تھی۔۔

"بیٹا رُخصتی کی بات پر سب کے ہی دل کی حالت بُری ہونے لگتی ہے"۔۔ مومنہ نے اپنا بازو سہلاتے اُسے مزید چھیڑا تھا۔۔

اُس کی بات پر عشاء کا دل دھڑکا تھا پر وجہ یہ نہیں تھیں کہ عشاء وسیم کو دانیال صادق سے مُحبت تھی۔۔ سچ تو یہ تھا کہ دانیال صادق نے عشاء وسیم کو کبھی خود سے مُحبت کروائی ہی نہیں تھی۔۔ وجہ یہ بھی نہیں تھی کہ رُخصتی کی بات پر ہر لڑکی کا دل انوکھی لے پر دھڑکتا ہے۔۔ وجہ تھا دانیال صادق کا موڈ، اُس کے تیور اور اب تو وہ اُس کے بڑھے ہوئے جذبوں کو جھٹکتے ہوئے اُس کی غیرت کو جگا گئی تھی۔۔ عشاء وسیم کا دل رُخصتی کی بات پر دانیال صادق کی مُحبت میں نہیں اُس کے خوف سے دھڑکا تھا۔۔

"اصل بات کہو ناں، تمہیں فہیم بھائی کے پاس جانے کی جلدی ہے"۔۔ وہ کیوں پیچھے رہتی۔۔ تبھی بیل بجی تھی۔۔

"کل میں نے کھولا تھا"۔۔ عشاء نے کہہ کر اپنے چہرے پر پاس رکھا کالا کپڑا رکھا تھا۔۔

وہ ایک دم ٹھٹھکی تھی۔۔ جانی پہچانی۔۔ دل کے تاروں کو چھیڑتی ہوئی، روح میں اُترتی خوشبو۔۔ اُس نے جھٹ سے اپنے چہرے سے وہ چیز ہٹائی تھی۔۔ وہ حمزہ کا کوٹ تھا جو وہ آج آفیس پہن کر گیا تھا۔۔

عشاء وسیم پر اچانک انکشاف ہوا تھا کہ اُس خوشبو کے حصار میں اُس نے ہمیشہ خود کو محفوظ محسوس کیا تھا۔۔

"جی دانیال بھائی بابا اور بھائی گھر پر ہی ہیں"۔۔ مومنہ کی آواز پر وہ بے طرح ٹھٹھکی تھی۔۔ نظریں دروازے پر اُٹھی تھیں جہاں وہ داخل ہو رہا تھا، چہرہ سپاٹ تھا۔۔ عشاء کا دل دھڑکا تھا۔۔

"عشاء تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں، تیار ہو جاؤ ہم لوگ ڈنر پر جا رہے ہیں"۔۔ وہ اُس کے سامنے صوفے پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے نخوت سے بولتا اُس کا دل دہلا گیا تھا۔۔

"عشاء کہیں نہیں جائے گی"۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی پیچھے سے حمزہ کی از حد سنجیدہ آواز پر وہ ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔ کوٹ اُس کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔

"ایکسکیوز می!۔۔ میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں"۔۔ دانیال ایک دم کھڑے ہو کر ابرو اُچکا کر طنز سے بولا تھا۔۔ مومنہ اور عشاء دونوں کی حالت غیر ہوئی تھی اِس سمے۔۔

"عشاء اِس گھر کی بیٹی ہے، ہماری عزّت ہے"۔۔ وہ مضبوط لہجے میں بولا

"ویل آپ لوگ اپنے گھر کی بیٹی کے تمام حُقوق مجھے یعنی دانیال صادق کو سونپ چکے ہیں، جہاں چاہے لے جاؤں اپنی بیوی کو، جو چاہے کروں اِس کے ساتھ، تم کون ہوتے ہو بیچ میں بولنے والے"۔۔ وہ ناگواری سے بولا تھا۔۔ اُس کی بات پر حمزہ نے دانت پر دانت جمائے تھے۔۔ جبکہ اُس کی آنکھوں میں تیزی سے نمکین پانی جمع ہوا تھا۔۔

"بھول ہے تمہاری کہ تم جو چاہے کرو گے اِس کے ساتھ اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہو گا۔۔ لاوارث نہیں ہے یہ، تمہاری اُس دن کی گھٹیا حرکت کو برداشت کر گیا میں، یہ مت سمجھنا کہ تم اِس کے شوہر ہونے کے ناطے اِسے بے عزّت کرنے کا حق رکھتے ہو۔۔ تمیز سے آؤ اور اپنی بیوی کو رُخصت کروا کر لے جاؤ"۔۔

عشاء کی ٹانگوں نے مزید اُس کا بوجھ سہنے سے انکار کیا تھا جیسے۔۔ پر وہ ہمت جمع کر کے کھڑی رہی پھر

بھی۔۔

"کون روکے گا مجھے تم۔۔؟؟۔۔اور میری مرضی میں اِس کو رُخصت کرواؤں یا ساری زندگی اپنے نام پر بٹھا کر رکھوں"۔۔وہ طنزیہ ہنستا کروفر سے بولا تھا، اُس کی گھٹیا بات پر حمزہ نے خود ضبط کیا تھا۔۔

"دُنیا کی کوئی عدالت مجھے میری بیوی سے اپنا شرعی حق لینے سے نہیں روک سکتی۔۔میں جب چاہوں اِسے لے جاؤں، کچھ بھی کروں۔۔ تم یا تمہارا باپ کوئی بھی مجھے نہیں روک سکتا"۔۔وہ بدتہذیبی سے بولا تھا۔۔عشاء نے اپنی قسمت پر ماتم کیا تھا اِس سمے۔۔

"تمیز سے بات کرو دانیال"۔۔وہ طیش میں آگے بڑھا تھا۔۔مومنہ نے اپنے دونوں ہاتھ مُنہ پر رکھے تھے۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔؟؟"۔۔امین صاحب کی دھاڑ پر وہ اپنے آپ پر قابو پا کر وہیں رُکا تھا۔۔شور کی آواز سُن کر یاسمین بھی اپنے کمرے سے باہر آئی تھیں

"یہ آپ کا بیٹا مجھے میری جائز بیوی سے ملنے سے روک رہا ہے"۔۔وہ حمزہ کی طرف اشارہ کر کے اُن سے بولا تھا۔۔

"اپنی جائز بیوی کو جائز عزّت دار طریقے سے آ کر لے جاؤ"۔۔وہ اپنی بات پر قائم تھا۔۔

"حمزہ تم خاموش رہو اور دانیال تم بیٹھ جاؤ آرام سے بات کرو"۔۔وہ آگے بڑھ کر بولے تھے۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے وہیں جمے رہے تھے۔۔جبکہ عشاء وسیم اُس کے کوٹ کو سخت گرفت میں تھامے وہیں سر جُھکائے بُت بنی کھڑی تھی۔۔

"بیٹھنے نہیں آیا ہوں عشاء کو لینے آیا ہوں ڈنر کے لیے"۔۔وہ ہنوز حمزہ کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔

"عشاء کہیں نہیں جائے گی"۔۔وہ بھی اُس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا، لہجہ ضدی تھا۔۔

"حمزہ!"۔۔امین صاحب نے تنبیہی انداز میں اُسے روکا تھا۔۔

"تم روکو گے مجھے۔۔؟؟۔۔اُٹھو عشاء سُنائی نہیں دے رہا تمہیں۔۔؟؟۔۔دو گھنٹوں میں چھوڑ جاؤں گا اِسے"۔۔اِس کی ہٹ دھرمی پر حمزہ کا دل کیا اُس کا مُنہ توڑ دے۔۔مارے خوف کے وہ ایک قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

"لے جا کر دکھاؤ اِسے تم"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتا یاسمین نے آگے آکر اُس کا بازو تھاما تھا۔۔

"تم ہوتے کون ہو۔۔؟؟۔۔مجھ سے زیادہ سگے ہو تم اِس کے۔۔؟؟۔۔ابھی لے جاؤں گا، اپنا حق بھی لوں گا، رُخصتی بھی نہیں کرواؤں گا۔۔کرلو جو کرنا ہے تم نے"۔۔دانیال ایک قدم آگے آکر بولا۔۔

اُس کی گھٹیا بات پر حمزہ طیش میں آگے بڑھا تھا

"تم دونوں کو میری بات سمجھ نہیں آرہی۔۔؟؟"۔۔امین صاحب زور سے بُولے تھے۔۔دانیال کی بے باکی پر اُس کا دل شرم سے مر جانے کو چاہا تھا۔۔وہ مُنہ پر ہاتھ رکھتی گُھٹے گھٹے انداز سے رو دی تھی۔۔

یاسمین نے اپنے دل کو سنبھالا تھا۔۔

"اپنی زبان کو لگام دو دانیال! یہ کوئی گڑیا نہیں ہے کہ تم کچھ دیر بعد کھیل کر واپس کر جاؤ"۔۔وہ اُس کے قریب جا رُکا تھا۔۔

"حمزہ نہیں۔۔خاموش ہو جاؤ"۔۔کسی انہونی کے خیال سے یاسمین کا دل خوف میں مُبتلا ہوا تھا۔۔

"بیوی اور ہوتی ہی کِس لیے ہے"۔۔اُس کی بات پر حمزہ نے خود پر ضبط کھو کر اُس کا گریبان تھاما تھا۔۔وہ

پھٹی پھٹی آنکھوں سے دونوں کو دیکھے گئی۔۔ امین صاحب اور یاسمین دونوں اگے بڑھے تھے۔۔

"حمزہ چھوڑو اِسے "۔۔ یاسمین کا دل سوکھے پتے کی طرح لرزہ تھا۔۔

"اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو حمزہ امین "۔۔ وہ اُس سے اپنا گریبان چُھڑواتا سُرخ چہرے سے بولا تھا۔۔

"اور تم اپنی زبان کو لگام دو۔۔ عشاء کوئی لاوارث نہیں ہے۔ یہ تو اب تم سوچنا بھی نہیں کہ ہم عشاء کو تمہارے حوالے کریں گے "۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔۔ جب یاسمین دہل کر دونوں کے بیچ میں آئی تھیں۔۔

"حمزہ نہیں۔۔ حمزہ چُپ ہو جاؤ"۔۔ اُنہوں نے حمزہ کو دھکا دیتے کہا تھا۔۔

"حمزہ تم ابھی کے ابھی اپنے کمرے میں جاؤ"۔۔ امین صاحب کے لہجے میں اب غصّہ تھا۔۔

"ہونہہ !میں کون سا رُخصتی کے لیے مرا جارہا ہوں۔۔ بیٹھی رہے گی یہ اب ساری زندگی میرے نام پر۔۔ کبھی برات لے کر نہیں آوں گا"۔۔ وہ حقارت بھری نظروں سے اُسے دیکھ کر بولا۔۔ اُس کی نظروں میں حقارت محسوس کر کے مارے توہین کے عشاء نے اپنے آنکھیں بند کی تھیں۔۔

"بھول ہے یہ تمہاری۔۔ عدالت کے ذریعے خلع لیں گے ہم "۔۔ یاسمین نے دہل کر حمزہ کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ عشاء کو لگا تھا آس پاس سب گول گول گھوم رہا ہے۔۔

"حمزہ اپنی بکواس بند کرو"۔۔ امین صاحب نے زور سے کہا تھا۔۔

"نہیں بابا۔۔ اِس جیسے کم ظرف اور گھٹیا انسان کو ہم اپنی عشو نہیں دیں گے "۔۔ وہ اُسے گھور کر بولا تھا۔۔ بات ہاتھوں سے نکلتی جارہی تھی۔۔ یاسمین کا بس چلتا وہ حمزہ کو وہاں سے غائب کر دیتیں۔۔ وہ بے بس ماں کی طرح دونوں کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔۔

"لگتا ہے تمہارا اپنا دل بے ایمان ہو رہا ہے میری بیوی پر"۔۔اُس کی گھٹیا بات پر حمزہ امین نے دو قدم آگے بڑھ کر اُس کے مُنہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔"تیری تو۔۔تُو نے اِس گھٹیا لڑکی کے لیے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا"۔۔ دانیال اُس پر پل پڑا تھا۔۔عشاء نے اپنے سر کو تھاما تھا۔۔

"گھٹیا تُو ہے، شرم آتی ہے مجھے کہ ہم نے تیرے ہاتھ میں عشاء کا ہاتھ دیا۔۔تُو اِس قابل ہی نہیں تھا"۔۔ حمزہ دھاڑا تھا۔۔امین صاحب نے آگے بڑھ کر دونوں کو الگ کیا تھا پھر مُڑ حمزہ کے گال پر تھپڑ مارا تھا۔۔

"بس!"۔۔وہ انگلی اُٹھا کر حمزہ کی آنکھوں میں دیکھ کر بولے تھے۔۔اُس نے بے یقینی سے باپ کو دیکھا تھا۔۔

"بابا۔۔!"۔۔وہ گال پر ہاتھ رکھے بڑبڑایا تھا۔۔

"مزید کوئی بکواس نہیں حمزہ۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔۔وہ چلائے تھے۔۔

"بابا یہ شخص عشو کے قابل نہیں ہے بابا"۔۔وہ اُس کو دیکھ کر زور سے بولا تھا۔۔

"تو تم بن جاؤ اِس کے قابل۔۔بول کیوں نہیں رہے نیت خراب ہو گئی ہے تیری اِس پر۔۔ چھوڑ دیتا ہوں میں اِسے۔۔ویسے بھی اب یہ میرے قابل نہیں رہی"۔۔وہ حقارت سے بولا تھا اُس کی بات پر یاسمین نے اپنا دل تھاما تھا۔۔عشاء دھپ سے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔حمزہ کا جی چاہا وہ اُسے قتل ہی تو کر دے۔۔

"دانیال بیٹا آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں بیٹا یہ نازک معاملات ہیں۔۔میں حمزہ کی طرف سے تم سے معافی مانگتی ہوں"۔۔یاسمین اُس کے آگے ہاتھ جوڑ کر گڑگڑائی تھیں۔۔

"آپ کیوں فِکر کرتی ہیں خالہ آپ کو تو پلا پلایا داماد مِل رہا ہے۔۔لگتا ہے آپ کی بیٹی کا دل بھی اِس پر آیا ہوا ہے"۔۔وہ پھر گھٹیا پنے پر اُتر آیا تھا۔۔عشاء نے سوئی جاگی کیفیت میں اُس کی بات سُنی تھی۔۔

"دانیال اب تم حد سے بڑھ رہے ہو"۔۔امین صاحب نے اُسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔

"حد پار تو آپ کے بیٹے نے کی ہے۔۔احسان کرتا ہوں آپ کے بیٹے پر کیا یاد رکھے گا۔۔ چھوڑ دیتا ہوں اِسے آپ کے بیٹے کے لیے"۔۔وہ نفرت سے بولا تھا۔۔

"نہیں دانیال میری بیٹی معصوم ہے۔۔یہ ظُلم نہیں کرو"۔۔یاسمین نے اُس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

"دانیال تم ابھی ہوش میں نہیں ہو جاؤ یہاں سے کل تمہاری ماں سے بات کریں گے"۔۔امین صاحب تیزی سے آگے بڑھے تھے۔۔

"چھوٹی امّی نہیں"۔۔ حمزہ نے آگے بڑھ کر اُن کے ہاتھ تھامے تھے۔۔

"میری چیز کوئی جھوٹی کر لے تو میں اپنی چیز بھی چھوڑ دیتا ہوں خالہ"۔۔وہ حمزہ کو دیکھ کر بولا تھا۔۔اُس کی بات پر وہ پھر اُس پر پل پڑا تھا۔۔

"حمزہ اللہ کا واسطہ چھوڑو اِسے"۔۔یاسمین نے روتے ہوئے دہائی دی تھی۔۔

"حمزہ کیوں میرے سر میں خاک ڈلوا رہے ہو اِس عُمر میں"۔۔امین صاحب نے پیچھے سے آ کر اُسے تھاما تھا۔۔

"میں دانیال صادق پورے ہوش ہو اس میں عشاء وسیم کو طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں"۔۔۔وہ اپنا آپ چھڑا کر دھاڑا تھا۔۔اُس کی بات پر پورے لاؤنج میں موت کا سناٹا چھایا تھا۔۔

یاسمین نیچے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھیں۔۔دانیال نے ایک تنفر بھری نظر ساکت کھڑے حمزہ پر ڈالی تھی پھر نفرت اور حقارت سے سر کو جھٹکتے باہر نکل گیا تھا۔۔

"دفع ہو جاؤ۔۔ مر جاؤ۔۔ مجھے بے عزّت کر دیا۔۔ حمزہ۔۔ میری معصوم بچّی کا گھر توڑ دیا تم نے"۔۔ امین صاحب نے پے در پے اُس کے چہرے پر دو تین تھپڑ مارے تھے۔۔ وہ چُپ چاپ سر جُھکائے کھڑا رہا تھا۔۔ وہ صوفے پر لڑھکی تھی

"عشاء۔۔ بابا۔ عشاء"۔۔ مومنہ کی آواز پر سب اُس کی طرف مُتوجہ ہوئے تھے۔۔ وہ اُس کی طرف بڑھا تھا جب امین صاحب بیچ میں آئے تھے۔۔

"دفع ہو جاؤ میرے گھر سے ابھی اِسی وقت نکل جاؤ یہاں سے۔۔ میں سمجھوں گا میرا ایک ہی بیٹا ہے"۔۔ وہ روتے ہوئے بولے تھے۔۔ اُس کی اپنی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔ اُس نے اُن کے پیچھے گردن موڑ کر بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا وہ ہوش و خرد سے بیگانہ پڑی تھی۔۔

"بابا وہ وہ"۔۔ اُس نے اُس کی طرف اشارہ کر کے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔

"خبردار"۔۔ اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے روکا تھا۔۔

"عشاء میری بچّی آنکھیں کھولو"۔۔ یاسمین نے دیوانہ وار اُس کے بُے سدھ چہرے کو چوما تھا۔۔

"بابا اِس وقت مجھے اِس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے"۔۔ وہ اُن کی مُخالفت کی پرواہ کیے بغیر اُسے بازوؤں میں اُٹھاتا باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔

"مومی گاڑی کی چابی لاؤ جلدی"۔۔ وہ چیخا تھا۔۔ سب اُس کے پیچھے بھاگے تھے۔۔

....

"کیا کر آئے ہو دانیال"۔۔ اُنہوں نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔۔

"تو بے غیرت بن جاتا۔۔؟۔۔ وہ کمینہ بڑی حمایت کر رہا تھا ناں اُس کی، اب کرے اُس طلاق یافتہ سے

شادی"۔۔وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بولا۔۔

"یہ سب تیری ڈھیل ہے بیوقوف عورت۔۔ منع کرتا تھا نہ سر چڑھا ایک ہی بیٹا ہے، ناک کٹوادی ناں تیرے اِس لاڈلے نے، تیرے بیٹے کے جو کرتوت ہیں ناں، پتا نہیں کس طرح امین نے اپنی بھتیجی تیرے اِس نکمے بیٹے کو دی تھی"۔۔صادق صاحب زرینہ پر بگڑے تھے۔۔

"مجال ہے جو اِس گھر میں کبھی سکون کے دو پل نصیب ہو جائیں"۔۔وہ بدتمیزی سے بول کر اُٹھا تھا۔۔

"یار وہ کامنی فری ہے کیا آج رات"۔۔وہ اب گاڑی میں بیٹھا ارشد سے بات کر رہا تھا۔۔

....

"دعا کریں اُنہیں ہوش آجائے، پیشنٹ کے لیے یہ تین گھنٹے بہت اہم ہیں"۔۔ڈاکٹر پیشہ ورانہ لہجے میں کہہ کر آگے بڑھے تھے۔۔

"میری بچّی"۔۔مومنہ نے اُنہیں بینچ پر بٹھایا تھا۔۔

وہ دور کھڑا خود پر جبر کیے ہوئے تھا۔۔

"تُو نے سچ میں اُسے اپنے ہاتھوں سے ہاسپٹل پہنچایا ہے حمزہ۔۔زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے وہ معصوم۔۔مزید اپنی یہ منحوس شکل مت دکھاؤ ہمیں دفع ہو جاؤ"۔۔امین صاحب نے اُسے دھکا دیا تھا۔۔

"چھوٹی امّی، بابا پلیز میں ایک بار چھوٹی امّی سے۔۔۔"۔۔وہ سامنے مومنہ کے کندھے پر سر رکھے بے تحاشہ روتی یاسمین کو دیکھ کر بھیگے لہجے میں اُن کے آگے گڑگڑایا تھا۔۔

"مت بولو اُس کو اپنی ماں۔۔شرم سے ڈوب مرو حمزہ۔۔اِس عورت نے اپنی بیٹی سے زیادہ تمہیں پیار دیا اور تُم نے اِسی کی بیٹی کو موت کے دہانے پر پہنچا دیا"۔۔امین صاحب کے الفاظ جہاں حمزہ کا دل چیر رہے

تھے، وہیں یاسمین دل پر ضبط کیے اُس کی طرف سے مُنہ موڑے بیٹھی رہی تھیں۔۔

"بابا ایک بار میں چھوٹی امّی۔۔"۔۔ ممتا مجبور کر رہی تھی کہ اُس کے مضبوط بازوؤں میں سر دیئے وہ رو دیں۔۔ لیکن پتا نہیں کیوں وہ اُس سے زیادہ خود کو سزا دینے پر تُلی ہوئی تھیں۔۔

"کوئی تعلق نہیں ہے تمہارا ہم سے، دفع ہو جاؤ، آئیندہ کبھی زندگی میں اپنی شکل نہیں دکھانا"۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتا اُمید سے یاسمین کو دیکھنے لگا مگر وہ پتھر بنی بیٹھی رہیں۔۔

"جب تک اُسے ہوش نہیں آجاتا میں کہیں نہیں جاؤں گا"۔۔ اُس نے آستین سے اپنا چہرہ صاف کر کے اپنے قدم واپس موڑے تھا اب وہ رات سے کوریڈور کے آخر میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا اُس کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔۔

....

صبح سات بجے کہیں اُس کو ہوش آیا تھا۔۔ اُسے پرائیوٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔ اُس نے عشاء سے ملنا چاہا تھا پر اِس بار بھی امین صاحب نے اُسے ملنے نہیں دیا تھا۔۔ نہ ہی یاسمین آئی تھیں اُس سے ملنے۔۔ وہ بھیگی آنکھوں سے اُس کے کمرے پر الوداعی نظر ڈالتا واپس پلٹا تھا۔۔ جب مومنہ بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔

"بھائی۔۔ اُس سے ملیں گے نہیں"۔۔ وہ اُس کا ہاتھ تھام کر بھیگی اُنکھوں سے پوچھ رہی تھی۔۔ حمزہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

"مومی اُس سے بولنا وہ مجھے بہت عزیز ہے، اُس کے ساتھ بُرا کرنے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا"۔۔ اُس کی بات پر مومنہ نے بہتی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"چھوٹی امی سے کہنا، اُن کا حمزہ اتنا بُرا نہیں ہے، وہ شخص ہماری عشو کے قابل نہیں تھا۔۔"۔۔ حمزہ نے اپنے حلق میں پھنسنے والے آنسوؤں کے گولے کو اپنے اندر کیا۔۔

"وہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتیں۔۔ نہیں دکھاؤں گا، خود کو اُن کا مُجرم سمجھنے کا بوجھ لے کر جا رہا ہوں"۔۔ اُس نے دو قدم پیچھے بڑھائے تھا۔۔

"نن۔۔ نہیں بھائی مت جائیں"۔۔ وہ اُس سے لپٹ رو دی تھی۔۔ حمزہ نے اُس کے بالوں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔

"اُس کا اور چھوٹی امّی کا خیال رکھنا۔۔ ہم پر چھوٹی امّی کی بہت ساری مُحبتوں کا قرض ہے۔۔ اللہ حافظ"۔۔ وہ اُس کو خود سے ہٹاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنی آنکھیں صاف کرتا چلا گیا تھا۔۔

....

وہ چلا گیا تھا۔۔ مومنہ نے یاسمین کے سامنے ایک ایک بات دُہرائی تھی۔۔ وہ پھوٹ کر رو دی تھیں۔۔

وہ گھر آگئی تھی۔۔ بلکل چُپ۔۔ مومنہ کھانا کھلا دیتی تو کھا لیتی۔۔ مومنہ ہی اُس کے سامنے باتیں کرتی، کبھی موڈ ہوتا تو ہوں ہاں میں جواب دے دیتی ورنہ ایسے ہی بیٹھی رہتی۔۔

زرینہ اِسے اپنے ساتھ لپٹا کر رو دی تھیں۔۔

"میرا بیٹا بدنصیب ہے ایسی ہیرے جیسی بیٹی مجھے پھر کہاں ملنی ہے"۔۔ وہ جو سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی کہ ایک دم اُٹھ کر اندر چلی گئی تھی۔۔

"ہونہہ! تمہیں جب حمزہ پسند تھا تو میرے بھائی کو دھوکا کیوں دیا تھا"۔۔ فضا کی بکواس پر بھی وہ چُپ ہی

رہی تھی۔۔

فہد کو چھٹی نہیں ملی تھی۔۔ وہ چار مہینوں بعد آرہا تھا۔۔ اُس نے اتنی بار عشاء سے بات کرنی چاہی تھی، پر وہ نہ مانی۔۔

دن گزرتے رہے مومنہ نے دوبارہ کالج جانا شروع کیا تھا پر اُس کی ہمت نہیں ہوئی نہ اُس پر کسی نے دباؤ ڈالا تھا۔۔

حمزہ نے اپنا ٹرانسفر اسلام آباد نعمان کے آفیس میں کروالیا تھا۔۔ ایک کمرے کا کرائے کا فلیٹ لے لیا تھا۔۔ جس کے لاؤنج کے ساتھ ہی چھوٹا تھا کچن تھا۔۔

....

دو مہینے ہونے والے تھے اُسے گئے ہوئے۔۔ اُس نے پلٹ کر خبر نہیں لی تھی۔۔ دل کے ہاتھوں مجبور یاسمین نے مومنہ کے فون پر اُس سے بات کرنی چاہی تھی پر اب وہ بات نہیں کر رہا تھا۔۔

فہد اُس سے مُسلسل رابطے میں تھا۔۔

"یار چھوٹی امّی کو کِس بات کی سزا دے رہے ہو تم۔۔ ایک بار بات کرلو اُن سے حمزہ"۔۔ فہد نے اُسے سمجھایا تھا۔۔

"نہیں فہد۔۔ کیا فائدہ وہ میری مُحبت میں مجھ سے بات تو کرلیں گی، پر میں رہوں گا تو اُن کی نظر میں اُن کی بیٹی کا مُجرم ناں۔۔؟؟"۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گیا تھا۔۔

"وہ مجھے اپنی بیٹی کا مُجرم سمجھتی ہیں تو ٹھیک ہے جب تک عشاء کی کہیں اور شادی نہیں ہو جاتی میں اُن کے سامنے ہرگز نہیں جاؤں گا"۔۔ فہد جانتا تھا وہ ضدی ہے۔۔ اُس کی انا کو بُری طریقے سے چوٹ پہنچائی گئی

تھی۔۔سب ہی جانتے تھے کہ وہ عشاء کو شروع سے عزیز رکھتا ہے۔۔ بچپن میں جب عشاء کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی تو وہ اُسے بہلانے کے لیے اپنی پاکٹ منی سے اُس کے لیے چیزیں لے آتا تھا۔۔

کوئی گیم کھیلا جاتا تو حمزہ اور عشاء جب کہ فہد اور مومنہ پارٹنرز بنتے تھے۔۔

اُس کی عشاء کے لیے مُحبت سب ہی جانتے تھے پھر بھی امین صاحب نے عشاء کے گھر کی بربادی کا ذمہ دار اُسے ٹھہرا دیا اور تو اور اُس پر ستم یاسمین کی خاموشی۔۔وہ سب کچھ خاموشی سے چھوڑ کر اسلام آباد جا بسا تھا۔۔

مومنہ سے سب کی خیریت ملتی رہتی تھی، پر یاسمین سے بات کرنے کو وہ راضی نہیں ہوا تھا۔۔

....

"بیٹا چار مہینے ہو گئے ہیں اِس بات کو بھول جاؤ میری بچّی۔۔ تمہیں اِس طرح دیکھ دیکھ کر میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے، ہنسا بولا کرو، کالج جاؤ۔۔ پر اِس طرح خاموش رہ کر میرا دل نہ تڑپاؤ عشاء"۔۔یاسمین اُسے سینے سے لگاتی رو دی تھیں۔۔

"امّی۔۔خاندان میں سب کہتے ہیں، مجھ سے شوہر نہ سنبھالا گیا۔۔ایسا کیا دیکھا اُس نے کہ بیاہی بیوی کو گھر بیٹھے طلاق دے دی"۔۔وہ کہتے کہتے رو دی تھی۔۔

"میری بچّی ہیرا ہے، لوگوں کو بکواس کرنے دو"۔۔اُنہوں نے خود پر ضبط کرتے اُسے اپنی آگوش میں سمیٹا تھا۔۔ نجانے کتنے آنسو چُپ چاپ عشاء کے بالوں میں گُم ہوئے تھے۔۔

"میری بہن انمول ہے، اُن بدنصیبوں کو بھلا کیا پتا"۔۔دروازے پر فہد کھڑا تھا۔۔عشاء نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔ پھر دوڑتی ہوئی اُس کے سینے سے لگی تھی۔۔ضبط کر سارے بندھن ٹوٹے تھے۔۔وہ

اُس کے سینے سے لگی ایسی ٹوٹ کے روئی کے فہد کو بھی رُلا دیا تھا۔۔

"بھیا۔۔سب کہتے ہیں میرا قص۔۔قصور۔۔ہے"۔۔وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔چار مہینے صبر کیا تھا اُس نے آج وہ آنسو فہد کے سامنے بہہ نکلے تھے۔۔وہ اپنی تکلیف اُسے بتاتی گئی تھی۔۔سارہ جو کہ فہد کی بیوی تھی،وہ یاسمین کو سنبھالتے رو دی تھی۔۔

"تمہارا بھائی آگیا ہے ناں،سب کے مُنہ بند کروائے گا۔۔اب کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا"۔۔اُس نے اُسے اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی تھی۔۔

پھر واقعی وہ سنبھلنے لگی تھی۔۔سارہ اور مومنہ کے ساتھ پلین بنتے۔۔ایک سال کے زین کی معصوم شرارتیں۔۔وہ ایک بار پھر سے مُسکرانے لگی تھی۔۔

....

"بابا معاف کر دیں اب اُسے،کب تک دربدری کی سزا دیں گے اُسے۔۔وہ بھی آپ ہی کا بیٹا ہے جب تک آپ نہیں بُلائیں گے شکل نہیں دکھائے گا اپنی۔۔اب تو چھوٹی امّی بھی اُسے یاد کر کر کے روتی ہیں"۔۔فہد آتے ہی باپ کے سامنے اُس کا وکیل بنا تھا۔۔

"اُس ناخلف نے میری بچّی کی زندگی برباد کر دی"۔۔اُن کا غصّہ ابھی بھی برقرار تھا۔۔

"اُس کا طریقہ شاید غلط تھا۔۔پر آئی ایم سوری بابا میں ہوتا اُس کی جگہ تو میں بھی یہی کرتا۔۔ہم نے عشاء اُس کے نکاح میں دی تھی۔۔اِس کا مطلب یہ تو نہیں تھا ناں کہ وہ ہماری عشاء کے ساتھ زیادتی کرتا اور ہم چُپ رہتے"۔۔اب کے فہد بھی جذباتی ہوا تھا۔۔

"یہاں تو جناب خود جذباتی ہو رہے ہیں"۔۔اُنہوں نے اپنے بڑے بیٹے کو گھورا تھا۔۔وہ ہنسا تھا

"بابا بات عشاء کی ہے ناں، آپ کو پتا تو ہے ہم سب کی جان ہے اُس میں۔۔ اور بابا اِس بات سے تو سب ہی واقف ہیں کہ حمزہ عشاء کے معاملے میں حد سے زیادہ جذباتی ہو جاتا ہے۔۔ بہت عزیز ہے وہ اُس کو۔۔ بابا وہ اُس کا بُرا کیسے چاہ سکتا ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ اُن سے سوال کر رہا تھا۔۔ وہ جواباً خاموش رہے تھے۔۔ لیکن اب جب بولے تو بہت سوچ کر ٹھہر ٹھہر کر بولے تھے۔۔

"ٹھیک ہے، پر ساری بات کو دیکھیں تو حمزہ ہی عشاء کا گناہگار نظر آتا ہے۔۔ میں شرمندہ ہو گیا ہوں اپنی بھابھی کے سامنے۔۔ اِس بات کا ایک ہی حل ہے۔۔ اپنے بھائی سے کہو، اُسے عشاء سے نکاح کرنا ہو گا"۔۔ وہ حتمی انداز میں بولے۔۔

"لیکن بابا۔۔"۔۔ فہد نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔

"میں چار مہینوں سے یاسمین کے سامنے آنکھ نہیں اُٹھا پاتا۔۔ اپنی بیٹی کا اُجڑا روپ میرے دل کو بھی تکلیف دیتا ہے۔۔ بس میری یہی شرط ہے بلکہ حکم ہے۔۔ اُس سے بولو۔۔ میں مومنہ کی تاریخ دے رہا ہوں اُس کے ساتھ ہی اُس کی بھی شادی ہے"۔۔ وہ کہہ کر کھڑے ہوئے تھے۔۔ فہد عجیب مُشکل میں پھنسا تھا۔۔ اُس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

....

"یار مومی نے کہا ہے تم نہیں آؤ گے تو وہ دُلہن ہی نہیں بنے گی، بابا نے بھی کہا ہے کہ تمہیں بُلاؤں۔۔ چھوٹی امّی بھی تمہیں یاد کر کر کے روتی ہیں، کل رات بھی اُن بلڈ پریشر ہائی ہوا تھا"۔۔ فہد نے اُسے جذباتی طریقے سے گھیرا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے مومی سے کہنا میں آؤں گا، پر میری ایک شرط ہے، کوئی بھی مجھے وہاں رُکنے کو فورس

نہیں کرے گا، میں تین چار دن رہوں گا اور پھر واپس آجاؤں گا اسلام آباد"۔۔ فہد نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

اُس نے اُس سے امین صاحب کے حکم کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔ اُسے پتا تھا ابھی کچھ بتایا تو وہ آئے گا ہی نہیں۔۔ فہد اُس کے یہاں آنے کے بعد اُس سے بات کرنے کا سوچے ہوئے تھا۔۔

یاسمین خوش تھیں، بہت خوش۔۔

اُن کی دل کی پہلی خواہش تھا حمزہ۔۔

عشاء کے چھوٹے ہوتے ہی اُنھوں نے ہمیشہ عشاء کے لیے حمزہ کو ہی سوچا تھا۔۔

بعد میں جب زرینہ دانیال کا رشتہ لائی تو یاسمین نے سوچا اگر وہ خود حمزہ سے بات کریں گی تو وہ سوچے گا خالا پالنے کا خراج مانگ رہی ہیں، دل پر پتھر رکھ کر اُنھوں نے دانیال کے لیے ہاں کہی تھی۔۔

لیکن اب وہ مُطمئن تھیں شاید اتنی کہ دانیال کو بیٹی دیتے وقت بھی اتنا سکون نہیں تھا اُن کے اندر جتنا وہ اب محسوس کر رہی تھیں۔۔

ابھی عشاء سے بھی بات چُھپائی گئی تھی۔۔

....

"کوئی ماں کو بھی اتنی سزا دیتا ہے"۔۔ یاسمین اُسے اپنے کمزور بازوؤں میں لیتی رو دی تھیں۔۔

"چار مہینے حمزہ، چار مہینے۔۔ میں نے پال کر اتنا بڑا کیا ہے تمہیں پر مجھے نہیں پتا تھا تم اتنے ضدی ہو گے کہ ماں سے بھی ضد لگا کر بیٹھ گئے تھے"۔۔ اُنھوں بے اُس کے چہرے کو چُومتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں چھوٹی امّی پل پل یاد آئی ہیں آپ۔۔ کیسے رہا میں آپ کے بغیر یہ مجھے ہی پتا تھا، آپ کی چُپ نے

مجھے مُجرم بنادیا تھا چھوٹی امّی"۔۔وہ نم آنکھوں سے اُن سے شکوہ کر گیا تھا۔۔

"میں تم سے کبھی ناراض نہیں تھی۔۔میرا کلیجہ پھٹ جاتا اگر تمہیں مُجرم بنے دیکھتی تو،اُس وقت بھائی صاحب نے تمہیں جِس طرح مارا تھا،مجھے لگا اگر تمہاری طرف دیکھوں گی تو ضبط نہ کر پاؤں گی،سوچا عشاء کو لگے گا اُس کی ماں بیٹی سے زیادہ بیٹے سے پیار کرتی ہیں"۔۔وہ اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے بولی تھیں۔۔

"مجھے میرے دونوں بچّے عزیز تھے۔۔پر اب سوچتی ہوں تو لگتا ہے،اپنی بیٹی کا دل رکھنے کے لیے اپنے بیٹے کا دل توڑ گئی میں"۔۔وہ پھر سے رو دی تھیں۔۔

"نہیں امّی مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے،بلکہ خود کو آپ کا اور اُس کا مُجرم سمجھتا ہوں،معاف کر دیں پلیز"۔۔وہ اُن کے آگے ہاتھ جوڑ گیا تھا۔۔یاسمین نے فوراً سے اُس کے ہاتھوں کو تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔وہ اُن کی گود میں سر دیئے رو دیا تھا۔۔ایک دوسرے سے ڈھیر ساری شکوے شکایت کرنے کے بعد دونوں ماں بیٹا اب سنبھل گئے تھے۔۔

"کتنا کمزور ہو گیا ہے میرا بچّہ"۔۔بڑھی ہوئی شیو۔۔بڑے بال،اِن چار مہینوں میں وہ خود سے بھی بیگانہ ہوا تھا جیسے۔۔اُن کی بات پر وہ اور فہد دونوں ہی ہنسے تھے۔۔

"آپ کے ہاتھ کے پراٹھے نہیں کھائے ناں اتنے دِنوں سے اِس لیے"۔۔وہ شرارت سے بولا تھا۔۔وہ مُسکرائی تھیں۔۔

نہ اُس نے عشاء کا پوچھا تھا،نہ کسی نے عشاء کا ذکر کیا تھا اُس کے سامنے۔۔

....

"بلکل بھی نہیں! ایسا سوچا بھی کیسے آپ لوگوں نے"۔۔وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا۔۔

"کیوں برخودار، جب بڑھ بڑھ کر بول رہے تھے، تب عقل کام نہیں کر رہی تھی تمہاری"۔۔امین صاحب نے اُسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔۔وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔اِس وقت فہد اور وہ امین صاحب کے کمرے میں موجود تھے۔۔عشاء سے شادی کی بات پر وہ ہتھے سے اُکھڑا تھا۔۔

"حوصلہ چاہیئے ہوتا ہے ایک طلاق یافتہ لڑکی کو اپنی بیوی بنانے کے لیے۔۔اور وہ حوصلہ شاید نہیں یقیناً تمہارے بھائی میں نہیں ہے"۔۔وہ اُس پر ایک طنزیہ نظر ڈالتے فہد سے بولے تھے۔۔

"ایسا نہیں ہے، ایسامت کہیں پلیز"۔۔وہ بُلبلا اُٹھا تھا۔۔عشاء کے لیے ایسا لفظ اُس کا دل تڑپا گیا تھا۔۔فہد نے دل ہی دل میں اپنے باپ کو داد دی تھی۔۔ایسے ہی تو کامیاب وکیل نہیں رہے تھے۔۔

"ٹھیک ہے تم راضی نہیں ہو، رشتوں کی کمی نہیں ہے میری بیٹی کو، فیاض نے اپنے بھانجے کے لیے بات کی تھی مجھ سے، اچھا ہے نیوروسرجن ہے، عمر کچھ زیادہ ہے لیکن خیر مردوں کی عُمر کون دیکھتا ہے، خوش رہے گی میری بیٹی"۔۔اُنہوں نے ایک اور داؤ کھیلا تھا۔۔فہد نے گردن موڑ کر ساتھ بیٹھے حمزہ کو دیکھا تھا، جِس نے ضبط سے لب دانتوں میں دبائے تھے۔۔اُس کی نظروں میں چالیس اکتالیس سالہ نوید مُراد گھوم گیا تھا۔۔وہ ایک دم اُٹھا تھا

"میں اِس نکاح کے لیے راضی ہوں"۔۔وہ بول کر رُکا نہیں تھا۔۔امین صاحب اور فہد دونوں نے سکون بھرا سانس لیا تھا۔۔

....

"میں نہیں کروں گی اُس سے شادی امّی"۔۔وہ روتے ہوئے زور زور سے بولی تھی۔۔ایک طرف مومنہ

اور سارہ اُس کے نکاح کے دن پہننے والا گرارہ پھیلا کر دیکھ رہی تھیں۔۔ جیسے اُس کے انکار کی کوئی پرواہ نہیں نہ ہو۔۔ وہ جیولری لے آیا تھا، مومنہ اور عشاء کے مُشترکہ کمرے سے زور زور سے بولنے کی آوازوں پر اُس طرف بڑھا تھا جب اُس کی بات پر دروازے پر رُکا تھا

"کیا بُرائی ہے میرے بیٹے میں "۔۔ اُنہوں نے گھور کر پوچھا تھا۔۔

" مجھے شادی ہی نہیں کرنی، پہلا تجربہ دیکھ لیا ناں آپ نے پھر مجھے اُسی دوزخ میں پھینک رہی ہیں "۔۔ اُس کی بات پر حمزہ نے لب بھینچے تھے۔۔

" دیکھو میری جان۔۔ وہ ایک تلخ تجربہ تھا۔۔ بُھلا دو اُسے۔۔ حمزہ بہت اچھا ہے۔۔ اور پھر دونوں کا بچپن کا ساتھ رہا ہے۔۔ تم خوش رہو گی عشاء "۔۔ سارہ نے اُسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔ اُس کی نظروں میں بسمہ گھومی تھی۔۔ قربانی، ترس۔۔ وہ اپنی مُحبت کی قربانی دے کر اُس پر ہمدردی ترس کھا کر اُس سے شادی کر رہا تھا۔۔ کیا کیا نہیں آیا تھا اُس وقت عشاء کے ذہن میں۔۔

"نہیں کرنی اُس سے شادی مجھے۔۔ آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے "۔۔ وہ چِلائی تھی۔۔ جیولری کے ڈبوں پر حمزہ کی گرفت سخت ہوئی تھی۔۔

"میں تو جیسے خود کشی لگا ہوں مُحترمہ کے عشق میں "۔۔ وہ اندر ہی اندر تلملایا تھا۔۔

"عشاء میرا دماغ خراب نہیں کرو، آج نکاح ہے تمہارا حمزہ کے ساتھ، سمجھاؤ اِسے تم دونوں، ورنہ کچھ لحاظ نہیں کروں گی میں اِس کا "۔۔ وہ سخت لہجے میں بولی تھیں۔۔

" کوئی بھی ہو۔۔ وہ نہیں امّی پلیز۔۔ بھابھی کوئی بھی، کسی سے بھی کروادیں میرا نکاح، وہ نہیں "۔۔ وہ سارہ کے دونوں ہاتھ تھامے تڑپی تھی۔۔ پر باہر کھڑے حمزہ کی انا کو چوٹ لگا گئی تھی۔۔

"ہونہہ !میری جگہ کسی سے بھی شادی کرنے کو تیار ہیں مُحترمہ، چاہے وہ دس بچّوں کا باپ سمندر خان ہی کیوں نہ ہو"۔۔اُس نے اپنے مُحلّے کے دکاندار کے بارے میں سوچا تھا۔۔

"آج مومنہ کے ساتھ ساتھ تمہارا حمزہ کے ساتھ نکاح ہے،اور کل رُخصتی ہے،اپنا ذہن بنالو"۔۔یاسمین اُس کے رونے کی پرواہ کیے بغیر سخت لہجے میں بولتی اُس کا دل دہلا گئی تھیں،وہ سارہ کی گود میں سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔

....

"چھوٹی امّی اُس کے ساتھ زبردستی کررہے ہیں آپ لوگ"۔۔وہ اب یاسمین کے سامنے بیٹھا ناراض ناراض تیوروں سے بول رہا تھا۔۔یاسمین کے دل کو کچھ ہوا تھا،وہ ابھی تک اُن سے ناراض تھا۔۔

"اُس کی بات چھوڑو، تم اِس رشتے سے خوش نہیں ہو بیٹا۔۔؟؟پہلے اپنے دل کا بتاؤ حمزہ۔۔کہیں انجانے میں میں نے تمہارے ساتھ تو زیادتی نہیں کردی۔۔؟؟اپنی طلاق یافتہ بیٹی۔۔"۔۔وہ اُن کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔

"اللہ کا نام لیں آپ سب لوگ، مت استعمال کریں اُس کے لیے یہ لفظ"۔۔وہ جیسے تڑپا تھا۔۔اِس رشتے سے ناخوش ہونے کی وجہ عشاء نہیں تھی۔۔بلکہ امین صاحب کو اُس کو ابھی تک موردِ الزام ٹھہرانا تھا،یہ رشتہ ایک مداوا تھا۔۔امین صاحب کے مُطابق عشاء کا مُجرم حمزہ ہے اِسی لیے اُسے عشاء کو اپنا نام دینا پڑے گا۔۔وہ فہد کے آگے چلا پڑا تھا۔۔

"یار وہ شخص اُس کے قابل نہیں تھا۔۔بابا مجھے مُجرم قرار دے کر مجھے میری نظروں میں گرا رہے ہیں۔۔اُن کے اقدام سے یہ بات ثابت ہورہی ہے کہ اُس کمینے شخص کے الزامات پر بابا کو یقین ہے"۔۔اُسے اپنی ذات پر باپ کی بے اعتباری چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔فہد اُس کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا۔۔پر سب بیکار تھا۔۔عشاء کی طرح وہ بھی اِس رشتے سے خوش نہیں تھا۔۔

"حمزہ تم جب چھوٹے سے تھے ناں تب سے مجھے اپنی بیٹی کے لیے پسند تھے۔۔ میرے دل نے ہر گھڑی عشاء کو تمہارے ساتھ سوچا تھا۔۔ کئی بار سوچا تم سے بات کروں، پھر سوچا کہیں میرا بیٹا مجھے خود غرض نہ سمجھے"۔۔ حمزہ نے اُن کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔ سامنے بیٹھی عورت اُس کی ماں نہیں تھی پر اپنا بنا بنایا گھر چھوڑ کر اِن بہن بھائیوں کو سینے سے لگایا تھا۔۔ وہ اُن کے سامنے اپنے دل کا حال بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔ اُس نے گہرا سانس لیتے اُن کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تھے۔۔

"ایک بار حکم کرتی آپ امّی، آپ کا بیٹا آپ کے حکم پر سر جُھکا دیتا"۔۔ اُس نے سر کو جُھکاتے اُن کے ہاتھوں کو مُحبت سے چوما تھا۔۔ وہ نہال ہی تو ہوئی تھیں اُس پر، شدتِ جذبات سے اُنھوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

....

آج مایوں کی تقریب میں پہلے حمزہ اور عشاء کا نکاح ہوا تھا۔۔ پھر مومنہ اور فہیم کا۔۔

عشاء کا دل خون کے آنسو رویا تھا اِس سمے۔۔

وہ سفید شلوار قمیض، ہلکی ہلکی شیو میں سنجیدہ سنجیدہ بیٹھا تھا۔۔ عشاء کی نظر اُٹھ کر جُھکی تھیں۔۔ وہ پورے چار ماہ بعد اُس کے سامنے تھا ایک نئے رشتے میں اُس کا دل دھڑکا تھا۔۔

دونوں ہی سائن کرتے وقت رو دی تھیں۔۔ حمزہ نے مومنہ کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔ وہ بھائی کے گلے لگتی شدتوں سے روئی تھی۔۔ فہد اُٹھ کر اُس کے پاس آیا تھا۔۔

"مومنہ کا رونا تو سمجھ آتا ہے، یہ عشاء کیوں رو رہی ہے"۔۔ اُس کی ماموں کی بیٹی نے شوشا چھوڑا تھا۔۔

"کیونکہ اِس کا نصیب حمزہ سے پھوٹا ہے"۔۔ اُن کا کوئی کزن بولا تھا۔۔ سب کے قہقہے گونجے تھے۔۔

"جی نہیں عشاء کے رونے کی اصل بات یہ ہے کہ، حمزہ نے مومی کو گلے لگایا، حلانکہ نکاح تو عشاء کا بھی ہوا تھا"۔۔ اُن کے چچا کے بیٹے نے برجستہ کہا تھا جِس پر قہقہوں کی بارش سے ماحول گلِ گلزار ہوا تھا۔۔ عشاء نے اُن کی بے باکی پر دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے گھونگھٹ کے اندر لب بھینچے تھے۔۔ جبکہ حمزہ نے اُس کو دھوکہ جڑا تھا۔۔

....

"یار اب ایسے مجھے بھی رُلاؤ گی تم"۔۔ مومنہ اُس کے کندھے سے لگی کب سے سسک رہی تھی۔۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔ امین صاحب اور یاسمین اپنے کمرے میں تھے۔۔ فہد، سارہ، حمزہ اور مومنہ لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

وہ دونوں بھائیوں کے بیچ میں بیٹھی روئے جا رہی تھی کب سے۔۔ جب کہ وہ اپنے کمرے میں اُوندھی لیٹی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی۔۔ حمزہ کے ناراض ناراض سنجیدہ تیور اُس کے غم میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔ حمزہ کی نظریں کئی بار اُسے دیکھنے کی خواہاں ہوئی تھیں۔۔

"اچھا چلو ایسا کرتے ہیں آئسکریم کھانے چلتے ہیں"۔۔ وہ اُسے بازو کے حلقے میں لیتا بولا۔۔ مومنہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"مار کھاؤ گے کیا۔۔ یہ مایوں میں ہے"۔۔ سارہ نے بھی اُسے گھورا تھا۔۔

"مایوں میں آئسکریم کھانا منع ہے کیا مومی۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کی طرف جُھک کر پوچھ رہا تھا جب وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔ بھیگی بھیگی ہنسی دونوں بھائیوں نے اُس کی خوشیوں کی دعائیں مانگی تھیں اُس سمے۔۔ فہد نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔ وہ اب فہد سے راز و نیاز کر رہی تھی جب حمزہ کی نظریں اُس کے کمرے کے بند دروازے پر گئی تھی۔۔

"اپنی والی کا بھی خیال کر لو کب سے روئے جا رہی ہے"۔۔ اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی سارہ نے شرارت سے کہا تھا۔۔

"اُن کو کل شرفِ ملاقات بخشیں گے"۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ سنجیدہ ہوا تھا۔۔

"آؤ مومی عشاء کے پاس چلتے ہیں"۔۔ فہد نے اُٹھ کر مومنہ کو بھی اپنے ساتھ اُٹھایا تھا۔۔

وہ اب لاؤنج میں اکیلا تھا۔۔

اُس نے اپنا سر صوفے کی بیک سے ٹکایا تھا۔۔

....

مومنہ کو رُخصت کروا کر وہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔ کتنا مُشکل مرحلہ ہوتا ہے بہنوں کو رُخصت کرنا کوئی کسی بھائی کے دل سے پوچھتا۔۔

دروازہ کھولتے ہی وہ ٹھٹھکا تھا۔۔ ہر قسم کی سجاوٹ کے لیے اُس نے فہد کو سختی سے منع کیا تھا پر اُس کے کمرے کے اصل زینت تو سامنے اُس کے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔ حمزہ نے گہرا سانس لے کر دروازہ لاک کیا تھا۔۔

نجانے کیوں عشاء کے دل کی رفتار تیز ہوئی تھی۔۔

سُرخ رنگ کے بھاری زرتار لباس میں وہ اُس کے آتے ہی خود میں سمٹی تھی۔۔ حمزہ نے ایک نگاہ غلط اُس پر ڈال کر بازو پر دھرا کوٹ صوفے پر پھینکا تھا۔۔ پھر پینٹ سے شرٹ نکالتا وارڈروب کی طرف بڑھا۔۔ اُس کے تنے تنے انداز عشاء کا دل دہلا رہے تھے۔۔

وارڈروب کا دروازہ کھولتے ہی وہ ٹھٹھکا تھا۔۔ سامنے ہی اُس کے کپڑوں کے ساتھ رنگین ملبوسات کا اضافہ ہوا تھا۔۔ وارڈروب کیا وہ تو بِلا شرکت غیرِ اُس کی پوری زندگی میں اپنا حصّہ بنا گئی تھی۔۔ اُس نے گہرا سانس لے کر ٹراؤزر شرٹ نکالے تھے۔۔ وہیں کھڑے ہو کر وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا جب اُس کی نظر سامنے پڑے مخملی ڈبیہ پر پڑی تھی مُنہ دکھائی کی انگوٹھی جو فہد نے زبردستی اُسے اپنے ساتھ لے جا کر دلوائی تھی۔۔ یہ الگ بات تھی کہ ناچاہتے ہوئے بھی پسند اُسی نے کی تھی۔۔

وہ پلٹ کر اُس کے پاس آیا تھا۔۔ عشاء نے غیر محسوس انداز میں اپنے پیر سمیٹے تھے۔۔

"یہ لو مُنہ دکھائی"۔۔ اُس نے اُس کی گود میں ڈبہ پھینکا تھا۔۔ احساسِ توہین سے عشاء کی پیشانی سلگ اُٹھی تھی۔۔

"حلانکہ یہ چہرہ بچپن سے دیکھتا آیا ہوں پر بھابھی نے کہا رسم ہے۔۔"۔۔ وہ اُس کے سجے سنورے رُوپ کو ایک نظر دیکھتا بولا پر اُس کی نظریں عشاء کے حسین چہرے پر تھمی تھیں۔۔ بِلاشبہ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اتنی کہ

حمزہ کو اپنا ایمان خطرے میں لگا تھا اِس وقت۔۔

"اِس کی کیا ضرورت تھی۔۔ نہیں دیتے"۔۔وہ بھیگی آواز میں دانت پیس کر بولی تھی۔۔

"رسم ہے، سو میں نے پوری کر دی"۔۔وہ بمُشکل اُس کے سُندر روپ سے نظریں چُرا کر لاپروائی سے بولتا پلٹا تھا۔۔ اپنی اتنی ناقدری پر عشاء نے اپنے بھیلے ڈوپٹے کو مُٹھیوں میں دبوچ کر اُسے گھورنا چاہا تھا۔۔ اگلے ہی لمحے اُس کہ نظریں جُھکی تھیں۔۔ حمزہ نے شرٹ اُتاری تھی، وہ شرٹ عشاء کے حیسن چہرے کو بوسہ دے گئی تھی۔۔وہ واش روم میں گُم ہوا تھا۔۔ مخصوص خوشبو کا جھونکا اُس کے اندر تک اُترا تھا۔۔

"بدتمیز"۔۔شرٹ کو دور پھینک کر وہ دونوں ہاتھوں میں چہرا تھام کر رو دی تھی۔۔

پتا نہیں کیوں عشاء کا واضح طور پر اُس کے بجائے کسی سے بھی شادی کے لیے اصرار کرنا حمزہ امین کو توہین سے دوچار کر گیا تھا۔۔

"وہ ہوتی میری جگہ تو خوشی سے بھنگڑا ڈالتا۔۔"۔۔اور دوسری طرف اُس کا دل حمزہ سے مزید خراب ہوا تھا۔۔

....

پانچ چھ منٹ میں وہ تولیے سے سر رگڑتا واش روم سے برآمد ہوا تھا۔۔ پھر سیدھا جا کر اُس کے سر پر کھڑا ہوا تھا۔۔ وہ نیم دراز سی سر کو مُخالف سمت کیے ہوئے تھی۔۔ بھاری زرتار آنچل سے چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔۔

"اب قیامت تک مُنہ نہ دھونے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟؟"۔۔وہ ذرا سا جُھک کر زور سے بولا تھا۔۔وہ ہڑبڑا کر اُٹھی تھی۔۔ حمزہ نے اُس کے چہرے کو بغور دیکھا تھا۔۔وہ شاید سو چُکی تھی۔۔۔ بے تحاشہ رونے سے سُوجی آنکھیں جن میں نیند کی سُرخی نمایاں تھی۔۔وہ ایک پل کو مبہوت ہوا تھا۔۔

"اُٹھو مجھے سونا ہے"۔۔وہ بے نیازی سے بولا تھا۔۔ عشاء نے دونوں گُھٹنے بیڈ پر رکھ کر ایک دم اُٹھنا چاہا تھا، ارادہ ایک پیر زمین پر رکھنے کا تھا، پر بُرا ہو آنچل کا۔۔اُس کے ڈوپٹے کا ایک پلو اُس کے اپنے ہی گھٹنے کے نیچے آیا تھا۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ مُنہ کے بل گرتی اُسی کے پیروں میں سلامی دے جاتی حمزہ نے سرعت سے آگے بڑھ کر دونوں

شانوں سے اُسے تھاما تھا۔۔ وہ دونوں ایک دم ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے۔۔ عشاء نے کسمسا کر آپنا آپ اُس سے چھُڑوانا چاہا تھا۔۔

"ضرورت کیا تھی۔۔ اپنے دھان پان سے وجود پر اتنا سب لادنے کی"۔۔ وہ اُس کے کندھے چھوڑ چکا تھا پر اُس کے احتجاج کی پرواہ کیے بغیر اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے بیڈ سے اُترنے میں مدد دی تھی جو کہ بھاری گرارے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں تھا، تمہارے لیے سجنے سنورنے کا۔۔ بھابھی نے کہا رسم ہے، سو کر لی پوری"۔۔ وہ تپے ہوئے لہجے میں اُسی کا جُملہ اُسی کو لوٹا کر دونوں ہاتھوں میں گرارہ تھامتی صوفے پر بیٹھی تھی۔۔ ایک بے ساختہ مُسکراہٹ نے حمزہ کے لبوں کو چُھوا تھا۔۔ اُس کی سنگدلی پر عشاء کی آنکھیں پھر آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔

"اوہو! ہماری بلّی ہمی پر میاؤں"۔۔ وہ دھپ سے بیڈ پر گرا تھا۔۔

"تمہاری نہیں ہوں میں سمجھے"۔۔ وہ بے ساختہ بول گئی تھی۔۔ حمزہ نے اپنے لب بھینچے تھے۔۔

"ابھی ہوتی وہ چڑیل تو اُس کے ساتھ بھی یہی کرتا ناں"۔۔ وہ سوں سوں کرتی اپنی چوڑیاں اُتار رہی تھی۔۔

"یہ جو تم نے اتنا سارا ساز و سامان خود پر لادا ہے ناں، اِس کو اُتارتے اُتارتے یقیناً صبح ہو جانی ہے، واش روم میں جا کر اپنا شوق پورا کرو۔۔ میں لائیٹ آف کر رہا ہوں"۔۔ وہ خود پر ضبط کرتی ایک دم اُٹھی تھی۔۔ اور بنا اُس کی طرف دیکھتی تیز تیز قدموں سے واش روم میں گھسی تھی۔۔

حمزہ نے اپنی ہتھیلی کا مُکا بنا کر تکیے پر مارا تھا۔۔ خوش تو وہ بھی نہیں تھا اُس سے اِس طرح کا سلوک کر کے، پر اپنے دل کا کیا کرتا جو یہ سوچے ہوئے تھا کہ عشاء بھی اُس کو اپنا مُجرم سمجھتی ہے اور اِسی لیے وہ اُس کے سوا کسی سے بھی شادی کرنے پر راضی تھی۔۔

اور اندر وہ خود کو حمزہ کا مُجرم سمجھ رہی تھی جو بسمہ کے اور حمزہ کے بیچ میں آ گئی تھی۔۔ حمزہ نے امین صاحب اور یاسمین کے کہنے پر اپنی پسند کی قربانی دے کر اُس سے مجبوری کا بندھن باندھا تھا۔۔

....

رورو کر کلینزنگ کرتے اور پھر چینج کرنے میں اُسے پورا آدھا گھنٹہ لگا تھا باہر آنے میں۔۔وہ جیسے ہی باہر آئی لائیٹ پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی۔۔پورے کمرے میں سگریٹ کی بو پھیلی ہوئی تھی۔۔

اُس پر نظر پڑتے ہی عشاء کا دل کیا ہاتھوں میں پکڑا اپنا عروسی جوڑا اور جیولری اُسے دے مارے۔۔وہ بیڈ پر لیٹا پاؤں پر پاؤں چڑھائے سگریٹ پھونکنے میں مصروف تھا۔۔ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھا ہوا تھا جب کہ دوسرا ہاتھ سگریٹ کا شغل پُورا کر رہا تھا۔۔

وہ نئے سِرے سے تپی تھی۔۔

"مجھے واش روم میں بھیج دیا، نیند آرہی ہے لائیٹ آف کر رہا ہوں"۔۔وہ با آوازِ بلند اُس کی نقل اُتارتی اُس کی وارڈ روب کی جانب بڑھی تھی۔۔پہلی دراز کو کھولنا چاہا تھا جو کہ لاک تھی۔۔

"ضرور اِس میں اُس ایٹم بم کی یادیں ہوں گی"۔۔نیچے والا دراز کھول کر اُس نے جیولری تقریباً اُس میں پٹخی تھی۔۔ اُس میں حمزہ کی فائلیں پڑی تھیں۔۔اُس نے پہلے زور سے دراز کا دروازہ بند کیا تھا پھر اُسی زور سے وارڈروب کا دروازہ بند کر کے اُس کو گھورا تھا۔۔وہ ویسے ہی بے نیاز بنا لیٹا رہا تھا۔۔جب حمزہ کا موبائل بجا تھا۔۔عشاء کی نظریں بے اختیار گھڑی پر پڑیں تھیں ڈیڑھ بج رہا تھا۔۔

"ضرور اُسی چڑیل کا فون ہو گا"۔۔وہ تلملاتی ہوئی کھڑکیوں کی طرف بڑھی تھی۔۔

"ہاں بول یار"۔۔وہ بیزاری سے بولا تھا۔۔اُسے ساری کی ساری کھڑکیاں کھولتے دیکھ کر حمزہ نے ناگواری سے گھورا تھا۔۔

"ہاں سچ سُنا ہے۔۔کرلی ہے شادی میں نے"۔۔عشاء بظاہر کھڑکی میں مُنہ دیئے کھڑی تھی پر کان اُسی کی طرف تھے۔۔

"سب کچھ اچانک ہوا تھا نعمان، تُو آ پاکستان ملتے ہیں پھر۔۔۔ سمجھا یار اُسے، پاگل ہے وہ۔۔"۔۔وہ اب از حد

بیزاری سے بول کر سگریٹ بجھا گیا تھا۔۔ پر عشاء پوری جان سے مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

"ہاہاہا۔۔ اب ڈسٹرب تو تُو کر ہی چُکا ہے، کوئی بات نہیں میں بھی تجھے رات کے تین بجے فون کروں گا دیکھنا"۔۔ وہ قہقہہ لگا کر بولا تھا اُس کی بات سمجھ کر عشاء کا دل دھڑکا تھا۔۔

"آدھا ٹائم تو تُو ہی ویسٹ کر رہا ہے میرا"۔۔ وہ فراخی سے قہقہے لگا رہا تھا۔۔

"اُفف یہ لڑکے آپس میں کتنے فِری ہوتے ہیں۔۔ فری کیا بے شرم ہی ہوتے ہیں"۔۔ وہ دھڑکتے دل اور سُرخ چہرے کے ساتھ بڑبڑائی تھی۔۔

"بے شرم نہیں صاف دل۔۔ جو دِل میں ہوتا ہے وہی زبان پر ہوتا ہے"۔۔ اُسے اپنے عقب سے حمزہ کی آواز آئی تھی، ساتھ ہی اُس نے ہاتھ بڑھا کر کھڑکی بند کی تھی۔۔ وہ ایک دم ساکت ہوئی تھی۔۔

"بیوقوف لڑکی سارے روم کی کولنگ ختم کر دی"۔۔ وہ اب غصّے سے بولتا باقی کی کھڑکیاں بند کر رہا تھا۔۔ وہ ایک دم تلملا کر مُڑنے کی غلطی کر گئی تھی۔۔

"یہ جو تم نشئی بن کر سگریٹ۔۔۔"۔۔ وہ بلکل اُس کے پیچھے کھڑا ہاتھ بڑھائے کھڑکیاں بند کر رہا تھا۔۔ عشاء کے پلٹنے پر وہ ایک دم اُس کے حصار میں آ گئی تھی جیسے۔۔ اُس کی زبان تالوں سے چپکی تھی۔۔ اپنے بہت قریب کھڑی عشاء کو حمزہ نے بہت غور سے دیکھا تھا۔۔ اُس کے کھلے بال ہوا سے اُڑ کر حمزہ کے مُنہ پر آ رہے تھے۔۔ وہ ایک دم ہوش میں آیا تھا جیسے۔۔

"بال باندھو اپنے مینڈکی"۔۔ کھڑکی بند کر کے حمزہ نے ایک ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر کر دوبارہ کھڑکی پر رکھا تھا۔۔

"تم۔۔"۔۔ اُس نے سر اُٹھا کر ہمیشہ کی طرح جوابی کروائی کرنی چاہی تھی۔۔ پر اُس کی بے تحاشہ قُربت پر وہ ایک دم سر جُھکا گئی تھی۔۔ وہ ابھی تک اپنے دونوں ہاتھ کھڑکیوں پر رکھے ایک دیوار کی مانند اُس کے سامنے حائل اُس پر نظر جمائے ہوئے تھا۔۔

"ہٹو یہاں سے مجھے اسمیل آ رہی ہے تم سے سگریٹ کی"۔۔ عشاء نے مُنہ بنایا تھا۔۔

"تمہاری قسمت، ساری زندگی اب اِسی اسمیل کے ساتھ ہی رہنا ہو گا تم نے عشاء بی بی"۔۔وہ ایک ہاتھ اپنے بالوں میں چلاتا سائیڈ پر ہوا تھا۔۔

"میں امّی سے تمہاری شکایت کروں گی"۔۔وہ تیزی سے صوفے کے جانب بڑھتی بولی تھی۔۔

"واہ رے حمزہ صاحب تمہاری قسمت"۔۔وہ گہرا سانس لیے اُوپر دیکھ کر بڑبڑایا تھا۔۔

"تم بھلے سے میرے والد صاحب کو بتا دو۔۔میں پھر بھی نہیں چھوڑنے والا اِسے"۔۔وہ اُسے مزید سلگاتا بیڈ پر گرا تھا۔۔وہ ڈریسنگ ٹیبل پر کھڑی اپنے بال باندھ رہی تھی۔۔

"لائیٹ آف کر دو"۔۔حمزہ نے پیٹ کے بل لیٹتے کہا تھا۔۔

"خود ہی کرو"۔۔وہ صوفے کی طرف بڑھ کر بولی۔۔

"کوئی بات نہیں میری نیند کو ویسے بھی لائیٹ سے فرق نہیں پڑتا"۔۔وہ تکیے میں سر دیئے بولا تھا۔۔ پانچ چھ منٹ گزر گئے وہ واقعی سو چکا تھا۔۔وہ تلملا کر اُٹھی تھی۔۔لائیٹ آف کر کے اُسے اندھیرے میں ہی گھورتی وہ دوبارہ صوفے کی طرف بڑھی تھی۔۔پر حمزہ کو تکیے سے سر نکالتے وہ دیکھ چکی تھی۔۔

"بدتمیز بندر"۔۔اُس کی چالاکی پر زیرِ لب بڑبڑاتی وہ صوفے پر گری تھی۔۔اپنے اُوپر اپنا ڈوپٹہ پھیلاتے اُسے اپنا کمرہ، اپنا بیڈ، اپنا بلینکٹ یاد آیا تھا۔۔

"آ کر دیکھیں اپنی بیٹی کو ایک بلینکٹ تک تو نصیب ہوا نہیں شادی کی پہلی رات کو"۔۔اُسے سخت سردی لگ رہی تھی۔۔کمرہ اے سی کی کولنگ سے ٹھنڈا ہو رہا تھا آنسو بہاتے یاسمین سے شکوہ کرتی سُکری سمٹی لیٹ کر پتہ نہیں کب وہ سو گئی تھی۔۔

کسی احساس کے تحت عشاء کی آنکھ کُھلی تھی۔۔وہ اُس پر اپنا بلینکٹ ڈال کر پلٹ رہا تھا۔۔سوئی جاگی کیفیت میں اُس نے گہرا سانس لیتے خود کو بلینکٹ میں چُھپایا تھا۔۔بلینکٹ سے آتی مخصوص خوشبو کے حصار میں سُکون محسوس کرتی وہ فوراً سے نیند کے آغوش میں گئی تھی۔۔

....

الارم کی آواز پر وہ ایک دم گہری نیند سے ہڑبڑا کر اُٹھی تھی نتیجتاً دھڑام سے صوفے سے لڑھکتی زمین پر آ گری تھی۔۔ شُکر تھا بلینکٹ میں ہونے کے باعث اُسے چوٹ نہیں لگی تھی۔۔ وہ ابھی تک حیران پریشان اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ وہ کہاں ہے جب بجتا ہوا الارم اچانک بند ہوا تھا۔۔ پھر کھٹ سے لائیٹ آن ہوئی تھی۔۔ سامنے ہی وہ کھڑا تھا۔۔

اُسے زمین پر گِرے دیکھ کر بے ساختہ آئی ہنسی کو چُھپانے کی کوشش کیے بغیر وہ واش روم میں گُھسا تھا۔۔

"بدتمیز۔۔ بندر۔۔ امّی!"۔۔ وہ کُشن واش روم کی طرف اُچھالتی پہلے اُسے سُنا کر آخر میں بے بسی سے یاسمین کو پُکارتی کھڑی ہوئی تھی۔۔

نماز کا ٹائم تھا۔۔ وہ وضو کرنے گیا تھا۔۔

......

"ارے واہ ہماری دیورانی آئی ہیں، جناب حکم کریں کیا کھائیں گی آپ۔۔؟"۔۔ وہ جیسے ہی کچن میں داخل ہوئی تھی سارہ نے اُس کے نکھرے نکھرے وجود کو سر سے پاؤں تک دیکھ کر پوچھا تھا۔۔ وہ نجانے کیوں ایک دم جھجکی تھی۔۔ یاسمین نے پلٹ کر بیٹی کو دیکھا تھا۔۔

پستائی رنگ کی شرٹ جس پر نفیس سی کریم اور گولڈن سی کڑھائی کی گئی تھی ہم رنگ ڈوپٹے کے ساتھ کریم رنگ کا ہی کُھلا سا پلازو پہنے وہ نظریں جُھکائے کھڑی تھی۔۔ یاسمین کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

وہ سب کام چھوڑ کر اُس کی طرف بڑھی تھیں۔۔

"میری بیٹی"۔۔ اُنہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔ اُس کی بھی آنکھیں بھیگی تھیں۔۔

"سارہ جلدی سے سب تیار کرو، دیر ہو رہی ہے مومنہ انتظار کر رہی ہو گی"۔۔ وہ جلدی سے کہتیں باہر نکلی تھیں۔۔

"کیا بات ہے دیورانی جی، آپ نے تو ہمیں دروازہ بجانے کی نوبت ہی نہیں دی"۔۔وہ اُس کو دیکھ کر مغنی خیزی سے بولی تھیں۔۔وہ ایک دم سُرخ ہوئی تھی۔۔

"اب سب کوئی آپ دونوں جیسا تو نہیں ہوتاناں، ہمیں اچھی طرح یاد ہے دروازہ توڑنے کی کسر رہ گئی تھی بس"۔۔ وہ بولتا ہوا اندر آیا تھا۔۔اُس کی بات پر سارہ نے اُسے گھورا تھا۔۔وہ فریج سے پانی نکالنے لگا تھا۔۔

"تم چلو گی مومنہ کے ہاں"۔۔سارہ نے اُس سے پوچھا تھا وہ جواباً نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔حمزہ نے بغور اُس کے نہائے دھوئے وجود کو دیکھا تھا۔۔

"تم نے کیا میری دیورانی کو ایک ہی رات میں میوٹ کر دیا ہے۔۔اَن میوٹ کرواِسے میں جب تک آتی ہوں"۔۔ سارہ کی بات پر وہ سر سے پاؤں تک سُرخ ہوئی تھی۔۔

"بڑی مُشکل سے تو آپ کی دیورانی میوٹ ہوئی ہے۔۔کچھ دیر تو ایسے ہی رہنے دیں"۔۔وہ اُس کے گیلے بال اور سُرخ چہرے کو دیکھ کر بولا جو اُس کی بات پر مزید سُرخ ہوا تھا سارہ قہقہہ لگاتی کچن سے باہر نکلی تھی۔۔

"شرم تو آتی نہیں ہے تمہیں"۔۔سارہ کے جاتے ہی عشاء نے اُسے گھورا تھا۔۔

"نہیں بلکل بھی نہیں کیونکہ تم خود میوٹ ہوئی ہو۔۔میں نے تو ابھی تمہیں میوٹ کرنے کی کوشش بھی نہیں کی ہے"۔۔اُس کی بے باک بات پر اُس کا دل دھڑکا تھا وہ اُس کی طرف دیکھے بغیر کچن سے نکلی تھی۔۔

"میوٹ"۔۔وہ محظوظ ہوا تھا۔۔پھر اُس کا سُرخ چہرہ یاد کرتا باہر نکلا تھا پر چہرے پر معنی خیز مُسکراہٹ تھی

.....

"مومی تو لگتا ہے شروع سے ہی فہیم کے ساتھ رہتی تھی"۔۔سارہ اُس کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھ کر بولی تھی جس پر مومنہ ایک دم جھینپی تھی۔۔

آج اِن کا ولیمہ تھا۔۔جو کہ خیر خیریت سے اپنے انجام کو پایا تھا مومنہ آج رُکی تھی یہاں۔۔اِس وقت سارہ، مومنہ اور عشاء تینوں اُن دونوں کے مُشترکہ کمرے میں موجود تھیں۔۔

"اور عشاء سے بھی تو پوچھیں ناں کہ اِس کو بھائی کیسے لگے"۔۔ مومنہ نے اچانک رُخ اُس کی طرف موڑا تھا وہ سٹپٹائی تھی۔۔

"بچپن سے ہی دیکھتی آرہی ہوں تمہارے بھائی کو۔۔ بھلا نئی بات کیا ہو گی"۔۔ وہ خواہ مخواہ ہی پیچھے مُڑ کر اپنا تکیہ دُرست کرتی بولی۔۔ نجانے کیوں کسی سے بھی حمزہ کا ذکر سُنتے ہی اُسے بُری طرح سے شرم آرہی تھی، ایک ہی رات میں اپنی حالت پر وہ خود پریشان ہو رہی تھی۔۔

"بیٹا اِدھر دیکھو ذرا۔۔ کزن جب میاں کے رُتبے پر فائز ہو جاتا ہے ناں تو سب کچھ اچانک سے نیا نیا لگنے لگ جاتا ہے"۔۔ سارہ نے پھر سے اُس کی ٹانگ کھینچی تھی۔۔ مومنہ معنی خیزی سے اُسے گھور رہی تھی۔۔

"آج صبح سے بھابھی عجیب عجیب باتیں کر رہی ہیں، اب تم مت شروع ہو جاؤ"۔۔ وہ مومنہ کا چہرہ دوسری طرف کرتی جس انداز میں بولی تھی دونوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"سارہ زین اُٹھ گیا ہے"۔۔ فہد نے دروازے پر آکر اُسے پُکارا تھا۔۔

"آتی ہوں"۔۔ وہ کہہ کر اُٹھی تھی۔۔

"اور یہ کیا تم یہاں سو رہی ہو۔۔؟؟"۔۔ سارہ نے اُسے لیٹے دیکھ کر گھورا تھا۔۔

"کیوں جب مومنہ اپنے میکے آسکتی ہے تو میں بھی اپنے میکے آئی ہوں"۔۔ وہ بلینکٹ میں مُنہ چھپاتی بولی تھی۔۔

"بیچارہ۔۔ آج کی رات جی بھر کر نیند پوری کر لو تم دونوں بیٹا"۔۔ وہ بولتی ہوئیں باہر نکلی تھیں۔۔۔ مومنہ ہنسی تھی۔۔

"اُفف یہ بھابھی پہلے کیسے گُھنی بنی ہوتی تھیں"۔۔ وہ سر سے بلینکٹ اُتار کر بولی تھی۔۔ اُس کی بات پر وہ پھر ہنسی تھی۔۔

"سُنو بتاؤ ناں بھائی کیسے لگے تمہیں۔۔؟؟"۔۔ مومنہ نے اُس کا چہرہ کھوجا تھا

"جیسا تمہارا بھائی ہے ویسا ہی لگے گا ناں"۔۔ وہ کروٹ بدل کر بولی تھی۔۔ مومنہ نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ

کر اُس کا رُخ اپنی طرف موڑنا چاہا تھا

"اچھا سُنو۔۔ بھائی رومینٹک ہیں۔۔؟؟"۔۔ اُسے ایک دم حمزہ کا کھڑکی کے پاس اپنے بہت قریب کھڑا ہونا یاد آیا تھا۔۔ اور پھر صُبح صُبح میوٹ والی بات۔۔ اُس کا دل دھڑکا تھا۔۔

"سڑیل ہے تمہارا بھائی"۔۔ وہ بلینکٹ سر پر لیے بولی تھی۔۔

"میرے اتنے ہیرو بھائی کو سڑیل کہہ رہی ہو ناشکری لڑکی"۔۔ مومنہ نے بُرا مانا تھا۔۔

"سو جاؤ پلیز، مجھے بہت نیند آرہی ہے"۔۔ وہ اب زور سے بولی تھی۔۔

"لگتا ہے کل رات تم ٹھیک سے سوئی نہیں ہو"۔۔ مومنہ کی بات پر وہ اچانک مُڑی تھی۔۔

"میری بات سُنو اب اگر تم نے کوئی بکواس کی تو فہیم بھائی کو فون کروں گی تمہیں آکر لے جائیں، پھر تمہاری آج کی نیند بھی جائے گی"۔۔ اُس کی بات پر مومنہ نے اُسے چٹکی کاٹی تھی۔۔

"بدتمیز سو رہی ہوں"۔۔ وہ بلینکٹ میں دبکی تھی اب ہنسنے کی باری عشاء کی تھی۔۔۔

....

صُبح ناشتے کی میز پر سب ہی موجود تھے جب اُس نے اعلان کیا تھا۔۔

"میں شام میں واپس جا رہا ہوں"۔۔ اُس کی بات پر سب نے ہی سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اب واپس جانے کی"۔۔ امین صاحب کے حکمیہ انداز پر اُس نے لب بھینچے تھے۔۔

"مجھے جانا ہوگا میری جاب ہے وہاں"۔۔ وہ اُن کو دیکھے بغیر بولا۔۔ اُن دونوں کے بیچ سرد مہری ابھی تک قائم تھی۔۔

"ٹرانسفر کروالو تم اپنا واپس یہیں۔۔ ویسے بھی اب تمہاری شادی ہو گئی ہے"۔۔ اُن کے کہنے پر اُس نے فہد کو دیکھا تھا۔۔

"میں نے بہت مُشکل سے اپنا ٹرانسفر اسلام آباد کروایا تھا، اب میں اتنی جلدی اُن سے دوبارہ کراچی ٹرانسفر کا نہیں

کہہ سکتا، چار پانچ ماہ مجھے وہیں رہنا ہو گا"۔۔عشاء نے اُس کے اُکھڑے اُکھڑے لہجے کو محسوس کیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے پھر عشاء تمہارے ساتھ جائے گی"۔۔اُن کے حکم پر وہ بُری طرح گڑبڑائی تھی۔۔اُس نے بے ساختہ حمزہ کو دیکھا تھا جس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔

"میں اِس کو کیسے لے جا سکتا۔۔۔"۔۔ابھی اُس نے بولنا چاہا تھا، جب وہ اُس کی بات کاٹ گئے تھے۔۔

"کیا مطلب کیسے لے جا سکتا ہوں، تمہاری بیوی ہے یہ، جہاں تم رہو گے یہ تمہارے ساتھ رہے گی، تم اپنا ٹرانسفر کراچی کروا رہے ہو تو ٹھیک ورنہ عشاء تمہارے ساتھ جا رہی ہے، فیصلہ تمہارا ہے"۔۔وہ قطعیت سے کہتے کھڑے ہوئے تھے۔۔

" فِل حال میرا ٹرانسفر کراچی نہیں ہو سکتا بات کو سمجھیں"۔۔وہ خود پر ضبط کرتا بولا تھا۔۔

"عشاء جاؤ بیٹا پیکنگ کرو تم حمزہ کے ساتھ جا رہی ہو"۔۔وہ اُس سے کہہ کر رُکے نہیں تھے۔۔

"یہ اچھی زبردستی ہے"۔۔وہ کُرسی دھکیل کر بولا تھا۔۔پھر دھپ دھپ کرتا وہاں سے چلتا بنا تھا۔۔وہ حمزہ کے موڈ سے خائف ہوئی تھی۔۔

"تم پریشان نہ ہو میں دیکھتا ہوں اُسے"۔۔فہد نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"بھیا، میں بھی نہیں جانا چاہتی"۔۔وہ نم لہجے میں آہستہ سے بولی تھی۔۔یاسمین اِس سے بلکل خاموش بیٹھی تھیں، جیسے وہ وہاں ہوں ہی نہیں یا جیسے کسی اور کی بات ہو رہی ہو۔۔عشاء نے شکوہ کناں نظروں سے ماں کو دیکھا تھا۔۔ اُس کی بھیگی آنکھوں سے اُنہوں نے نظریں چُرائی تھیں۔۔

در حقیقت اُنہوں نے ہی امین صاحب کے کان میں یہ بات ڈالی تھی کہ حمزہ اگر واپس جائے گا تو عشاء کو اپنے ساتھ لے جائے۔۔

جن حالات میں یہ شادی ہوئی تھی وہ دل سے چاہتی تھیں وہ دونوں کچھ ٹائم الگ گزار کر ایک دوسرے کو سمجھیں۔۔پر اب حمزہ کے تیوروں نے عشاء کے ساتھ ساتھ اُنہیں بھی پریشان کیا تھا۔۔۔

....

"یار میں وہاں اکیلا رہتا ہوں، کہاں چوکیداری کرتا رہوں گا اِس کی"۔۔وہ فہد کے سامنے پھٹ ہی تو پڑا تھا۔۔

"حمزہ وہ بچّی نہیں ہے جو تمہیں اُس کی چوکیداری کرنی پڑے"۔۔وہ سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامتا بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

"بیوی ہے یار وہ تمہاری، اور یہی شروع کے دن تو ہوتے ہیں ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے"۔۔ فہد اُس کے سامنے کُرسی پر بیٹھتا اب آرام سے اُسے سمجھانے لگا تھا۔۔

"میں بچپن سے اُسے سمجھتا ہوں، اب مزید کیا سمجھوں گا اُسے"۔۔وہ چِڑ کر بولا تھا۔۔اُس کے چِڑنے پر فہد ہنسا

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

تھا۔۔ جِس پر حمزہ نے سر اُٹھا کر اُسے گھورا تھا۔۔

"تم بچپن سے جِسے جانتے ہو وہ عشاء ہے، تمہاری کزن"۔۔ فہد کی بات پر اُس نے اُسے ایسے گھورا جیسے کسی بچّے نے نا سمجھی کی بات کی ہو۔۔

"مجھ سے شادی کے بعد کیا اُس کے سینگ نکل آئے ہیں۔۔؟؟"۔۔ وہ تپ ہی تو گیا تھا۔۔ اُس کی بات پر فہد ہنسا تھا۔۔ حمزہ ایک دم اُٹھا تھا۔۔

"تم سے بات کرنا بیکار ہے"۔۔ فہد ایک دم سیریس ہوا تھا اُس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھایا تھا۔۔

"دیکھو میرے بھائی آرام سے میری بات سُنو، تم جس عشاء کو پہلے جانتے تھے وہ صرف تمہاری کزن تھی، اب وہ تمہاری بیوی ہے۔۔ اُسے قریب سے جانو سمجھو، مُحبت دو۔۔ یار وہ بہت بڑے کرائسس سے گزری ہے۔۔ تم نے اُسے سنبھالنا ہے، اپنی مُحبت سے، اپنے اعتبار سے۔۔ اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے قریب رہے"۔۔ وہ بغور فہد کی بات سُن رہا تھا اور سمجھ بھی رہا تھا۔۔

"میں جانتا ہوں حمزہ، ہم سب سے زیادہ وہ تمہیں عزیز ہے، تم کبھی اُس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ پاتے ہو، اور اب سب کے سامنے تم نے جِس طرح اُسے لے جانے سے انکار کیا۔۔ اِٹ وازناٹ فیئر یار"۔۔ وہ تاسف سے بولا تھا۔۔

"میں کیا کروں یار، بابا کی باتوں سے نجانے کیوں مجھے ابھی بھی لگتا ہے وہ مجھے مُجرم سمجھتے ہیں، میں چاہ کر بھی عشاء کو وہ مُقام نہیں دے پا رہا جو ایک بیوی کا ہوتا ہے"۔۔ وہ پھر اپنا سر تھام گیا تھا۔۔۔

"تبھی تو کہہ رہا ہوں۔۔ کچھ وقت اُس کے ساتھ اکیلے رہو، تا کہ ایک دوسرے کو سمجھ سکو۔۔ ورنہ ایک دو بچّے ہو گئے ناں تو ترسو گے اِس تنہائی کے لیے"۔۔ فہد نے بیچارگی سے کہا تھا وہ ایک دم قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔ تصور میں اُس کا نازک سا سراپا آیا تھا۔۔

....

"امّی آپ نے مجھے دو کوڑی کا کر دیا، وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا، آپ نے، بابا نے اُسے میرے لیے مجبور کر دیا"۔۔ وہ زار و قطار رو رہی تھی۔۔ یاسمین چُپ چاپ سر جُھکائے بیٹھی تھیں۔۔

"عشاء ایسا نہیں ہے، وہ۔۔۔"۔۔ مومنہ نے کچھ کہنا چاہا تھا پر وہ ہاتھ اُٹھا کر اُسے ٹوک گئی تھی۔۔

"ساری زندگی مجھے افسوس رہے گا کہ میں کسی کی زندگی میں زبردستی شامل کر دی گئی ہوں۔۔ وہ ہر طرح سے اچھا ہے، اُسے تو کوئی بھی مِل جاتی، وہ کیوں خوشی خوشی مجھ جیسی طلاق یافتہ سے شادی کرتا"۔۔ اُس کی بات پر یاسمین نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"عشاء بھائی پر کون زبردستی کر سکتا ہے بھلا"۔۔ مومنہ بے چارگی سے بولی تھی۔۔

"دیکھ لیا ہے میں نے ابھی ڈائینگ ٹیبل پر کون کر سکتا ہے اُس کے ساتھ زبردستی"۔۔ وہ اپنے آنسو پونچھتے بولی۔۔

پھر کمرے سے باہر نکلنے کو تھی جب سامنے سے آتے فہد کو دیکھ کر ایک پل کو رُکی تھی۔۔ اُس نے کچھ کہنا چاہا تھا پر وہ اُس پر ایک شکوہ کناں نظر ڈالتی اُس کی سائیڈ سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔

"کیا کروں میں اِس لڑکی کا فہد"۔۔ وہ فہد کو دیکھ کر رو دی تھیں۔۔

"چھوٹی امّی آپ پریشان نہ ہوں، حمزہ پر بھروسہ ہے ناں۔۔ ان شاء اللہ وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔ اللہ مالک ہے"۔۔ اُس نے اُنہیں خود سے لگاتے تسلّی دی تھی۔۔۔

....

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اُس کے ساتھ اسلام آباد آئی تھی۔۔ اور اب وہ اُس کے چھوٹے سے فلیٹ کو دیکھ رہی تھی ایک کمرہ مُختصر سا لاؤنج، اُسی میں کچن، وہ اسٹوڈیو اپارٹمنٹ تھا جو کہ ایک نظر میں ہی وہ دیکھ چُکی تھی۔۔ لاؤنج میں ایک تھری سٹر صوفہ، ایک سنگل صوفہ اور ایک ٹیبل تھی بس۔۔

کچن کی حالت ابتر تھی۔۔ پورا گھر ہی میلا لگ رہا تھا۔۔ عشاء کا موڈ خراب ہوا تھا۔۔

"کتنا گندا کیا ہوا ہے تم نے فلیٹ کو۔۔ کیسے رہ لیتے ہو۔۔؟"۔۔ وہ آنکھوں پر بازو رکھے صوفے پر لیٹ چُکا تھا۔۔ وہ

بھی سنگل صوفے پر آکر بیٹھی تھی۔۔

"تمہیں کِس لیے لایا ہوں"۔۔وہ ہلے بغیر بولا تھا۔۔

"کیا مطلب تم مجھے اپنی خدمت کے لیے لائے ہو۔۔؟؟"۔۔وہ ایک دم کھڑی ہو کر کمر پر دونوں ہاتھ رکھتی اُس کے سر پر چِلائی تھی۔۔

"تو۔۔؟؟۔۔بیوی کا اور کام ہی کیا ہوتا ہے؟؟"۔۔وہ ویسے ہی بولا تھا۔۔

"کیا کام ہوتا ہے؟؟"۔۔وہ ایک دم آگے بڑھ کر اُس کی آنکھوں سے بازو ہٹا کر بولی تھی۔۔اُسے نجانے کیوں دانیال یاد آیا تھا۔۔حمزہ نے آنکھ کھولی، اُسے اپنے سر پر کھڑے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے خشمگین نظروں سے گھورتے ہوئے پایا۔۔

"شوہر کو آرام پہنچانا، اُس کے لیے کھانا بنانا، اُس کے کپڑے دھونا، استری کرنا، صفائی ستھرائی کرنا وغیرہ وغیرہ"۔۔اُس کی ہر بات پر وہ آنکھیں پھاڑتی چلی گئی تھی۔۔

"اور شوہر۔۔؟؟۔۔وہ کیا کرے گا۔۔؟؟"۔۔اُس کی سوچ پر وہ صدمے سے بے ہوش ہونے کو تھی۔۔

"وہ کما کما کر لائے گا اور کیا۔۔"۔۔وہ اُس کی شکل دیکھ کر ہونٹوں پر آئی ہنسی کنٹرول کرتا بولا۔۔

"بس۔۔؟؟۔۔بیوی اتنے سارے کام کرے اور شوہر صرف کما کر لائے گا واہ"۔۔اب کے وہ تنک کر بولی تھی۔۔

"نہیں کمانے کے علاوہ بھی شوہر کے اور بھی بہت سارے کام ہیں۔۔تمہیں گنوانے بیٹھ گیا تو بولو گی شوہر بے شرم ہوتے ہیں"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔۔اُس کی بات کو سمجھتے ہوئے بے اختیار اُس کا دل دھڑکا تھا۔۔وہ نظریں چُراتی پھر لاونج کو دیکھنے لگی تھی۔۔

"بھول ہے تمہاری جو میں تمہاری خدمتیں کروں گی"۔۔وہ کچن کی طرف بڑھتے بولی تھی۔۔اُس کے نظریں چُرانے پر وہ بے آواز ہنسا تھا پھر کُشن مُنہ پر رکھتا آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔

"بدتمیز بندر"۔۔وہ پلٹ کر اُسے گھورتے زیرِلب بولی تھی۔۔

"مجھ سے کام کروانے ہیں اور اُس مُحترمہ کے پاؤں دباتا مجھے پکا یقین ہے"۔۔وہ تپ ہی تو گئی تھی۔۔

....

"سُنو مجھے بھوک لگی ہے۔۔ تم کیا یہاں مجھے بھوکا مارنے کے لیے لائے ہو"۔۔وہ اُس کے چہرے سے کُشن ہٹا کر تنک کر بولی۔۔وہ آرام سے آنکھیں کھول گیا تھا تبھی بیل بجی تھی۔۔رات کے دس بج رہے تھے۔۔

"پلیٹیں لے آؤ، آگیا ہے کھانا"۔۔اُس نے بریانی آرڈر کی تھی۔۔وہ پلیٹیں لے آئی تھی۔۔دونوں پلیٹوں میں ڈال کر اُس نے ایک پلیٹ حمزہ کے آگے رکھی تھی۔۔وہ اُٹھ کر دو گلاس دھو کر ٹیبل پر رکھتا اُس کے ساتھ ہی بڑے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔

"اِس میں اتنی مرچیں ہیں"۔۔اُس نے مُنہ بنایا تھا۔۔وہ اُسے نظر انداز کیے کولڈ ڈرنک کا گلاس ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔ابھی اُس نے دو گھونٹ ہی لیے تھے، جب وہ اُس کے مُنہ سے گلاس چھین کر اپنے مُنہ سے لگا گئی تھی۔۔وہ ہڑبڑایا تھا۔۔کولڈ ڈرنک اُس کی شرٹ پر گری تھی۔۔وہ بھنا اٹھا تھا۔۔

"اتنی مرچیں ہیں، تم نے ضرور جان بوجھ کر اسپائسی بریانی منگوائی ہے"۔۔وہ اُس کا گلاس خالی کرتی روہانسی انداز میں ایک ہاتھ سے اپنی بہتی ناک صاف کرتی بولی۔۔

"تم تو میرا پلین جان گئی"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے گلاس لے کر دوبارہ بھرتا اُسے آگ ہی تو لگا گیا تھا۔۔جو اُس کی بات کا یقین کر گئی تھی۔۔

"میں امّی سے شکایت کروں گی تمہاری"۔۔وہ اُٹھ کر پلیٹیں سمیٹتی بولی تھی۔۔اُس کی بات پر حمزہ کا دل کیا اپنا سر ہی تو پیٹ لے۔۔

"اللہ کسی کو بیوقوف بیوی نہ دے"۔۔وہ اپنے حال پر رحم کھاتا اُوپر دیکھ کر بڑبڑایا تھا۔۔

....

"میں کہاں سوؤں گی۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے پیچھے بیڈروم میں داخل ہوئی تھی۔۔جو الماری سے دوسری شرٹ

نکال رہا تھا۔۔

جہاں درمیانہ سائز کا بیڈر کھا تھا جو نہ تو زیادہ بڑا تھا اور نہ ہی بلکل چھوٹا لیکن دو لوگ آرام سے سو سکتے تھے۔۔

ایک طرف دیوار گیر شیشہ تھا جس پر ایک دو باڈی اسپرے، پرفیوم، اور ایک برش پڑا تھا۔۔اُسے اپنا شاندار بیڈروم یاد آیا تھا

"یہ بیڈ سونے کے لیے ہی ہوتا ہے"۔۔وہ شرٹ اُتارتا بولا۔۔اب بیزار ہونے لگا تھا عشاء کا گھر کی ہر ہر چیز پر اعتراض کرنے سے۔۔

"مطلب میں تمہارے ساتھ۔۔؟؟"۔۔وہ مارے جھجک کے بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔۔رہی سہی کثر اُس کی شرٹ اتارنے نے کر دی تھی۔۔

"میری بیوی ہو تو میرے ساتھ ہی سوؤ گی ناں"۔۔وہ دوسری شرٹ پہنتا اُسی کی بات کو پورا کر کے تپ کر بولا تھا۔۔وہ سُرخ ہوئی تھی۔۔

"یہ۔۔یہ اتنا چھوٹا ہے میں نہیں سوؤں گی اِس پر بس"۔۔وہ بیڈ کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی پھر پیر پٹختی باہر لاؤنج میں پڑے صوفے پر دھپ سے دونوں پاؤں اُوپر رکھ کر بیٹھی تھی۔۔حمزہ نے بے اختیار اپنا سر پیٹا تھا۔۔

"اِسی لیے مہارانی کو اپنے ساتھ لے کر نہیں آرہا تھا۔۔اور وہ فہد کا بچّہ قریب رہو گے تو ایک دوسرے کو سمجھو گے۔۔ایک بیڈ پر تو یہ میرے ساتھ سونے کو راضی ہے نہیں، سمجھوں گا خاک"۔۔وہ جُھلایا تھا۔۔اُس کا دل کیا عشاء کو کھڑکی سے باہر پھینک دے یا خود کود جائے

"بس سر سے بوجھ اُٹھانے کا شوق تھا۔۔باندھ دیا کسی کے بھی پلے۔۔"۔۔اور باہر صوفے پر بیٹھی وہ اب یاسمین پر غائبانہ اپنا غصّہ اُتار رہی تھی۔۔اور ساتھ ساتھ رونے کا شُغل بھی جاری تھا۔۔

....

شومئی قسمت گھر میں فولڈنگ میٹریس تھا۔۔حمزہ نے مٹریس نکال کر اُسے الماری سے نئی بیڈ شیٹ دی تھی۔۔اُس

کے بیڈ کے دائیں طرف میٹریس رکھے وہ مُنہ بناتی قبول کر گئی تھی۔۔اُس نے سُکھ کا سانس لیا تھا۔۔عشاء پڑھ کر وہ اب سونا چاہتا تھا، ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔۔وہ بہت تھک گیا تھا۔۔جسمانی تھکن سے زیادہ ذہنی تھکن تھی جو کچھ ہی گھنٹوں میں عشاء نے اُسے عنایت کی تھی۔۔

وہ ابھی بلینکٹ اوڑھ کر لیٹا ہی تھا جب اُن محترمہ کی آواز پر اُس نے لب بھینچے تھے۔۔

"میرا بلینکٹ کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے اپنے چہرے سے بلینکٹ ہٹایا تھا۔۔

"سامنے الماری میں پڑا ہو گا، پلیز عشاء لائیٹ آف کر دو، مجھے صبح آفس جانا ہے"۔۔وہ منت بھرے لہجے میں کہتا کروٹ بدل گیا تھا۔۔

"یہ کِس کا ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے بلینکٹ کو ہاتھ میں لیے مُنہ بنا کر پوچھا تھا۔۔اپنے علاوہ وہ کسی اور کا بلینکٹ، تولیہ ہرگز استعمال نہیں کرتی تھی۔۔حمزہ نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"میرے دوست کا ہے"۔۔وہ مُڑے بغیر بولا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟؟۔۔کسی غیر مرد کا بلینکٹ میں نہیں اوڑھوں گی۔۔مجھے نیا لا دو تم"۔۔وہ بلینکٹ کو بیڈ پر پھینکتی تقریباً چیخی تھی۔۔حمزہ کا دل کیا اپنے سر کے بال نوچ لے۔۔

"عشاء۔۔!رات کے بارہ بجے میں تمہیں بلینکٹ لا دوں"۔۔وہ اب اُٹھ بیٹھا تھا غصّے اور نیند سے اُس کا بُرا حال تھا۔۔اُس کی سُرخ آنکھوں کو دیکھ کر ایک لمحے کو عشاء کا دل مارے خوف کے دھڑکا تھا۔۔

"یہ لو۔۔میں تو غیر مرد نہیں ہوں ناں، یہ میرا بلینکٹ ہے، اِسے آج تک میرے علاوہ کسی نے استعمال نہیں کیا"۔۔وہ اُس کے میٹریس پر اپنا بلینکٹ اچھالتا اور اُس کا رکھا ہوا بلینکٹ خود پر لیتا غصّے سے بولا تھا۔۔

"اب اگر مزید تم نے کسی چیز کے بارے میں شکایت کی ہی ناں تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔لائیٹ آف کرو"۔۔ وہ بہت ہی بدلحاظی اور سختی سے بول کر بلینکٹ میں چہرہ چُھپائے لیٹ گیا تھا۔۔وہ جو اب تک ساکت کھڑی تھی اُس کے غصّے سے خائف ہوتی جلدی سے لائیٹ بند کر کے اپنے میٹریس پر لیٹی تھی۔۔

بلینکٹ سے آتی خوشبو نے اُسے اپنے اُسی مخصوص سکون بھرے حصار میں لیا تھا۔۔وہ اُس تحفظ بھرے سکون کو محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

....

فجر پڑھ کر وہ دوبارہ سو چکی تھی۔۔

صبح وہ اُس کو جگائے بغیر آفیس جا چُکا تھا وہ اُٹھی تو دس بج رہے تھے۔۔اُس نے انگڑائی لے کر پورے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔۔ بلینکٹ آدھا بیڈ پر آدھا فرش پر پڑا تھا، گیلا تولیہ بھی بیڈ پر پڑا تھا۔۔حمزہ کے رات کے پہنی شرٹ کُرسی پر پڑی تھی۔۔اُس کا جی خراب ہوا تھا۔۔

"کیسے رہ لیا ہے یہ چار مہینے "۔۔وہ اُٹھ کر بلینکٹ تہہ کرنے لگی تھی۔۔جب موبائل بجنے کی آواز پر اُس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی تھی وہ حمزہ کی طرف سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا۔۔اُس نے جا کر دیکھا۔۔حمزہ کا فون تھا۔۔

"اُٹھ گئی ہو۔۔ سُنو۔۔ فریج میں دودھ، انڈے بریڈ پڑے ہیں ناشتہ کر لینا۔۔لنچ میں کچھ آرڈر کر لینا۔۔الماری کی دراز میں پیسے پڑے ہوں گے۔۔شام میں چل کر سامان لے لینا جو بھی چاہیئے ہو"۔۔وہ اُسے کچھ بھی بولنے کا موقع دیئے بغیر بولتا گیا تھا۔۔

"کسی کے لیے بھی دروازہ نہیں کھولنا، سنو اکیلے میں ڈر تو نہیں لگے گا ناں"۔۔وہ اب نرمی سے پوچھتا پُرانا والا حمزہ بن گیا تھا۔۔

"نہیں"۔۔وہ گہرا سانس لیتی مُختصراً بولی تھی۔۔دو ایک بات کر کے حمزہ فون رکھ چُکا تھا۔۔

وہ ناشتہ بنانے کچن میں گئی تھی، حمزہ صبح کچن میں کاروائی کر گیا تھا۔۔اُس نے بمشکل چائے بنائی تھی، ناشتہ کرنے کے بعد اُس نے تھوڑی بہت صفائی کرنے کا سوچا تھا۔۔

....

واپسی پر گھر پر ایک توصیفی نظر ڈال کر حمزہ نے اپنے اندر سکون محسوس کیا تھا۔۔

پورا لاونج اور کچن صاف تھا۔۔بیڈ شیٹ وہی تھی پر نفاست سے بچھائی گئی تھی سلیقے سے تہہ کیا گیا اُس کا اپنا ہی بلینکٹ بیڈ پر پڑا تھا۔۔ڈسٹنگ کے بعد کمرے کی حالت اچھی نظر آ رہی تھی۔۔ جبھی وہ واش روم سے برآمد ہوئی تھی۔۔

"تم کب آئے۔۔؟؟"۔۔وہ بیڈ سے اپنا ڈوپٹہ اُٹھاتے بولی۔۔تب تک وہ اچھ طرح اُس کا جائزہ لے چُکا تھا۔۔ اسکائی بلیو کلر کے مُلتانی سُوٹ میں وہ اُسے فریش کر گئی تھی۔۔

"ابھی، چلو پاس ہی ایک چھوٹا سا مارٹ ہے جو لینا ہے لے لو"۔۔وہ اپنا کوٹ اُتارتا بولا۔۔

"لیکن تم تھکے ہوئے ہو"۔۔وہ اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی۔۔جو گلے سے ٹائی اُتار رہا تھا۔۔

"واپسی میں ایک ساتھ آرام کرلوں گا ابھی چلو"۔۔وہ بولتا ہوا کمرے سے نکلا تھا۔۔

حمزہ اُسے کچن کے سامان کے لیے لایا تھا، پر وہ اُسے مارکیٹ بھی لے آئی تھی۔۔وہاں سے دو تین بیڈ شیٹ لی تھیں، اپنے لیے باڈی اسپرے، شیمپو، باقی گھر کے لیے جھاڑو، ڈسٹر، سرف اور بھی بہت ساری چیزیں لیتے لیتے اُنہیں آٹھ بج گئے تھے۔۔

وہ بُری طرح تھک گیا تھا۔۔بریانی پیک کروا کر وہ واپس گھر آئے تھے۔۔

"تم کھانا کھاؤ میں آتی ہوں"۔۔وہ کہہ کر بیڈ روم میں غائب ہوئی تھی۔۔وہ جب بیڈ روم میں آیا تو پورا کمرا روم فریشنرز کی دلفریب خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔بیڈ پر نئی بیڈ شیٹ بہار دکھا رہی تھی۔۔سب کچھ حمزہ کے موڈ پر خوشگوار تاثر ڈالا تھا۔۔وہ ہاتھ مُنہ دھو کر واش روم سے نکلی تھی۔۔

"کیسا لگ رہا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ جو کمرے کے بیچ و بیچ کھڑا تھا۔۔اُس کے سوال پر اُس نے اُسے دیکھا تھا پر نظر جیسے اُس پر جم سی گئی تھی۔۔۔۔

وہ کپڑے چینج کر چکی تھی۔۔لان کی ڈھیلی ڈھالے سے پنک شلوار قمیض، کُہنیوں تک آستینیں چڑھائی ہوئی تھیں۔۔ڈوپٹہ ندارد، چہرے سے ٹپکتا پانی، وہ شائد وضو کر کے آئی تھی۔۔وہ اپنی آستینیں نیچے کر رہی تھی جب

خاموشی پر اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔ اُسے خود کو دیکھتا پا کر عشاء کا دل بے ہنگم طریقے سے دھڑکا تھا۔۔ حمزہ کی آنکھوں میں اِس سمے طلب تھی، جذبات تھے اور اور شاید محبت بھی۔۔ وہ ایک دم نظریں جُھکا کر اُس کے پاس سے گزری تھی۔۔

"میں نماز پڑھ لوں"۔۔ جب اُس کا ہاتھ اچانک حمزہ کی گرفت میں آیا تھا، عشاء کا دل حلق میں آیا تھا جیسے۔۔ وہ مُڑی نہیں تھی۔۔

"نماز پڑھ کر مجھے چائے بنا دینا پلیز"۔۔ وہ بوجھل آواز میں بولتا اُس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا۔۔ وہ اپنے دل کو سنبھالتی اثبات میں سر ہلا کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

لاؤنج میں کھڑے ہو کر اُس نے بے ترتیب سانسوں پر قابو پاتے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ اُس کا دل کیا نماز سے پہلے اُسے چائے دے دے پر پھر اُس کے پاس جانے کے خیال سے وہ گھبراتے ہوئے جائے نماز بچھا گئی تھی۔۔ اور اندر پندرہ منٹ سے وہ سگریٹ سلگائے غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔ جب موبائل بجنے کی آواز پر اسکرین کو دیکھ کر اُس نے اپنے لب بھینچے تھے۔۔

"تم سے میں کہہ چُکا ہوں، سب کچھ تمہارا اپنا سوچا ہوا تھا۔۔ مجھے الزام مت دو۔۔ اِس بات کا گواہ نعمان بھی ہے۔۔ اب پلیز مجھے ڈسٹرب نہیں کرو"۔۔ بدلحاظی سے کہتا وہ فون رکھ چُکا تھا جب وہ چائے کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی۔۔ اُس کے آخری جُملے کو وہ سُن چکی تھی۔۔ کپ بڑھاتے اُس نے حمزہ کا چہرہ دیکھا تھا جو کہ از حد سنجیدہ تھا۔۔ اُس نے خاموشی سی سگریٹ ایش ٹرے میں بجھا کر اُس کے ہاتھ سے کپ لیا تھا، وہ اُس کے موڈ سے خائف ہوتی اپنا میٹرس بچھانے لگی تھی۔۔

....

میں تیرے سنگ کیسے چلوں سجنا

تُو سمندر ہے میں، ساحلوں کی ہوا

آج اتوار تھا،اُس نے آج فلیٹ کے کچن کی صفائی کرنے کا سوچا تھا۔۔ حمزہ سو رہا تھا۔۔ ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔۔ نیچے کے کیبنٹ وہ صاف کر چکی تھی۔۔ اب اسٹول پر چڑھی اُوپر کے کیبنٹ کا جائزہ لے رہی تھی ساتھ ساتھ اپنا پسندیدہ گانا بھی جاری تھا۔۔

جب وہ دروازے پر کھڑا آنکھیں پھاڑ کر بکھرے ہوئے کچن کو دیکھنے لگا،سب سے آخر میں اُس کی نظر کیبنٹ میں سر دیئے گُنگناتی ہوئی عشاء پر پڑی۔۔

تُو بہاروں کی خوشبو بھری شام ہے، میں سِتارہ تیرا

زندگی کی ضمانت تیرا نام ہے،تُو سہارہ میرا تیری منزل بنے میرا ہر راستہ

تُو سمندر رہے میں ساحلوں کی ہوا

میں تیرے سنگ کیسے چلوں سجنا

ملکہ نور جہاں کی طرح ہاتھ اور سر کو ایک خاص ادا سے لہرا کر مِصرا پورا کیا گیا تھا۔۔ وہ بے ساختہ مُسکرایا تھا۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟"۔۔ اُس کی آواز پر وہ ڈر کر اُچھلی تھی پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر مُڑی تھی۔۔ اُس کی مُسکراہٹ اُسے خفت میں مُبتلا کر گئی تھی۔۔

"کیا ضرورت تھی بھلا مجھے میڈم بننے کی"۔۔ اُس نے اپنے آپ کو کوسا تھا۔۔

"حمزہ کے بچّے اگر میں گِر جاتی ناں تو تمہاری خیر نہیں ہوتی قسم سے"۔۔ اپنی خفت مٹانے کو وہ اُسے گھور کر بولی۔۔ وہ پھر ہنسا تھا۔۔ پر اُس کا حُلیہ دیکھ کر حمزہ نے بے اختیار گہرا سانس لیا تھا۔۔ بکھرے بال۔۔ ڈوپٹہ ندارد۔۔ میلا گندا حُلیہ۔۔ اسٹول پر چڑھی وہ اُسے گھوری سے نوازے دوبارہ سے اپنے کام کی طرف مُتوجہ ہو چکی تھی۔۔

"اچھا سُنو اپنے سجنا کو ناشتہ ہی کروا دو،بہت بھوک لگی ہے یار"۔۔ وہ مسکین شکل بنا کر بولا۔۔ پر لہجے سے شرارت واضح تھی۔۔ اُس کے سجنا بولنے پر وہ تپتے ہوئے ایک دم جھنجھلا کر مُڑی تھی پھر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔

"دیکھ تو رہے ہو کچن کتنا پھیلا اور گندا ہو رہا ہے"۔۔وہ کچن کے بجائے اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔ڈوپٹے سے بے نیاز وجود، دونوں ہاتھ کمر پر جمائے وہ اُسے گھور رہی تھی۔۔ایک دو پل کے لیے حمزہ اُس پر سے اپنی نظریں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔

خود پر اُس کی گہری نظریں محسوس کر کے اُس کا چہرہ پل میں سُرخ ہوا تھا۔۔بے اختیار نظروں نے ڈوپٹے کو ڈھونڈا تھا، جو سامنے سلیب پر پڑا تھا۔۔اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر حمزہ کی مُسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔

اُس نے رُخ موڑ کر خواہ مخواہ ہی سامان کو چھیڑا تھا۔۔

"یار کچھ بنا دو عِشو پلیز"۔۔اُس کی منت پر وہ چار مہینے پیچھے چلی گئی تھی وہی حمزہ وہی وہ۔۔درمیان میں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔

"آآآ"۔۔وہ ایک دم اسٹول سے جمپ مار کر اُتری تھی اُس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا وہ اُس سے آکر چمٹی تھی۔۔وہ بھونچکارہ گیا تھا۔۔

"حم۔۔زہ۔۔چھ۔۔چھپ۔۔کلی۔۔۔مم۔۔میرے ہاتھ پر تھی وہ"۔۔وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔۔حمزہ نے سر جُھکا کر اپنے سینے پر رکھے اُس کے سر کو دیکھتے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"بے چاری کو چودہ انجیکشنز لگوانے پڑیں گے اب"۔۔وہ خود پر قابو پاتے اُس کے سر کو دیکھ کر چھپکلی کے غم پر افسوس کرتا بولا۔۔

"حمزہ کے بچّے"۔۔اُس نے اُس سے الگ ہو کر وہی ہاتھ زور سے اُس کے سنے پر مارا تھا۔۔

"آوچ!!کیا کر رہی ہو مینڈ کی"۔۔اُس نے اپنا سینا سہلایا تھا۔۔

"جا کر مارو اُسے"۔۔وہ اپنے ہاتھ کو اُلٹ پُلٹ کر دیکھتی چیخی تھی۔۔

"اُس کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچّے ہیں، مسکین سا شوہر ہے، میں کسی فیملی پر ظلم نہیں کر سکتا"۔۔وہ سر کو نفی میں ہلاتا بولا۔۔پر وہ چھپکلی کی فیملی ہسٹری سُن کر بے ہوش ہونے کو تھی۔۔

"بچّے۔۔۔؟؟"۔۔وہ آنکھیں پھاڑ کر چلائی تھی۔۔

"ظاہر سی بات ہے شوہر ہے تو بچّے بھی ہوں گے۔۔میرے ساتھ ہی یہ فیملی کب سے رہ رہی ہے۔۔اچھی فیملی ہے"۔۔وہ مزے سے بولا تھا۔۔

"میں نہیں رہوں گی یہاں۔۔"۔۔وہ بیڈروم میں بھاگنے کو تھی۔۔جب بے اختیار وہ اُس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔

"او لڑکی کچن کو تو سیٹ کرتی جاؤ پہلے"۔۔وہ اب دُہائی دے گیا تھا۔۔

"پہلے اُس کو اور اُس کی پوری فیملی کو مارو، اُن سب کی لاش دکھاؤ پھر"۔۔اُس کی ڈیمانڈ پر حمزہ نے اپنا سر پیٹا تھا۔۔

"کون سی فیملی۔۔؟؟مذاق کر رہا تھا یار"۔۔اپنا ہی مذاق اُسے بھاری پڑا تھا۔۔

"وہ خود تو ہیں ناں محترمہ۔۔اُس سے پہلے کہ وہ شادی کر کے اپنی فیملی بنائے اُس کو مارو حمزہ، ورنہ آئی سوئیر میں کبھی اِس کچن میں پاؤں تک نہیں رکھوں گی"۔۔وہ اب اُنگلی اُٹھا کر دھمکی آمیز لہجے میں بولی تھی پھر کیبنٹ کی طرف دیکھتی ڈرتے ڈرتے سنک میں رگڑ رگڑ کر ہاتھ دھونے لگی تھی۔۔

"اپنی فیملی کا سوچ نہیں رہی محترمہ۔۔چھپکلیوں کی فیملی پلاننگ کیسے منٹوں میں کر گئی ہیں"۔۔وہ بڑبڑایا تھا پھر کیڑے مکوڑے مارنے والا اسپرے ڈھونڈنے لگا جو اُسے بڑی مُشکلوں سے بکھرے سامان میں سے ملا تھا۔۔

شومئی قسمت حمزہ کو وہ محترمہ مِل گئی تھی اُس پر اسپرے کر کے اُس کو مارا پھر ثبوت کے طور پر لاش مسز عشاء حمزہ کو دکھائی گئی تھی۔۔لیکن اِس چھپکلی نے اپنے قتل کا اچھا بدلہ لیا تھا حمزہ امین سے۔۔زمین پر بکھرا سارا سامان اُسے رکھنا پڑا تھا کیبنٹ میں۔۔ساڑھے بارہ بجے عشاء نے اُس پر احسان کرتے اُسے ناشتہ بنا کر دیا تھا۔۔

....

اگلے دن اُس کی نیند موبائل کی آواز پر کُھلی تھی۔۔اُس نے لیٹے لیٹے ہی موبائل کے لیے سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا۔۔حمزہ تھا۔۔

"ہمم بولو"۔۔وہ بلینکٹ میں چہرہ چُھپا کر خُمار آلود آواز میں بولی تھی۔۔

"تم ابھی تک سو رہی ہو۔۔؟؟"۔۔ نجانے کیوں حمزہ کی آواز بوجھل ہوئی تھی۔۔ وہ غور کیے بغیر اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔

"اب تو تم اُٹھا ہی چکے ہو"۔۔ وہ ایک بھرپور انگڑائی لے کر بولی۔۔ وہ ایک دم خاموش ہوا تھا۔۔ اُس نے خود پر لاکھ پہرے بٹھائے تھے۔۔ پر وہ لڑکی جو اُسے ہمیشہ سے عزیز تھی، اب اُسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔ اُنہیں آئے ایک ہفتہ ہونے کو تھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ خود پر ضبط کھونے لگا تھا۔۔

"حمزہ سو گئے ہو کیا۔۔؟؟"۔۔ اُس کی خاموشی پر وہ اُسے پُکار بیٹھی تھی۔۔ تبھی بیل بجی تھی۔۔ وہ ایک دم ہوش میں آیا تھا۔۔

"دیکھو کام والی کا کہا تھا چوکیدار کو اچھے سے صفائی کروالینا۔۔ جھاڑو وغیرہ، کپڑے دھونا"۔۔ وہ اُس کی بات سُنتی دروازے تک آئی تھی۔۔

"لیکن کام والی کی کیا ضرورت، اتنا سا تو گھر ہے میں کر لوں گی ناں خود سے"۔۔ وہ حیران ہوئی تھی۔۔

"ضرورت تھی، ورنہ اب اگر مُحترمہ کی کوئی خالہ پھپھو نکل آئی تو تم نے پھر میری شامت بُلانی ہے"۔۔ اُس کی بات پر عشاء نے مُنہ بنایا تھا۔۔

"پوچھ کر کھولنا"۔۔ حمزہ کی ہدایت پر اُس نے پوچھا تھا۔۔ کام والی ہی تھی۔۔

"چلو تم اِس سے بات کرو میں رکھتا ہوں اللہ حافظ"۔۔ اور جواباً اللہ حافظ کہتی وہ اُس کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔ سولہ سترہ سالہ وہ کام والی کم الھڑ دوشیزہ زیادہ لگ رہی تھی۔۔ عشاء نے بے اختیار خود پر نظر ڈالی تھی بِلاشبہ سامنے کھڑا وجود جو اِس کے گھر صفائی کرنے کی غرض سے آیا تھا اِس وقت مسز عشاء حمزہ سے زیادہ صاف ستھرا اور نک سک سے تیار تھا۔۔

"کیا کیا کام کر لیتی ہو۔۔؟؟۔۔ اور نام کیا تمہارا۔۔؟"۔۔ اُس نے اُسے سر سے پیر تک گھور کر پوچھا تھا۔۔

"فوزیہ نام ہے، اور سب کچھ آتا ہے۔۔"۔۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر بولی۔۔

"چلو پھر شروع ہو جاؤ"۔۔اُس سے پیسوں کا طے کر کے وہ بولی تھی۔۔

"صاحب خود تو ٹِپ ٹاپ رہتے ہیں، گھر اتنا گندا رکھا ہوا ہے"۔۔وہ اپنا ڈوپٹہ اُتار کر بولی تھی جب کہ وہ بھونچکارہ گئی تھی۔۔

"تم کیسے جانتی ہو اُنہیں۔۔؟؟ کیا تم اِدھر کام کرتی تھی۔۔؟؟"۔۔عشاء نے اُسے سر تا پیر دیکھ کر پوچھا۔اُس کی شرٹ کی فٹنگ دیکھ کر عشاء کا دم گھٹنے لگا تھا۔۔اُس کی بات پر اُس نے قہقہہ لگایا تھا

"لو جی صاحب کو کون نہیں جانتا۔۔اِس پوری بلڈنگ میں صاحب جیسا کوئی ہے ہی نہیں"۔۔وہ اُس کے بتانے پر کیبنٹ سے جھاڑو نکال کر بولی۔۔عشاء نے لب بھینچے تھے۔۔

"قسم سے باجی سب ہی کو دُکھ لگا تھا اُن کی شادی کا سُن کر۔۔اتنی بار کہا کام والی رکھ لو پر وہ اتنے مغرور ہیں، قسم سے آنکھ اُٹھا کر جو دیکھ لیں"۔۔اُس کی اِس بات پر بھی عشاء میڈم کا موڈ ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔

"کون سب۔۔؟؟"۔۔وہ کڑے تیوروں سے پوچھ رہی تھی۔۔بلڈنگ میں تو سب ہی اُسے پڑھے لکھے مُہذب لوگ لگے تھے۔۔

"رُخسانہ، عُظمی، سُمن یہ ساری میرے محلے کی ہیں اور صاحب پر فِدا"۔۔وہ خود ہی کہہ کر خود ہنسی تھی۔۔عشاء کو وہ خاص پسند نہیں آئی تھی۔۔پر اُس کا کام دیکھ کر وہ برداشت کر چکی تھی۔۔

....

اُس کی روز ہی گھر پر بات ہو جاتی تھی۔۔سارہ کی وہی معنی خیز باتیں جو اُس کا دل دھڑکا دیتی تھیں، پر شاید اُنہی باتوں کا اثر تھا کہ وہ اب حمزہ کی طرف مُتوجہ ہونے لگی تھی۔۔اُسے چوری چوری دیکھنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔۔کئی ایک بار تو حمزہ کی نظروں نے اُس کی چوری پکڑی تھی پر وہ سرعت سے نظریں جُھکا لیتی، کبھی چُرا لیتی، حمزہ کو اِس کی اِس ادا پر خود کو سنبھالنا مُشکل ہو جاتا تھا۔۔اُنہیں ساتھ رہتے ہوئے پندرہ دن تو ہو ہی گئے تھے

اِس صبح حمزہ کو دیر سے جانا تھا وہ کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی۔۔

"عِشویار یہ شرٹ کا بٹن ٹوٹا ہوا ہے"۔۔اُس کی جھلاتی ہوئی آواز پر آٹا گوندھتی عشاء نے سر اُٹھایا تھا۔۔وہ نہا کر آیا تھا بلیک بنیان، اُس پر گرے ڈریس پینٹ پہنے، وہ شرٹ ہاتھ میں لیے اُس کے سامنے کھڑا تھا۔۔بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، اُس کے مضبوط بازوؤں کو دیکھ کر عشاء کی نگاہیں بے اختیار جُھکی تھیں۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔

"صوفے پر رکھ دو میں آرہی ہوں"۔۔وہ آٹے کو ڈھک کر بولی، جبھی بیل بجی تھی۔۔حمزہ نے دروازہ کھولا تھا۔۔

"ہا۔۔ہائے صاحب۔۔مجھے پتا ہوتا کہ آپ گھر پر ہیں تو میں۔۔"۔۔وہ حمزہ کو بے باکی سے گھورتی بولی تھی کہ اُسے دیکھ کر بریک لگے تھے۔۔اُس کی نظروں سے اُلجھن محسوس کرکے حمزہ اُن دونوں کو چھوڑ کر بیڈروم میں چلا گیا تھا۔۔

"باجی تم بڑی خوش قسمت ہو"۔۔وہ بیڈروم کے بند دروازے کو دیکھ کر خوابناک لہجے میں بولی تھی۔۔جیسے کہ ابھی تک حمزہ کے ٹرانس میں ہو۔۔عشاء کے سر سے لگی پیروں پر بجھی تھی۔۔

"سُنو فوزیہ ایک منٹ رُکو میں ابھی آئی"۔۔اُسے رُکنے کا کہہ کر وہ بیڈروم میں بڑھی تھی۔۔بیڈروم کا دروازہ دھاڑ سے کُھلا تھا اور دھاڑ سے ہی بند ہوا تھا۔۔

وہ جو شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا چونک کر اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔حمزہ کو دیر ہو رہی تھی اِس لیے وہ وائیٹ شرٹ پہنے تقریباً تیار تھا۔۔

"والٹ دو اپنا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے سامنے ہتھیلی پھیلا کر بولی۔۔حمزہ کو اِس کے تیور ٹھیک نہیں لگے تھے۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے سُرخ چہرے کو بغور دیکھ کر بولا۔۔

"تم والٹ دے رہے ہو یا۔۔"۔۔وہ غصّے میں سب کچھ ہی بھولی ہوئی تھی شاید، اُس نے حمزہ کے پہلو میں آکر اُس کی پینٹ کی سائیڈ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔وہ ایک دم ہنسا تھا۔۔

"ایک منٹ۔۔ایک منٹ"۔۔وہ پینٹ کی دوسری سائیڈ پاکٹ سے والٹ نکالتا اُس کی ہاتھ پر رکھ گیا تھا۔۔اُس کے ہاتھ سے والٹ تقریباً جھپٹ کر وہ کمرے سے باہر گئی تھی وہ بے اختیار اُس کے پیچھے لپکا تھا۔۔

"سُنو فوزیہ کتنا حساب بنتا ہے تمہارا دس دن کا۔۔؟؟"۔۔ ساری بات سمجھتے ہوئے حمزہ نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا

"جی باجی کیا دس دس دن میں تنخواہ دو گی"۔۔ وہ عشاء کے پیچھے کھڑے حمزہ کو اپنی مخصوص بے باک نظروں سے تکتے بولی تھی۔۔ نجانے کیوں حمزہ کو افسوس ہوا تھا وہ سولہ سترہ سالہ لڑکی اُس کی نظر میں بچّی ہی تھی۔۔ وہ اُس سے نو دس سال بڑا تھا۔۔ آج کل کے معاشرے نے شاید نہیں یقیناً چھوٹے چھوٹے بچّوں کی معصومیت ختم کی تھی۔۔

"یہ لو تم اپنے پورے پیسے لو، کل سے مت آنا"۔۔ وہ خود پر ضبط کرتی بولی حمزہ کچھ بھی بولے بغیر کچن کی طرف بڑھا تھا۔۔

"کیوں باجی مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے"۔۔ وہ رُخ موڑ کر حمزہ کو دیکھ کر بولی عشاء کو جو تھوڑا بہت افسوس اپنی حرکت پر ہو رہا تھا وہ پل میں ختم ہوا تھا۔۔

"نہیں میں اپنا کام خود کر لوں گی، چھوٹا سا تو گھر ہے"۔۔ وہ دروازہ کھولتے بولی تھی۔۔

"ویسے باجی، اتنا خوبصورت مرد مِلا ہے، تیرا ایسا نکھرا تو بنتا ہے"۔۔ وہ حمزہ پر نظر ڈالتی دروازے کے طرف بڑھتی بولی عشاء نے خونخوار نظروں سے کچن میں کھڑے حمزہ پر ڈالی تھی جو موبائل کان سے لگائے مُسکرا رہا تھا۔۔ اُس کے جاتے ہی عشاء نے دھڑام سے دروازہ بند کیا تھا۔۔

وہ ہنستا ہوا اُس کی طرف آئی تھی۔۔

"یعنی کہ میری بیوی جیلس بھی ہوتی ہے"۔۔ اپنی ہی بات کو انجوائے کر کے اُس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"مُنہ دھو رکھو اچھا"۔۔ وہ تڑخ کر بولی تھی ساتھ میں اُس کے ہاتھ پر والٹ پٹخا تھا۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"اچھا میں جا رہا ہوں"۔۔ وہ ہنوز مُسکراتے ہوئے والٹ جیب میں رکھتا بولا۔۔

"ناشتہ تو کر لو"۔۔ وہ پیچھے سے بولی تھی۔۔

"نہیں دیر ہو رہی ہے"۔۔ اُس کی بات پر عشاء نے اُسے گھورا تھا۔۔

"آئندہ بلکل بھی نہیں بناؤں گی"۔۔ عشاء نے اُسے دیکھ کر دھونس جمائی تھی۔۔ قصور بیچاری فوزیہ کا بھی نہیں تھا،

وہ ایسا تھا کہ کوئی بھی اپنا دل ہار دیتی۔۔اور اِس وقت گرے ٹو پیس میں لگ بھی شاندار رہا تھا۔۔وہ اچانک پلٹا تھا۔۔ اور اُس کی چوری پکڑ گیا تھا

"ویسے عشو! صحیح کہہ گئی ہے وہ۔۔؟"۔۔وہ اِسے دیکھ کر دلکشی سے مُسکرایا تھا۔۔

"کیا"۔۔وہ نظریں چُراتی بولی۔۔

"اتنا خوبصورت مرد مِلا ہے، تبھی نکھرے دکھاتی ہو"۔۔وہ ایک آنکھ میچ کر بولا تھا۔۔

"حمزہ۔۔!"۔۔وہ بے ساختہ چِلائی تھی وہ ہنستا ہوا دروازہ پار کر گیا تھا لیکن پھر واپس آیا تھا۔۔

"سنو عشو۔۔میں والٹ لیفٹ سائیڈ پر رکھتا ہوں آئیندہ ڈائیریکٹ اِسی پاکٹ میں ہاتھ ڈالنا، اللہ حافظ"۔۔وہ شرارت سے کہتا دروازہ پار کر گیا تھا۔۔اُس کی بات پر ایک دم اُسے اپنی کچھ دیر پہلے والی کی گئی حرکت یاد آئی تھی۔۔وہ دونوں ہاتھ مُنہ پر رکھ گئی تھی۔۔

"کیا سوچ رہا ہو گا وہ"۔۔وہ خود کو کوستی دروازہ بند کر کے کچن میں آئی تھی۔۔

....

حمزہ لاونج پر صوفے پر لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا جو وہ عشاء کے ہی کہنے پر لایا تھا، اور ساتھ ساتھ سگریٹ کا شُغل بھی جاری تھی۔۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے آفیس سے آیا تھا۔۔

"حمزہ بھابھی روز میرا دماغ کھاتی ہیں، کہاں کہاں گئی گھومنے، کیا کیا دیکھا۔۔میں بھی سوچتی ہوں اسلام آباد آ کر کچھ نہ دیکھا تو فائدہ"۔۔وہ مُنہ بنا کر بولتی سامنے سنگل صوفے پر آ کر بیٹھی تھی۔۔اُسی وقت حمزہ کا موبائل بجا تھا۔۔ ایک نظر اسکرین پر ڈالتے وہ کال کاٹ چُکا تھا پھر اُسے ایک نظر دیکھتا دوبارہ ٹی وی کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

"اچھا چلو پھر بتاؤ کہاں جانا ہے لے چلتا ہوں تمہیں"۔۔وہ ٹی وی سے نگاہیں ہٹائے بغیر بولا تھا

"ناران، کاغان، سوات، کالام اور اور جھیل سیف الملوک"۔۔وہ انگلیوں پر گنتی چمکتی آنکھوں سے بولتی گئی تھی۔۔وہ ایک دم حیران ہوتا اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے وہاں کون جاتے ہیں"۔۔وہ آنکھوں میں معنی خیز چمک لیے اُسے سے پوچھ رہا تھا۔۔

"مومنہ گئی ہے فہیم بھائی کے ساتھ قسم سے اتنا مزہ آرہا ہے اُسے۔۔ایک ہم ہیں پڑوس میں بیٹھے ہیں اور ذرا جو تم مجھے گھمانے لے گئے ہو کہیں"۔۔وہ اُس سے شکوہ کر گئی تھی۔۔

"بول دو ہنی مون کا شوق ہو رہا ہے تمہیں"۔۔وہ اُس پر ایک گہری نظر ڈالتا سگریٹ کا کش لیتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔وہ ایک دم سُرخ پڑی تھی۔۔اُس کے ذہن میں اچانک جھماکا ہوا تھا مومنہ تو ہنی مون پر گئی ہے۔۔حمزہ نے اُسے بغور دیکھ کر سگریٹ ایش ٹرے میں بُجھایا تھا۔۔

"چلنا ہے تم نے بھی ہنی مون پر"۔۔حمزہ کے آنکھوں کے بدلتے تاثرات اُس کا دل دھڑکا گئے تھے۔۔وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔

"نن۔۔نہیں"۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھنے کو تھی جب وہ اُس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔عشاء کی دھڑکن رُکی تھی اُس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتی سمجھتی وہ اُسے اپنی طرف کھینچ چُکا تھا وہ ایک دم اُس کے اُوپر آگری تھی۔۔اُس کے حواس مُختل ہوئے تھے۔۔حمزہ نے اُس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کیا تھا

"لیکن مجھے تو جانا ہے"۔۔وہ اُس کے چہرے سے بال ہٹاتا مُخمور لہجے میں بولا تھا۔۔

"حم۔۔زہ۔۔چھوڑو مجھ۔۔مجھے"۔۔وہ اُس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتی بولی۔۔پر حمزہ کا موڈ اُسے چھوڑنے کو ہرگز نہیں تھا۔۔عشاء کا دم نکلنے کو تھا۔۔حمزہ کی اُنگلی اُس کے گالوں سے ہوتی اُس کے ہونٹوں پر آرکی تھیں۔۔گلابی شفاف نرم ہونٹوں کی نرمی وہ اپنے پوروں پر محسوس کر رہا تھا۔۔اِن ہونٹوں نے، اِس چہرے نے، اِس وجود نے کب کب نہ اُسے تڑپایا تھا۔۔

"حم۔۔پلیز۔۔"۔۔لیکن وہ اُس کی سُننے کے موڈ میں بھی نہیں تھا، عشاء نے اُس کی شرٹ کو سینے کی جگہ سے اپنی مُٹھیوں میں دبوچ کر اپنی آنکھیں میچی تھیں۔۔اُس کی اِس ادا پر وہ مزید بے خود ہوا تھا۔۔اُسی بے خودی میں وہ اُس پر جُھکنے کو تھا جب اچانک حمزہ کا موبائل بجا تھا۔۔اسکرین پر نظر پڑتے ہی اُس نے لب بھینچے تھا ماتھے پر بل

پڑے تھے۔۔ایک دم جیسے طلسم ٹوٹا تھا،اُس سے پہلے کہ وہ کال کرنے والے کا نام دیکھتی وہ کال کاٹ چُکا تھا۔

عشاء کی کمر پر اُس کی گرفت ہلکی ہوئی تھی۔۔

عشاء خود کو سنبھالتی ایک دم اُٹھ کر بیڈ روم میں بھاگی تھی۔۔

"اُففف یہ مجھے کیا ہو گا تھا"۔۔اُس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھاما تھا۔۔موبائل پھر بجا تھا۔۔اِس بار وہ کال رسیو کر چُکا تھا۔۔

"مجھے تم سے ملنا ہے"۔۔وہ کاٹ دار لہجے میں کہہ کر کال کاٹ گیا تھا۔۔وہ بیڈ روم میں آیا تھا وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

اُس کے چہرے پر اپنی ذرا سی قُربت پر بکھرے رنگ دیکھ کر وہ دنگ ہی تو رہ گیا تھا۔۔

"میں باہر جا رہا ہوں، تم کھانا کھا لینا"۔۔وہ اُس سے نظریں چُراتا سپاٹ لہجے میں بول کر پلٹا تھا جب اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

"ہاں وہیں پہنچو میں آ رہا ہوں"۔۔وہ ساکت سی بیٹھی رہ گئی تھی۔۔یہ وہ کچھ دیر پہلے والا حمزہ تو نہیں تھا۔۔اُسے بہت سارا رونا آیا تھا۔۔

....

"بِسمہ میں تمہیں کہہ چُکا ہوں میری شادی ہو چکی ہے"۔۔وہ اُس کے سامنے بیٹھا سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

"تم کیسے کر سکتے ہو شادی۔۔؟؟ تمہیں پتا ہے کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔۔یونی لائف سے، پھر بھی۔۔پھر بھی تم نے شادی کر لی کیوں حمزہ۔۔کیوں۔۔؟؟"۔۔وہ بولتے بولتے چیخی تھی۔۔اُس کے چیخنے پر حمزہ نے ناگواری سے لب بھینچے تھے۔۔

"آہستہ بولو بسمہ۔۔میں تمہیں یونی میں ہی کہہ چُکا تھا۔۔اگر مجھے تم سے شادی کرنی ہوتی تو میں اُسی وقت کر لیتا"۔۔وہ تیز لہجے میں کہتا خود پر ضبط کر گیا تھا۔۔وہ آنکھوں میں شعلے لیے اُسے گھورتی رہی تھی۔۔

"اور تم نے شادی کی بھی تو کس سے۔۔اپنی ڈائیورسڈ (طلاق یافتہ) کزن سے"۔۔اُس کی بات پر حمزہ کی پیشانی پر

بل پڑے تھے۔۔ یہ ضرور نعمان نے اُسے بتایا ہو گا۔۔

"بسمہ آئی تھنک یہ میرا پرسنل میٹر ہے، میں جس سے چاہے شادی کرتا"۔۔ حمزہ کے لہجے میں اب ناگواری تھی۔۔

"دیکھو بسمہ میرا مقصد تمہارا دل توڑنا کبھی بھی نہیں رہا۔۔ تم بہت اچھی ہو بسمہ بس بات یہ ہے کہ میں نے تمہارے بارے میں ایسا کبھی سوچا ہی نہیں تھا"۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر نرمی سے بولا تھا۔۔

"آئی نو۔۔ پر میں اپنے دل کا کیا کروں حمزہ یہ صرف تمہیں چاہتا ہے"۔۔ وہ اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی بولی تھی۔۔

"تم مجھ سے زیادہ اچھا انسان ڈیزرو کرتی ہو بسمہ ٹرسٹ می"۔۔ وہ اُس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتا اُس کا ہاتھ تھپتھپا کر بولا تھا۔۔ وہ مُسکرائی تھی۔۔ اُسے مُسکراتے دیکھ کر وہ بھی مُسکرایا تھا۔۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں"۔۔ اُسے ایک دم عشاء کا خیال آیا تھا۔۔ اُس کے سخت لہجے پر اُس کا کِھلتا ہوا دمکتا چہرہ ایک دم بُجھا تھا۔۔

"کیا میرے ساتھ لاسٹ ٹائم ڈنر نہیں کرو گے۔۔؟؟۔۔ پلیز"۔۔ وہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔۔ اُس کے لہجے میں التجا محسوس کر کے وہ بیٹھ گیا تھا۔۔

"تھینک یو حمزہ تھینک یو"۔۔ وہ اب اُس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے مُحبت سے مُسکرائی تھی۔۔ حمزہ نے مُسکرا کر اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے نکالا تھا۔۔

"حمزہ امین بسمہ کا دل جِس چیز پر آجائے وہ اُسے حاصل کر کے ہی رہتی ہے"۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی مُسکرائی تھی

....

رات کو گیارہ بجے وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔۔ وہ کمرے میں آیا تو وہ سو رہی تھی۔۔ کچھ خیال آتے ہی وہ فوراً کچن میں گیا تھا، اُس کی توقع کی عین مُطابق اُس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔ صاف ستھرا کچن اُس کا مُنہ چِڑا رہا تھا۔۔

اُسے افسوس سا ہوا تھا۔۔

صبح وہ نماز پڑھنے اُٹھی تھی۔۔ جب وہ اُس سے پوچھ بیٹھا تھا۔۔

"عشاء تم نے رات کو کھانا نہیں کھایا تھا۔۔؟؟"۔۔ اُس کا پھولا ہوا مُنہ دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ناراض ہے۔۔ کوئی جواب دیئے بغیر وہ نیت باندھ گئی تھی۔۔

وہ گہرا سانس بھر کر نماز پڑھنے لگا تھا۔۔ نماز پڑھ کر حمزہ نے اُس سے دوبارہ بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

"مجھے بھوک نہیں تھی، نہیں کھایا"۔۔ وہ نروٹھے پن سے کہتی کروٹ بدل گئی تھی۔۔ وہ سمجھ گیا تھا اب اُس سے کچھ بھی کہنا بیکار تھا۔۔ وہ اپنے بیڈ پر آیا تھا۔۔

"کیا اِس کو میری پیش قدمی کے بعد پیچھے ہٹ جانا بُرا لگا ہے یا میرا سخت رویہ۔۔ ہاں میرا سخت رویہ ہی وجہ ہے اِس کی ناراضگی کا"۔۔ وہ سوچنے لگا تھا کیونکہ وہ اُس کے چہرے پر اپنے لمس کے رنگ دیکھ چُکا تھا۔۔

"لگتا ہے مسز حمزہ کو حمزہ امین سے مُحبت ہونے لگی ہے"۔۔ وہ اُس کی پُشت کو دیکھتا مُسکرایا تھا۔۔

وہ اُسے چھیڑے بنا ناشتہ کیے بغیر چلا گیا تھا۔۔ وہ اُٹھی تو سب سے پہلی نظر اُس کے بیڈ پر گئی تھی۔۔ سوا نو بج رہے تھے۔۔ مطلب وہ جا چُکا تھا۔۔

"پتا نہیں اُس نے ناشتہ کیا بھی ہے یا نہیں"۔۔ اُس نے کھڑے ہوتے ہوئے خود کلامی کی تھی۔۔

"میری بلا سے، میں بھی تو رات اُس کی وجہ سے بھوکی سوئی تھی"۔۔ ناراضگی پھر عود آئی تھی۔۔ وہ سر جھٹکتی واپس سو گئی تھی۔۔

موبائل بجنے پر اُس کی آنکھ کُھلی تھی۔۔ دس بج رہے تھے، سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اُٹھاتی اُس نے مُنہ بنا کر کال کاٹی تھی۔۔ دو تین بار کال کٹنے کے بعد میسج ٹون بجی تھی

"پلیز ناشتہ کر لینا۔۔ مجھ سے ناراضگی ہے میں شام میں آکر کان پکڑوں گا اپنے، پر تم ناشتہ، لنچ سب کر لینا پلیز"۔۔

وہ جواب دیئے بغیر اُٹھ کر واش روم گئی تھی۔۔

پھر سارا وقت وقفے وقفے اُس کی کالز اور میسجز آتے رہے جو وہ اگنور کرتی رہی تھی۔۔

....

وہ آفیس سے آیا تو وہ ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔

"عِشو پلیز چائے بنا دو، میں چینج کر کے آتا ہوں"۔۔وہ دس منٹ میں آیا وہ ویسے ہی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔وہ گہرا سانس لیتا دھپ سے اُس کے برابر صوفے پر گرنے کے انداز سے بیٹھا تھا۔۔اُس نے اپنا چہرہ دوسری طرف مُوڑا تھا

"سر میں درد ہو رہا ہے، چائے ہی پِلا دیتی"۔۔وہ اُس کے روٹھے روٹھے چہرے پر نظریں جما کر بولا۔۔۔

"تم نے لنچ کیا تھا۔۔؟؟"۔۔پھر اگنور۔۔

"عِشو آئی ایم سوری یار"۔۔وہ کان پکڑتا بولا تھا۔۔پر اُسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

"عشاء۔۔بس کرو ناں یار"۔۔وہ بے اختیار اُسے اپنے بازو کے حلقے میں لیے بولا تھا۔۔۔اُس کی بے تکلفی پر عشاء کو کرنٹ لگا تھا۔۔

"حمزہ تنگ نہیں کرو مجھے"۔۔وہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر بولی تھی۔۔

"بیوی کو تنگ نہیں کروں گا تو کِس کو کروں گا بتاؤ"۔۔وہ پھر اُسے بازو کے حلقے میں لیتا خود سے لگاتا بولا تھا۔۔حمزہ کا ہاتھ بے اختیار اُس کے بالوں پر گیا تھا۔۔اُس کی بے تکلفی پر عشاء کا دل دھڑکا تھا۔۔پر اچانک جیسے بسمہ کا چہرہ آیا تھا اُس کے سامنے۔۔

"اپنی حد میں رہو حمزہ۔۔میں کوئی فالتو چیز نہیں ہوں"۔۔وہ ایک دم اُس کا حصار توڑتی اُس کے پہلو سے اُٹھی تھی۔۔حمزہ ساکت بیٹھا رہ گیا تھا۔۔دو تین پل اُسے ایسے ہی دیکھتا رہا پھر گاڑی کی چابی اُٹھا کر گھر سے باہر چلا گیا تھا۔۔جاتے جاتے دروازہ اتنی زور سے بند کیا اُس کا دل دھڑکا تھا۔۔وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

وہ اُس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی، وہ اپنی باقی کی زندگی اُس کے ساتھ جینا چاہتی تھی۔۔ پر اُس کا دل کہتا تھا حمزہ اب بھی بسمہ میں انوالو ہے۔۔ وقت بے وقت آتی کالز بسمہ کی ہی تھیں۔۔ کل بھی وہ بسمہ سے ملنے گیا تھا۔۔ اُسے حمزہ کا خود کے قریب آنے پر غصّہ آرہا تھا اب۔۔ بسمہ کو دل میں بسائے کیا وہ اُسے استعمال کرنا چاہ رہا تھا۔۔ کیا دانیال کے بعد اب حمزہ۔۔ کیا اِن دونوں کے لیے وہ صرف جنسی تسکین کا ذریعہ تھی بس۔۔ اللہ نے اُسے دو مردوں کے نکاح میں دیا تھا، اُن میں سے ایک نے بھی اُس سے مُحبت نہیں کی۔۔ کیا وہ اِس قابل نہیں تھی کہ چاہی جاتی۔۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے اپنی ناقدری پر رو دی تھی۔۔

....

رات کے پونے بارہ بج رہے تھے اُس کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔ اُس کا دل بُری طرح پریشان ہو اتھا۔۔ پہلے تو وہ اپنی انا میں بیٹھی رہی تھی پر ساڑھے گیارہ بجے اُس کی ہمت نے جواب دیا تھا۔۔ اجنبی شہر میں وہ کِس سے کہتی۔۔ وہ پندرہ منٹ سے اُس کا نمبر ملا رہی تھی۔۔ بیل جارہی تھی پر وہ پِک نہیں کر رہا تھا۔۔ بے اختیار اُس کی آنکھیں بھیگی تھیں۔۔

"حمزہ آجاؤ پلیز"۔۔ وہ موبائل کو کان پر رکھتی خود کلامی کرتی رو دی تھی۔۔ اب بھی کال ریسیو نہیں کی گئی تھی۔۔ اُس کا دل گھبرایا تھا اب۔۔ دل ہی دل میں آیۃ الکرسی پڑھتی وہ تصور میں اُس پر پھونکتی جارہی تھی۔۔ اُس کا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔۔ تب ہی دروازے پر کھٹکا ہوا تھا۔۔ دروازہ کھول کر وہ اندر آیا تھا۔۔ وہ بے ساختہ اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔ پر اُس کی ماتھے پر پٹی دیکھ کر اُس کا غصّہ پل میں غائب ہوا تھا۔۔

"حم۔۔زہ۔۔۔یہ۔۔یہ کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔ اُس کی اسکائی بلیو ٹی شرٹ پر خون کے دھبے تھے۔۔ وہ چہرے پر تکلیف کے آثار لیے کمرے کے طرف بڑھا تھا۔۔

"حمزہ کچھ تو بتاؤ۔۔ تم ٹھیک ہو ناں۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسے مکمل نظر انداز کیے بیڈ پر بیٹھا اپنی شرٹ اُتارنے کی سوچ رہا تھا۔۔ جھٹکا لگنے کے باعث اُسے کہیں کہیں درد ہونے لگا تھا۔۔

اُس نے پہلے ایک بازو ٹی شرٹ سے نکالا تھا۔۔ پھر دوسرا بازو نکالا تھا۔۔ شدتِ تکلیف سے وہ اپنے لب دانتوں میں دبا گیا تھا۔۔ عشاء نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے تھے۔۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔ اُس نے اب اپنے گلے سے ٹی شرٹ اُتار کر دور پھینکی تھی۔۔

"حمزہ کچھ تو بتاؤ پلیز"۔۔ وہ اُس کے بازو پر ہاتھ رکھے پوچھ رہی تھی۔۔ وہ خاموشی سے اپنے چہرے پر بازو رکھ کر لیٹ گیا تھا۔۔ وہ ایک دم اُس کے سینے پر پیشانی ٹکاتی رو دی تھی۔۔ وہ بے اختیار اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔

"معمولی سا ایکسیڈنٹ ہوا ہے، زندہ ہوں مرا نہیں ہوں جو ایسے رو رہی ہو"۔۔ وہ آنکھوں سے بازو ہٹاتا کڑوے لہجے میں بولا تھا۔۔ وہ دہل گئی تھی۔۔ اُس کے سینے سے پیشانی ہٹاتی اُس پر ایک شکوہ کناں نظر ڈال کر وہ ایک دم سے اُٹھی تھی پھر اُس کی طرف دیکھے بغیر روتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

وہ پرواہ کیے بغیر دوبارہ سے بازو آنکھوں پر رکھ گیا تھا۔۔

وہ غصّے سے گھر سے نکلا تھا۔۔ اِدھر اُدھر بے مقصد گاڑی دوڑاتے دوڑاتے اُس کا سر گھومنے لگا تھا۔ جس میں پہلے سے ہی درد تھا۔۔ اُوپر سے عشاء نے جس طرح اُس کا ہاتھ جھٹکا تھا اُس کا پہلے والا غصّہ عود آیا تھا۔۔ نیتجتاً گاڑی پول سے ٹکرائی تھی اور اُس کا سر اسٹئیرنگ سے۔۔۔

"کیا چاہتی ہے یہ لڑکی۔۔؟"۔۔ وہ جھنجلا کر ایک دم اُٹھ بیٹھا تھا۔۔ گھڑی کی طرف دیکھا ایک بج رہا تھا۔۔ حمزہ کو سر کے ساتھ ساتھ اپنے پورے جسم میں درد محسوس ہو رہا تھا اب۔۔

"اب باہر بیٹھی رو رہی ہو گی"۔۔ وہ بڑبڑاتا ہوا اُٹھ کر باہر آیا تھا۔۔ وہ صوفے پر سُکڑی سمٹی لیٹی رونے میں مصروف تھی۔۔

"عشاء اندر آجاؤ"۔۔ وہ دروازے پر ہی رُکا تھا۔۔ وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔

"دیکھو میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے، میں بار بار نہیں آؤں گا تمہیں لینے"۔۔ وہ خود پر ضبط کرتا بولا تھا۔۔ اُسے اپنی ضد پر قائم دیکھ کر وہ دانت پر دانت جمائے آگے بڑھا تھا جارہانہ طریقے سے اُس کے چہرے سے کُشن ہٹا کر

دور پھینکتا وہ اُس پر جھکا تھا۔۔ اُسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر وہ اُسے گود میں اُٹھا چُکا تھا۔۔ وہ حق دق رہ گئی تھی

"حمزہ!!"۔۔ جب تک اُس کے حواس کام کرتے وہ اُسے ایسے ہی اُٹھائے کمرے میں لا کر بیڈ پر تقریباً پٹخ چُکا تھا۔۔

حمزہ کا بغیر شرٹ کا گرم وجود اُس کے اندر جیسے آگ دہکا گیا تھا۔۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ حمزہ۔۔؟؟"۔۔ وہ الماری سے شرٹ نکال کر پہنتا لائیٹ آف کر کے گھوم کر اپنی جگہ آ کر لیٹا تھا وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔ ایک دم وہاں سے اُٹھنا چاہا تھا۔۔ پر وہ اُس کی کلائی تھام کر اُس کی کوشش بیکار کر چُکا تھا۔۔۔

"اب اگر تم چاہتی ہو میں مزید بدتمیزی نہیں کروں تو چُپ چاپ سو جاؤ عشاء، میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس سے زیادہ برداشت نہیں کروں گا"۔۔ وہ لیٹے لیٹے ہی گردن اُس کی طرف موڑ کر جس انداز میں بولا تھا عشاء کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔ ایک ہاتھ ہنوز اُس کی کلائی تھامے ہوئے تھا جب کہ دوسرا ہاتھ وہ اپنے بازو پر رکھ چُکا تھا۔۔ نجانے کتنے ہی آنسو گالوں سے ہوتے اُس کا گریبان بھگو چُکے تھے۔۔

....

اُس کی آنکھ ہلکی درد بھری آواز سے کُھلی تھی۔۔ وہ جو اُس کے پہلو میں نیم دراز سی سو گئی تھی ایک دم اُٹھ بیٹھی تھی۔۔ وہ نقاہت بھری آواز میں اُسے پُکار رہا تھا۔۔

"عشو۔۔"۔۔ حمزہ اپنے سر کو دائیں بائیں پٹخ رہا تھا۔۔ وہ اُس پر جُھکی تھی۔۔

"کک۔۔ کیا ہوا حمزہ۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھامتی پوچھ رہی تھی۔۔

"عِشو بہت درد ہو رہا ہے سر میں"۔۔۔ وہ اُس کا ہاتھ تھامتا بولا۔۔

"کیا بہت درد ہو رہا ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کی پیشانی سے بال ہٹاتی بھیگی آنکھوں سے پوچھ رہی تھی۔۔ حمزہ نے اثبات میں سر ہلا کر اُس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔ عشاء کے جسم میں پھریری سے دوڑی تھی جیسے۔۔

"حمزہ پین کلر۔۔ گھر میں کوئی پین کلر تو ہوگی ناں"۔۔ وہ بے تابی سے پوچھ رہی تھی۔۔ حمزہ نے اثبات میں سر ہلایا

تھا۔۔

"وہ۔۔ڈاکٹر نے۔۔ میں نے پتا نہیں کہاں۔۔"۔۔وہ بے ربط جُملے بول رہا تھا۔۔اُس کی تکلیف عشاء کو اپنے دل پر محسوس ہو رہی تھی۔۔

"ہاں کہاں رکھی تھی۔۔بتاؤ مجھے جلدی پلیز"۔۔وہ بے چینی سے اُس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتی گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔

"گاڑی"۔۔وہ بمُشکل بولا تھا۔۔

"اُفف"۔۔اُس نے اپنا سر تھاما تھا۔۔

"میڈیسن کو چھوڑو میرا سر دباؤ پلیز"۔۔وہ اُس کا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے بولا۔۔

"ہاں"۔۔وہ اُس کے بلکل قریب بیٹھ کر اُس کا سر دبانے کے ساتھ ساتھ مُختلف قرآنی آیت پڑھ پڑھ کر اُس پر پھونک رہی تھی۔۔ساتھ ساتھ آنسو بھی جاری تھے۔۔حمزہ بے چینی میں کبھی اُس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھتا، کبھی اپنے سینے پر۔۔عشاء کے لیے یہ پل،اُس کی قُربت قیامت سے کم نہیں تھے۔۔حمزہ کا پورا وجود بُخار میں تپ رہا تھا۔۔وہ آہستہ آہستہ غنودگی میں جا رہا تھا۔۔

کچھ نہ سمجھتے ہوئے عشاء نے جُھک کر اپنے سرد ہونٹ اُس کی جلتی پیشانی پر رکھے تھے۔۔

اِن پلوں نے اُسے بتا دیا تھا کہ حمزہ اُس کی زندگی کا اہم جزو ہے۔۔نکاح کے بعد سے نہیں بلکہ بچپن سے۔۔حمزہ کی ذات ہمیشہ سے اُس کے لیے تحفظ رہی ہے۔۔سکون کا باعث رہی ہے۔۔

دانیال کے نکاح میں ہوتے ہوئے،اُس کے ساتھ چند پل گزارتے ہوئے اُسے اپنی عزّتِ نفس کو کُچلنا پڑتا تھا۔۔وہ خود کو اپنے شوہر سے ہی غیر محفوظ سمجھنے لگی تھی۔۔اُسے دانیال کی نظروں میں مُحبت نہیں ہوس نظر آتی تھی۔۔ پر سامنے پڑا وجود۔۔اُس کے نکاح میں آنے کے بعد عشاء کو لگا وہ کُھلے آسمان سے ایک تحفظ بھری چھاؤں میں آگئی ہو۔۔ابھی کچھ گھنٹے پہلے عشاء نے اُس کا ہاتھ جھٹکا تھا وہ چاہتا تو اپنی مردانہ انا میں اُس کے ساتھ زبردستی کر سکتا

تھا پر وہ گھر ہی چھوڑ گیا تھا۔۔

اُسے حمزہ سے مُحبت تھی اور ہے۔۔ اُس نے اُس کے چہرے پر نظر جمائے بھیگی مُسکراہٹ سے اعتراف کیا تھا۔۔

اُس کا ہاتھ ابھی تک حمزہ کے گرفت میں تھا جب ہی حمزہ کے موبائل کی میسج ٹون بجی تھی۔۔ اُسے حیرت ہوئی تھی رات کے تین بجے بھلا کون ہو سکتا ہے۔۔ ایک کے بعد دو تین چار تو اتر سے میسجز آتے گئے تھے۔۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اُٹھایا تھا۔۔ اسکرین پر چمکتا نام دیکھ کر عشاء کے دل کی دھڑکن رُکی تھی۔۔ اُس نے میسجز کو اوپن کیا تھا۔۔

"حمزہ میں نے بہت کوشش کی ہے تمہیں بھلانے کی مجھ سے نہیں ہو رہا"۔۔ عشاء پتھر ہوئی تھی۔۔ دوسرا میسج۔۔

"کیسے بُھلا دوں سات آٹھ سال، ایک دو سال کی نہیں میری مُحبت سات آٹھ سال کی ہے"۔۔ عشاء کے دل کو جیسے کسی نے جکڑا تھا۔۔

"تم مجھ سے بھی شادی کر لو پلیز۔۔ وہ ڈائیورسڈ ہے حمزہ، لڑکیاں اپنی پہلی مُحبت نہیں بُھلا پاتی، جب میں تمہیں نہیں بھول پا رہی تو وہ تو اُس کے نکاح میں تھی۔۔ سوچو کیا کیا ناں ہو گا اُن دونوں کے بیچ"۔۔ عشاء نے کرب سے اپنی آنکھیں میچ کر اپنا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھا تھا۔۔ اُس سے زیادہ وہ نہیں پڑھ پائی تھی۔۔ اُس نے میسجز ڈیلیٹ کر کے موبائل واپس رکھا تھا۔۔

دانیال نے تو اُس کا مان توڑا تھا صرف، پر آج حمزہ امین نے اُسے توڑ دیا تھا۔۔

سات آٹھ سال۔۔

حمزہ سات سالوں سے بسمہ سے مُحبت کرتا ہے۔۔ عشاء کا دل ماتم کناں ہوا تھا اِس سے۔۔ ایک نظر اُس پر ڈال کر وہ اُس کے قریب سے اُٹھنے کو تھی پر حمزہ نے گرفت سخت کی تھی۔۔ وہ جاگ نہیں رہا تھا، پر شاید غنودگی میں تھا۔۔ اُس سے اب مزید حمزہ کی قُربت سہی نہیں جا رہی تھی۔۔ اُس نے اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے نکالنا چاہا تھا جب وہ بڑبڑایا تھا۔۔

"مت جاؤ عشو"۔۔ حمزہ نے اُسے جھٹکا دے کر خود پر گرایا تھا۔۔ وہ حق دق رہ گئی تھی۔۔

"مجھے بہت درد ہو رہا ہے میرے پاس رہو"۔۔ وہ اُسے اپنی گرفت میں لیتا بڑبڑا کر سو گیا تھا۔۔ بے بسی سے عشاء نے اُس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موندی تھیں۔۔ کتنے ہی آنسو حمزہ کے سینے پر بہے تھے۔۔ پر وہ بے خبر بے سُدھ پڑا سو رہا تھا۔۔

....

کھڑکی سے آتی روشنی سے اُس کی آنکھ کُھلی تھی۔۔ خود کو اُس کی بانہوں میں، اُس کے سینے پر سر رکھے سوتا دیکھ کر وہ حیران رہ گئی تھی۔۔ اُس کا دل ٹرین کی رفتار سے دھڑکا تھا۔۔

عشاء نے ایک دم اُس کے بازوؤں کا حصار توڑنا چاہا تھا۔۔ جب وہ اُس کے کان کے پاس گُنگنایا تھا۔۔

"گُڈ مارننگ!۔۔ اتنی دیر سے تمہارے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا میں، پھر سوچا ساری رات تمہیں اپنی وجہ سے پریشان رکھا تھا، اِس لیے ڈسٹرب نہیں کیا"۔۔ اُس کے کسمسانے پر وہ اُسے چھوڑ گیا تھا۔۔ وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔

حمزہ نے بغور اُس کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔ شرم و حیا سے سُرخ چہرہ۔۔ جُھکی پلکیں وہ مُسکرایا تھا۔۔ عشاء کے ذہن میں ایک دم رات کے میسجز آئے تھے۔۔ خود پر ضبط کرتی وہ تیزی سے واش روم کی طرف بڑھی تھی۔۔

"میں فریش ہو کر تمہارے لیے ناشتہ لاتی ہوں"۔۔ وہ واش روم میں غائب ہوئی تھی، اُس کے گُریز کو شرم و حیا تصور کرتا وہ دلکشی سے مُسکرایا تھا۔۔

"جھوٹا، بدتمیز، میں بھی کوئی فالتو نہیں ہوں۔۔ اِن لوگوں کو لگتا ہے عشاء کی کوئی عزّتِ نفس ہی نہیں ہے، نہیں رہوں گی میں اِس کے ساتھ، واپس چلی جاؤں گی"۔۔ وہ آنسو بہاتی چہرہ دھو رہی تھی۔۔ دو تین منٹ بعد اُس کی طرف دیکھے بغیر کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

کچھ لمحوں بعد وہ اُس کا ناشتہ لیے واپس کمرے میں آئی تھی تو وہ کمرے میں نہیں تھا۔۔ اُسی وقت وہ تولیے سے سر

رگڑتا آیا تھا۔۔

"تم نہائے کیوں ہو۔۔؟؟۔۔ تمہیں بُخار تھا"۔۔وہ فکرمندی اور ناراضگی سے بولی تھی۔۔اُس کے لہجے میں اپنے لیے فکر محسوس کرتا وہ مُسکرایا تھا۔۔

"یار حالت خراب ہو رہی تھی۔۔اور نماز بھی قضا ہوئی ہے وہ بھی تو پڑھنی ہے خون لگے کپڑوں سے تو نہیں پڑھ سکتا تھاناں"۔۔نماز قضا ہونے کا تو اُس کو بھی افسوس ہوا تھا۔۔دیر سے سونے کے باعث اُن کی آنکھ الارم سے بھی نہیں کُھلی تھی۔۔جبکہ الارم کے بجنے پر حمزہ نے غنودگی میں الارم بند کر دیا تھا، جس کے باعث عشاء کی آنکھ بھی نہیں کُھلی تھی۔۔

وہ اپنا موبائل اُٹھاتا بولا عشاء کا دل دھڑکا تھا، اگر بسمہ نے اُس کے سو جانے کے بعد کوئی میسج کیا ہو تو۔۔وہ غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی تھی

"یار میں سوچ رہا ہوں تمہاری ایک رات کی آدھی ادھوری قُربت سے میری نماز قضا ہو گئی، آگے کیا ہو گا"۔۔وہ جو بغور اُس کا چہرہ دیکھ رہی تھی اُس کی بات کا مطلب سمجھتی سر تا پیر سُرخ ہوئی تھی۔۔

"اُفف"۔۔وہ ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔اُس کا سُرخ چہرہ دیکھ کر وہ بے اختیار قہقہہ لگا گیا تھا۔۔عشاء نے اُسے گھورنا چاہا تھا پر اُسے خود کو دیکھتا پا کر اُس نے حیا سے پلکیں جُھکائی تھیں

"یہ تو فری ہی ہو گیا، بدتمیز بےشرم"۔۔وہ دل ہی دل میں اُسے ہزار صلواتیں سُناتی اُس کی کل رات کی پھینکی شرٹ اُٹھا رہی تھی۔۔

"یار عشو یہ کیا ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے پلٹ کر دیکھا وہ دودھ اور سلائس کو مُنہ بنا کر گھور رہا تھا۔۔

"یہ بُخار میں امّی کا سجسٹ کیا ہوا ناشتہ ہے، چُپ چاپ کھا لو"۔۔وہ سنجیدگی سے کہتی بلینکٹ تہہ کرنے لگی تھی۔۔

اُس کو ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ باہر جانے کو تھی جب اچانک اُس کا موبائل بجا تھا۔۔کمرے کے دروازے پر عشاء کے قدم ساکت ہوئے تھے۔۔

"نہیں یار طبعیت ٹھیک نہیں ہے، آج نہیں آرہا"۔۔وہ گہرا سانس لیتی باہر نکلی تھی۔۔

کیا کرے گی اب وہ۔۔

"میں واپس کراچی جاؤں گی"۔۔وہ فیصلہ کرتی اپنے لیے ناشتہ بنانے گئی تھی۔۔ لیکن پہلے یہ ٹھیک ہو جائے، ابھی اُسے خاموش رہنا تھا۔۔ ہزار سوچوں میں گھری وہ بے چین ہوئی تھی۔۔ پھر اچانک حمزہ کی بے تحاشہ قُربت یاد کر کے اُس کا دل بے ایمان ہوا تھا۔۔ سب کچھ چھوڑ کر وہ پھر رو دی تھی۔۔

....

"کیسی ہے میری بچّی۔۔؟"۔۔اُس کی شادی کو تقریباً دو مہینے ہونے کو آئے تھے۔۔یاسمین ابھی بھی اُن دونوں کے بارے میں پریشان رہتی تھیں۔۔

"ٹھیک ہوں امّی۔۔"۔۔وہ خود پر قابو پاتے بولی تھی۔۔

"تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے عشاء۔۔؟؟"۔۔اُس کی بھیگی بھاری آواز پر وہ ٹھٹھکی تھیں۔۔

"زُکام ہے امّی"۔۔وہ اپنے آنسوؤں پر بند باندھتے بولی۔۔

"حمزہ کہاں ہے، بات کرواؤ میری"۔۔وہ پریشان ہو اُٹھی تھیں۔۔

"امّی وہ باہر لاؤنج میں ہے"۔۔وہ اُن کو بہلانے کو بولی تھی۔۔اُس سے پہلے کہ وہ کچھ اور پوچھتی وہ زور سے چیخی تھی

"آئی۔۔ آرہی ہوں ناں، بس پانچ منٹ۔۔۔امّی حمزہ بُلا رہے ہیں۔۔ ہمیں لنچ پر جانا ہے، اب اگر مجھے دیر ہوئی تو وہ خواہ مخواہ شور کریں گے۔۔ بعد میں بات کرتی ہوں آپ سے"۔۔یاسمین نے ایک دم سکون کا سانس لیا تھا۔۔

"ہاں ہاں خیر سے جاؤ، اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔۔ اللہ حافظ"۔۔وہ دعائیں دیتی فون رکھ چکی تھی۔۔

"امّی آپ نے بابا نے حمزہ کے ساتھ زیادتی کر دی۔۔ میں کیا کروں اب"۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

....

چوکیدار سے اُس کی گاڑی میں رہ جانے والی دوائیں منگوا کر وہ اُسے کِھلا چکی تھی۔۔وہ اب سو رہا تھا۔۔دوپہر کے دو بج رہے تھے۔۔اُس کا سوچ سوچ کر بُرا حال ہو رہا تھا۔۔

حمزہ نے امین صاحب کے دباؤ میں اپنی سات آٹھ سالہ مُحبت کی قُربانی دے کر اُس پر ترس کھاتے شادی کی ہے۔۔ اُسے اپنے بے قدری پر رونا آیا تھا۔۔وہ اُس سے ملتا بھی تھا۔۔وہ اُس کے لیے یخنی بناتے ساتھ ساتھ بے آواز رو بھی رہی تھی۔۔جب وہ اچانک باہر آیا تھا۔۔

"کیا بنا رہی ہو عشاء۔۔؟؟"۔۔وہ صوفے پر ٹکتا پوچھ رہا تھا۔۔اُس نے یک دم رُخ موڑ کر آنکھیں صاف کر کے خود پر قابو پایا تھا۔۔

"یخنی"۔۔اُس کے بتانے پر حمزہ نے مُنہ بنایا تھا۔۔

"عشو میرا چیز پاستا کھانے کا موڈ ہے پلیز یار"۔۔اُس کی انوکھی فرمائش پر عشاء نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔

"بریانی نہ بنا دوں۔۔؟؟"۔۔آواز میں طنز شامل تھا۔۔کچھ بھی جواب دیئے بغیر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا تھا،وہ رُخ موڑے اپنا کام کر رہی تھی۔۔

"عشاء"۔۔اپنے قریب بلکل سنجیدہ سی آواز پر اُس کے ہاتھ رُکے تھے۔۔وہ مُڑی نہیں تھی۔۔

"تم رو رہی ہو عشو۔۔؟؟"۔۔ کبھی اُس کی آنکھوں سے، کبھی اُس کی آواز سے، کبھی اُس کے چہرے سے اُس شخص کو کیسے پتا چل جاتا تھا کہ وہ روئی ہے، اُسے کوئی تکلیف ہے۔۔بے اختیار بہت سے آنسوؤں نے اُس کے گالوں کو چُوما تھا۔۔

"عشاء۔۔؟؟"۔۔حمزہ نے بے چین ہو کر پیچھے سے اُس کے شانوں پر ہاتھ رکھے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔ آنسوؤں سے تر چہرہ۔۔نچلا لب ہونٹوں میں دبائے وہ سسکیاں دبانے کی کوشش میں بحال ہو رہی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں عشو"۔۔وہ اُس کی ٹھوڑی تھامے مُحبت سے کہہ رہا تھا۔۔خود سے کیے سارے عہد ٹوٹے تھے

اِس سمے۔۔وہ بے اختیار اُس کے سینے سے لگی رو دی تھی۔۔وہ ساکت رہ گیا تھا

"عشو۔۔۔میری جان کیا ہوا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے خود میں سمیٹے پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔۔وہ اُس کی بانہوں میں مزید بکھرتی شدتوں سے روتی جا رہی تھی۔۔

"آئی ایم سوری عشورات میں نے تم سے بدتمیزی کی۔۔یار معاف کر دو پر اِس طرح تو مت رو پلیز"۔۔وہ اُسے لیے صوفے پر آ بیٹھا تھا وہ اُس کے بازو کے حصار میں اُس کے شانے میں سر چھپائے ابھی تک رو رہی تھی۔۔

وہ کیسے رہے گی اِس کے بغیر۔۔؟؟

کیا وہ اُسے چھوڑ دے گا۔۔؟؟

کیا حمزہ کو اُس سے محبت نہیں ہے۔۔؟؟

کیا وہ سچ میں بسمہ سے۔۔۔؟؟

اُس کے شانے میں مُنہ چھپائے وہ اُسی کی محبت میں رو رہی تھی۔۔

"عشاء میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں یار"۔۔وہ پشیمانی سے بولا تھا۔۔وہ خود پر قابو پاتی خجالت سے اُس سے الگ ہوئی تھی۔۔

"حمزہ مجھے کراچی جانا ہے پلیز۔۔اتنے دن ہو گئے امّی بابا سب سے ملے ہوئے"۔۔وہ بولتے بولتے پھر رو دی تھی۔۔

"بس اتنی سی بات۔۔؟؟۔۔میں کرتا ہوں بات ایک ہفتے کی لیو کے لیے"۔۔وہ اُس کے آنسو صاف کرتا بولا۔۔

"رویا نہیں کرو عشو، تمہارے آنسو ہمیشہ سے مجھے تکلیف دے جاتے ہیں"۔۔وہ اُس کے بال کانوں کے پیچھے اڑستا بولا۔۔اُس کے لمس پر عشاء کا دل پھر بے ایمان ہونے لگا تھا وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔

"یخنی"۔۔وہ اپنی بے اختیاری پر خود کو کوستی کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔

"لے آؤ اور میری بات سُنو تم نے بھی یخنی ہی پینی ہے سمجھی"۔۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتا ٹی وی آن کر گیا

تھا۔۔

"صرف کراچی جانے کے لیے یہ اتناتو نہیں روسکتی۔۔ کیا یہ کسی بات پر ہرٹ ہوئی ہے۔۔؟؟۔۔ میں نے شاید کچھ زیادہ ہی سختی دکھادی تھی"۔۔ وہ خود کو الزام دیتاٹی وی کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

....

وہ اُس وقت سب کے پاس سب کے ساتھ کراچی میں موجود تھی۔۔ دودن بعد وہ اُسے کراچی لے آیا تھا۔۔

"میں نے آپ سب کو بہت مِس کیا"۔۔ وہ یاسمین کے گلے لگتی رودی تھی۔۔

"ارے تو روکیوں رہی ہو۔۔؟؟"۔۔ سارہ نے اُس کے سر پر چپت مارتے پوچھا تھا۔۔

"اِسی لیے تو رو رہی ہوں"۔۔ وہ روتے روتے بولتے ہنسی تھی۔۔ حمزہ نے بغور اُسے دیکھا تھا۔۔ کچھ دنوں سے وہ اُسے اُلجھی اُلجھی لگ رہی تھی پر بات کا سرا اُس کے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔۔

....

"عشاء اچھا ہوا تم آگئی، تمہیں پتا ہے ناں فیصل بھائی کی شادی ہے۔۔ تم سب سے مِل لو گی"۔۔ مومنہ اور وہ اپنے مُشترکہ کمرے میں موجود تھیں۔۔ فیصل اُن کے ماموں کا بیٹا تھا۔۔

"ہمم ہاں"۔۔ وہ غائب دماغی سے بولی تھی۔۔

"شادی کے بعد لائف کتنی چینیج ہوجاتی ہے ناں عشاء، ایک بلکل اجنبی شخص آپ کے بہت قریب بہت پاس آنے لگتا ہے، آپ کی ساری حدیں توڑ کر آپ کے دل میں بس جاتا ہے"۔۔ مومنہ کے چہرے پر اِس سمے فہیم کی محبتوں کے رنگ تھے وہ خالی خالی نظروں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔ اُس کے پاس ایسی کوئی بات نہیں تھی جو وہ جواباً اُس کو بتاتی۔۔

"عشاء تم بھائی کے ساتھ خوش ہوناں۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کے چہرے کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔

وہ پھیکی سی ہنسی ہنس دی تھی۔۔

"تم ہی تو کہتی ہو تمہارا بھائی بہت اچھا ہے، یہ بتاؤ تم کل کیا پہن رہی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ موضوع بدل کر بولی۔۔

"بری کا سوٹ ہے۔۔عشاء بھائی رومینٹک ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ دوبارہ اپنے بھائی کو بیچ میں لائی تھی اُس کی بات پر عشاء کا دل دھڑکا تھا، اُس دن صوفے کا لمحہ یاد آتے ہی وہ پھر سے سُرخ ہوئی تھی۔۔

"اُوففف، اللہ خیر کرے عشاء اپنا چہرہ دیکھو۔۔ بلکل لال ٹماٹر لگ رہی ہو۔۔ تم تو اپنی اِن اداؤں سے میرے بھائی کو پاگل بناتی ہو گی"۔۔مومنہ کی بات پر اُس کے دل میں بسمہ لہرائی تھی۔۔

"مومی تمہیں وہ بسمہ یاد ہے۔۔؟؟"۔۔اُس کی بات پر مومنہ نے بُرا منہ بنایا تھا۔۔

"وہ ایٹم بم۔۔؟؟۔۔وہ تمہیں کیوں یاد آئی بھلا۔۔؟؟۔۔بھائی کا کانٹیکٹ ہے کیا اُس سے عشاء۔۔؟؟"۔۔اب وہ فکرمندی سے پوچھ رہی تھی۔۔

"نہیں ایسے ہی۔۔"۔۔وہ لہجے کو سرسری بناتی بولی۔۔

"میرا بھائی ایسا نہیں ہے، اُنہوں نے تم سے شادی کی ہے، اب وہ صرف تمہارے ہیں"۔۔اِس کا مطلب مومنہ بھی اِس بات کی تصدیق کر رہی تھی کہ حمزہ بسمہ میں انٹرسٹڈ تھا اور عشاء حمزہ اِس وقت یہ بات بھول گئی تھی کہ مومنہ کو یقین بھی اِسی نے دلایا تھا حمزہ بسمہ میں دلچسپی رکھتا ہے۔۔عشاء کے دل کا بوجھ مزید بڑھا تھا۔۔وہ کروٹ بدل کر سوتی بن گئی تھی۔۔

....

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا عشاء۔۔؟؟"۔۔وہ چِلا اُٹھی تھیں اُس کی بات پر۔۔

"مجھے نہیں جانا امّی۔۔میں آپ لوگوں کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔"۔۔وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔

"عشاء کیوں مجھے پریشان کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہوا ہے تم نے، شادی کے بعد لڑکیاں اپنے شوہر کے ساتھ ہی رہتی ہیں، وہ جہاں بھی رہے"۔۔اُنہوں نے اُسے سمجھایا تھا۔۔

"امّی میں وہاں بور ہو جاتی ہوں"۔۔وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"شوہر کے ساتھ بھیجا ہے ناں تمہیں، اُس کے ساتھ دل لگاؤ اب"۔۔ اُنہوں نے اُس کا چہرہ کھوجا تھا۔۔

"کیا حمزہ تمہارا خیال نہیں رکھتا عشاء۔۔؟؟"۔۔ اُنہیں دھڑکا لگا تھا۔۔

"ایسی بات نہیں ہے امّی میں کچھ دن یہاں سب کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں"۔۔ وہ نظریں چُرا کر بولی تھی۔۔

"اپنے شوہر کے ساتھ آؤ جتنا مرضی رہو، پھر اُسی کے ساتھ واپس جاؤ بس"۔۔ وہ اب سختی سے کہتی اُس کے سامنے سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔

"میں نہیں جاؤں گی اُس کے ساتھ کہہ دیا ناں"۔۔ وہ زور سے کہتی دروازے کی طرف بڑھی جب اندر آتے وجود سے زوردار ٹکر ہوئی تھی اُس نے اپنی ناک پکڑی تھی۔۔

"تم دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔؟؟"۔۔ سامنے حمزہ کو دیکھ کر وہ چلا کر بولی تھی

"کیا بے ہودگی ہے عشاء، تمیز سے بات کرو، شوہر ہے وہ تمہارا"۔۔ اُنہوں نے اُسے ڈپٹا تھا۔۔ وہ اُس کے ہاتھ اپنے شانے سے ہاتھ ہٹاتی بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی تھی۔۔ یاسمین نے بے اختیار اپنا سر تھاما تھا۔۔

"چھوٹی امّی"۔۔ اُس نے اُنہیں بیڈ پر بٹھایا پھر خود بھی اُن کے سامنے بیٹھا تھا۔۔

"حمزہ۔۔ کیا تم دونوں کی لڑائی ہوئی ہے۔۔؟؟"۔۔ اُنہوں نے اب اُس کا چہرہ کھوجا تھا۔۔ عشاء کی رویے سے حیران تو وہ بھی ہوا تھا۔۔

"نہیں امّی۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے"۔۔ وہ اُن کے ہاتھ تھام کر بولا۔۔

"پھر یہ ایسا کیوں کہہ رہی ہے۔۔؟؟"۔۔ پہلے اُن کو مطمئن کرنا ضروری تھا پھر عشاء حمزہ سے نمٹنے کا سوچ چُکا تھا وہ۔۔

"وہ امّی۔۔۔ تھوڑی سی ناراض ہے مجھ سے"۔۔ اُس نے کان کُھجایا تھا۔۔

"کیوں۔۔؟؟"۔۔ وہ حیران ہوئی تھیں

"پرسوں ڈنر کا وعدہ کیا تھا اِس سے پر مجھے دیر ہوگئی تھی آنے میں بس تب سے بات نہیں کر رہی"۔۔ وہ سر کو جُھکا

کر بولا تھا مبادہ وہ اُس کی آنکھوں میں جھوٹ کی تحریر نہ پڑھ لیں۔۔

"لو دیکھو، اتنی سی بات پر کوئی اتنا واویلہ کرتا ہے حمزہ کہ یہ تمہارے ساتھ جانے سے ہی انکار کر دے۔۔ کیا کروں میں اِس لڑکی کا"۔۔ وہ سر پر ہاتھ مارتے بولی تھیں۔۔

"چھوٹی امّی"۔۔ وہ اُن کے سر سے ہاتھ ہٹانے لگا

"سارا قصور آپ کی بیٹی کا نہیں ہے، کچھ آپ کا بیٹا بھی نالائق ہے، میں پندرہ دن سے اُسے کہیں لے ہی نہیں گیا۔۔ آفیس کے کاموں کی وجہ سے"۔۔ وہ شرمندہ شرمندہ بول رہا تھا۔۔ وہ ہنس دی تھیں۔۔

"میں منا لوں گا اپنی بیوی کو امّی"۔۔ اُس کی آنکھوں میں یقین یاسمین کو سکون دے گیا تھا۔۔

"بس بیٹا اُس کی بیوقوفی سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ اور حمزہ یہ تم سے ابھی بھی تُو تڑاخ سے بات کرتی ہے"۔۔ اب وہ اُسے گھورنے لگی تھیں۔۔ وہ ایک دم ہنسا تھا۔۔

"چھوٹی امّی۔۔ اب اُس کے مُنہ سے آپ سُن کر مجھے بھی عجیب لگے گا تم ہی ٹھیک ہے"۔۔ وہ پھر ہنسا تھا

"تھوڑی تمیز سکھاؤ پھر اِسے، ابھی جیسے تم سے بات کر کے گئی ہے ناں تمہاری بیوی ہونے کا بھی لحاظ نہیں کروں گی"۔۔ اُن کی بات پر وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

....

"پھپھو کے کون سے ہاتھ میں ٹوفی ہے۔۔؟؟"۔ وہ ڈیڑھ سالہ زین کے آگے اپنی دونوں بند مُٹھیاں کرتی بولی۔۔ زین نے اُس کے دونوں ہاتھ ہی اپنے ننھے ہاتھوں میں لیے تھے۔۔

"میرا اچلا کو بے بی"۔۔ وہ ہنستی ہوئی اُسے گود میں اُٹھا کر اُس کے گال چومنے لگی تھی۔۔ وہ اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑا اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔ کچن کے دروازے سے نکلتی سارہ نے ایک نظر حمزہ کو دیکھ کر عشاء کو دیکھا تھا۔۔ جو زین کو پیار کر رہی تھی۔۔

"ویسے عشاء تم کب مجھے چاچی بنا رہی ہو"۔۔ سارہ کی بات پر اُس نے سٹپٹا کر گردن سارہ کی طرف پھیری تھی۔۔ وہ

اُن کی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر دائیں بائیں سر ہلاتا مُسکرایا تھا

"اُففف توبہ بھابھی آپ بھی کیا۔۔"۔۔سارہ کے ہونٹوں پر معنی خیز مُسکراہٹ دیکھ کر وہ اپنا رُخ پھر زین کی طرف موڑ گئی تھی۔۔

"کیا مطلب آپ بھی۔۔ تمہیں پتا ہے، مردوں کو بچّے بہت پسند ہوتے ہیں اور کہتے ہیں پہلا بچّہ جلدی کر لینا چاہیئے"۔۔اُس کی بات پر عشاء کا چہرہ سُرخ ہوا تھا۔۔

"میری جان چھوڑیں آپ، اِسے پکڑیں"۔۔وہ زین کو اُسے تھما کر اپنے کمرے میں جانے کو مُڑی تھی پر سامنے اُسے ذو معنی انداز میں مُسکراتے دیکھ کر اُس کی نظریں جُھکی تھیں چہرہ مزید سُرخ ہوا تھا۔۔۔

" بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ مجھے بچّے واقعی میں پسند ہیں"۔۔وہ زین کو اُس کی گود سے لیتا اُس کے گال کو چوم کر بولا۔۔ نظریں عشاء پر ہی تھیں۔۔وہ نظریں جھکائے بھاگنے کا سوچ رہی تھی۔۔

"لیکن ہمارا ابھی پلین نہیں ہے۔۔ آپ بتائیں زین کا بہن بھائی کب آرہا ہے"۔۔وہ اب براہ راست سارہ سے پوچھ رہا تھا۔۔اُس کی بات پر وہ شرم سے مر جانے کو ہوئی تھی، سارہ نے اُس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا تھا۔۔

"شرم تو آ نہیں رہی تمہیں بھابھی سے ایسے بات کرتے ہوئے"۔۔سارہ خجالت سے بولی تھی۔۔وہ جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

"آپ ہی سے سیکھ رہا ہوں"۔۔اُس کا جملہ کان میں پڑتے ہی اُس نے دروازہ بند کیا تھا۔۔

"کتنا بولڈ ہے یہ"۔۔وہ بے ترتیب سانسوں سے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

"لگتا ہے بھائی سے ٹاکرا ہوا ہے"۔۔مومنہ اُس کے سُرخ چہرہ، اُڑے اُڑے ہواس، لمبی لمبی سانسوں کو دیکھ کر شرارت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"بکو مت"۔۔وہ اُسے دھکا دے کر واش روم میں گھسی تھی۔۔

....

آج فیصل کی برات تھی۔۔ بوتل گرین ڈریس میں وہ تیاری کے آخری مراحل میں تھی۔۔ اُس نے ریڈ لپ اسٹک اُٹھا کر ہونٹوں پر لگائی تھی۔۔ پھر اپنے ہونٹ او کی شکل میں شیشے کے قریب کر کے سر کو دائیں بائیں کر کے وہ اپنی لپ اسٹک چیک کر رہی تھی۔۔ وہ واش روم کے دروازے پر کھڑا دلچسپی سے اُس کی کاروائی کو دیکھ رہا تھا۔۔

ریڈ لپ اسٹک اُس کے ہونٹوں کی ساخت کو مزید اُجاگر کر رہی تھی۔۔ اُسے اپنے ہونٹوں پر لپ اسٹک بہت اچھی لگی تھی۔۔ اچانک اُسے اپنے ہونٹوں پر حمزہ کا لمس محسوس ہوا تھا، اُس نے ایک دم اپنے ہونٹوں سے نظریں چُرا کر گولڈن جھمکا اُٹھایا تھا۔۔

نجانے کیوں وہ اپنے قدم نہیں رُوک پایا تھا۔۔ وہ یوں سجی سنوری حمزہ کے دل کے تاروں کو چھیڑ گئی تھی۔۔ ایک جُھمکا کان میں ڈال چکی تھی دوسرا جُھمکا ہاتھ میں لے کر اُس نے نظریں اُٹھائیں تھیں۔۔ شیشے میں اُس کے عکس پر نظر پڑتے ہی وہ نظریں جُھکا گئی تھی۔۔ حمزہ قدم قدم چلتا اُس کے سامنے آیا تھا۔۔ وہ اپنے دل کی دھڑکنیں سُن سکتی تھی۔۔ اُس نے نظر اُٹھا کر سامنے کھڑے حمزہ کو دیکھنا چاہا تھا۔۔ بلیک کُرتا شلوار میں وہ عام دنوں سے مُختلف اور اچھا لگ رہا تھا۔۔ اُس کی نظریں پھر جُھکی تھیں۔۔ اُس کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔ حمزہ نے اُس کے ہاتھ سے جُھمکا لیا تھا۔۔ چہرے پر آئی لٹ کو اپنے اُنگلیوں سے اُس کے کان کے پیچھے کر کے احتیاط سے جُھمکا اُس کے کان میں ڈالا تھا۔۔۔ اُس کے لمس پر عشاء کی دھڑکنوں نے دھمال مچایا تھا جیسے۔۔ اُس نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا، وہ اُس کے بہت قریب اُس کے ریڈ لپ اسٹک میں سجے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ عشاء نے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس کر کے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔۔

اُس کی غیر ہوتی حالت کو محسوس کر کے حمزہ نے نرمی سے اُس کی کمر میں بازو حمائل کر کے اُسے خود سے قریب کیا تھا۔۔ عشاء کو سب کچھ بھولا تھا اپنا آپ۔۔ بسمہ۔۔ وہ واپس حمزہ کے ساتھ نہیں جائے گی۔۔

"خراب ہو جائے گی"۔۔ حمزہ نے اُس کے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے اُس کے گال کو چھوا تھا اُسے اپنے پورے جسم میں کرنٹ لگا تھا جیسے، ایک دم ہوش میں آ کر اُس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔

"چھوڑو مجھے"۔۔ وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اُس کے حصار سے نکلی تھی۔۔ حمزہ نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"مت چُھوا کرو مجھے۔۔"۔۔ وہ اُسے گھور کر بولی تھی۔۔ مارے توہین کے حمزہ نے اُسے بازو سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا۔۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ عشاء۔۔؟؟"۔۔ وہ سُرخ چہرے سے پوچھ رہا تھا آج دوسری بار عشاء نے اُس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ میں دل بہلانے کا سامان نہیں بنو گی کسی کے لی بھی سمجھے"۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی اپنا بازو چھڑانے لگی۔۔

"بکواس بند کرو ایڈیٹ"۔۔ وہ خود پر ضبط کرتا بولا۔۔

"بھائی آجائیں سب لوگ ویٹ کر رہے ہیں"۔۔ مومنہ کی باہر سے آواز آئی تھی۔۔

"میرے ساتھ دو مہینے رہ کر بھی تمہیں اندازہ نہیں ہوا کہ نفس کا غلام نہیں ہوں میں۔۔ اگر مطلب پرست ہوتا تو پہلی رات ہی اپنا حق لے چکا ہوتا، سمجھی!۔۔"۔۔ اُس کی بات پر عشاء کا چہرہ سُرخ پڑا تھا۔۔

"خیر نہیں جانا تمہیں میرے ساتھ نہیں جاؤ، پہلے بھی میں زبردستی نہیں لے کر گیا تھا تمہیں"۔۔ وہ دانت پر دانت رکھے دھیمی آواز میں غرایا تھا۔۔

"اب اگر میرے باپ نے میرے سر پر پستول بھی رکھی ناں، تب بھی تمہیں ساتھ لے کر نہیں جاؤں گا"۔۔ اُسے جھٹکے سے چھوڑ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔ وہ دو قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔ اُس کی باتیں عشاء کا دل توڑ گئی تھیں وہ ساکت سی کھڑی اُسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔ یہ سوچے بغیر کے وہ اُس کے ساتھ کیا کر چکی تھی۔۔ پر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جہاں اب بسمہ کے مسیجز بھی اُسے تنگ کرنے لگے تھے۔۔ اُسے لگ رہا تھا حمزہ اُسے دھوکا دے رہا ہے۔۔

عشاء وسیم کا مسئلہ مُحبت تھی، جو اُس نے دانیال سے چاہی تھی، جو وہ حمزہ سے چاہ رہی تھی۔۔ حمزہ کی آنکھیں، حمزہ کا

دل سب وہی تھے جو وہ بچپن سے اپنے لیے دیکھتی آرہی تھی۔۔ پر پھر بھی ہر بار بسمہ کا خیال اُسے توڑ بیٹھتا تھا۔۔ حمزہ کی مُحبت وہ نہیں کوئی اور تھی۔۔ یہ خیال اُس کے دل کو مُٹھی میں لے لیتا تھا۔۔

....

"تم تو بڑی خوبصورت ہوگئی ہو میری جُدائی میں"۔۔ وہ اُسے سر تا پیر اُسی ہوس بھری نظروں سے گھورتا بولا تھا۔۔ اُسے اپنے سامنے دیکھ کر وہ کانپی تھی۔۔ وہ زین کو پانی پلانے لائی تھی۔۔

"عشاء تمہیں دیکھ کر لگتا نہیں ہے تم حمزہ کے ساتھ خوش ہو"۔۔ وہ اُس کے اُترے چہرے کو دیکھ کر بولا تھا۔۔ عشاء نے اُس کی طرف دیکھے بغیر زین کا ہاتھ تھاما تھا۔۔ جب وہ اُس کے سامنے آیا تھا۔۔

"سُنو عشاء میں ابھی بھی تمہاری راہ دیکھ رہا ہوں۔۔ چھوڑ دو اُس کمینے کو۔۔ اُسی کی وجہ سے آج ہم دونوں الگ"۔۔ عشاء نے آنکھوں میں شعلے بھر کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"بکواس بند کرو اپنی"۔۔ وہ غرائی تھی۔۔

"دیکھو تم آرام سے میری بات سُنو عشاء۔۔"۔۔ وہ اُس کی بات کاٹ گئی۔۔

"نام مت لو اپنی گندی زبان سے میرا"۔۔ دانت پیس کر بولتی زین کا ہاتھ تھامے عشاء نے اُس کی سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا۔۔ جب وہ پھر سے اُس کے راستے میں آیا تھا۔۔

"عشاء پلیز، تمہارا حلالہ ہو گیا ہے، اب تم پھر سے مجھ سے نکاح۔۔"۔۔ وہ اُس کا گریبان تھام گئی تھی۔۔

"اِس سے پہلے کہ میرا ہاتھ اُٹھ جائے دفع ہو جاؤ اپنا مکروہ چہرہ لے کر"۔۔ وہ اُس کا گریبان چھوڑ کر زین کو گود میں اُٹھاتی آگے بڑھی تھی بلکہ تقریباً بھاگی تھی جب کسی سے ٹکرائی تھی۔۔

"تم آنکھیں کیا گھر بھول آئی ہو۔۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسے کندھوں سے تھامے دُرشت لہجے میں بولا تھا۔۔ پھر زین کو اُس سے لیتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔ حمزہ کی پُشت کو گھورتی اُس کی آنکھیں بھیگی تھیں۔۔ آج پہلی بار وہ اُس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر رُکا نہیں تھا۔۔

....

"بدتمیز بندر!۔۔اِس کا ارادہ تو پہلے ہی میری لپ اسٹک خراب کرنے کا تھا۔۔"۔۔وہ ٹشو سے اپنی پھیلی ہوئی لپ اسٹک صاف کرتی غصّے سے بولتی جارہی تھی۔۔حمزہ سے ٹکر کے نیتیجے میں اُس کا سر زور سے اُس کے سینے سے ٹکرایا تھا جس کے باعث اُس کی سلیقے سے لگائی گئی لپ اسٹک کا بیڑا غرق ہوا تھا۔۔

"اے یہ کیا کیا۔۔پاگل تو نہیں ہو۔۔بیچ فنکشن میں کون اپنی لپ اسٹک صاف کرتا ہے"۔۔وہ کڑھتی ہوئی سیدھی اپنی ٹیبل پر آئی تھی، جہاں مومنہ اور اُن کی تین چار اور کزنز بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

مومنہ کے کہنے پر سب نے ہی اُسے حیرت سے دیکھا تھا، جو ابھی تک اپنے ہونٹوں کو ٹشو سے بے دردی سے رگڑ رہی تھی۔۔

"بدتمیز تمہارا بھائی۔۔بیڑا غرق کر دیا میری لپ اسٹک کا"۔۔وہ غصّے میں سوچے سمجھے بغیر بولی تھی۔۔حاضرین میں سے کسی کے ہونٹ وا ہوئے تھے تو کسی کی آنکھیں کُھلی تھیں۔۔

"کک۔۔کیا مطلب۔۔بھائی نے یہاں۔۔"۔۔مومنہ بی بی کو یہ تو ضرور جانتا تھا کہ اُس کا بھائی رومینٹک ہے یا نہیں پر اتنا بے باک ہو گا اِس کا اندازہ نہیں تھا اُسے۔۔وہ حیرت سے بے ہوش ہونے کو تھی۔۔اور وہ اُس کی حیرت پر دھیان دیئے بغیر اپنے کام میں لگی رہی

"ہائے کاش مجھے بھی حمزہ جیسا کوئی دل والا ملے۔۔جو اتنے سارے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر۔۔"۔۔اُس سے پہلے کہ حرا جُملہ پورا کرتی زارا نے اُسے تھپڑ مارا تھا۔۔وہ اب ہوش میں آئی تھی۔۔

"سینسر بورڈ بھی کوئی چیز ہوتا ہے"۔۔زارا کے کہنے پر وہ سر تا پیر سُرخ ہوئی تھی۔۔

"تم لوگ پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔۔کیا سمجھ رہی ہو تم لوگ۔۔اُففف"۔۔وہ اب لال چہرے سے سب کو گھور رہی تھی۔۔

"جو تم ہم سے اب چُھپانے کی کوشش کر رہی ہو"۔۔حرا نے آنکھیں گول گول گھمائی تھیں۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔ سمجھیں تم لوگ"۔۔ وہ بھنا کر بولی تھی۔۔

"کیسا۔۔؟؟ ہم نے تو کچھ کہا ہی نہیں"۔۔ مومنہ نے شرارت سے اُسے دیکھا تھا باقی سب نے اووووو کا نعرا لگایا۔۔

"مرو تم لوگ سب"۔۔ وہ مومنہ کو دھکا دیتی سُرخ چہرے کے ساتھ یاسمین کی طرف بڑھی تھی۔۔

"یہ تم نے اچھی بھلی لگائی لپ اسٹک کیوں ہٹا دی۔۔"۔۔ یاسمین کی پہلی نظر اُس کے ہونٹوں پر گئی تھی۔۔ نجانے کیوں یاسمین کو دیکھ کر اُس کا ویسے ہی دل کرتا تھا اُن سے حمزہ کی ڈھیر ساری شکایت کرنے کا ابھی بھی اُس کی زبان پھسلی تھی۔۔

"امّی وہ حمزہ کا بچہ۔۔"۔۔ وہ بروقت زبان دانتوں تلے دے گئی تھی۔۔ اُسی وقت یاسمین کو کسی نے مُتوجہ کیا تھا۔۔

"ہاں حمزہ کیا۔۔؟"۔۔ سارہ نے اُسے ٹھوکا دیا تھا۔۔

"اُفف سارے ہی پاگل ہو گئے ہیں"۔۔۔ وہ غصّے اور خجالت سے اُٹھی تھی۔۔

....

"ویسے حمزہ، اگر عشاء نے دیکھ لیا ناں تو تیری خیر نہیں۔۔ جلدی سے صاف کر لو"۔۔ کامران کے کہنے پر اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔ فہد نے اُس کی طرف دیکھ کر قہقہہ لگایا تھا۔۔ اُس نے نا سمجھی سے اُن کی نظروں کے تعاقب میں نظریں جُھکا کر اپنے کُرتے کو دیکھا تھا۔۔ بے اختیار اُس کا دل کیا عشاء کا گلا دبا دے۔۔

اُس کی شرٹ پر دل کے مُقام پر سُرخ لپ اسٹک کا نشان واضح تھا۔۔

بیشک اُس کا کُرتا کالا تھا اُس کے باوجود اُس پر لپ اسٹک کا سُرخ نشان نظر آ رہا تھا۔۔

"ڈرنا کیا۔۔ اُسی کا ہی ہے"۔۔ وہ زین کو ہوا میں اُچھالتا بظاہر لاپروائی سے بولا تھا پر دل ہی دل میں اُس مینڈکی کا گلا دبا چُکا تھا۔۔

فہد نے آنکھیں ٹیڑھی کر کے بھائی کی بے باکی مُلاحظہ کی تھی۔۔ کامران، علی اور مزمل عش عش کر اُٹھے تھے اُس کی جی داری پر۔۔

"ویسے تم لوگوں کی سوچ کو سلام ہے"۔۔وہ زین کو فہد کو تھماتا اپنے بجتے فون کی طرف مُتوجہ ہوا تھا پر پیچھے اُن لوگوں کا بلند و بانگ قہقہہ گونجا تھا۔۔

....

"کیا بد تمیزی ہے؟؟"۔۔ کھانا لگ گیا تھا۔۔ سب ہی کھانے کی طرف مُتوجہ تھے۔۔ جب وہ اُسے بازو سے کھینچتا ذرا سائیڈ پر لایا تھا۔۔ وہ اُس اچانک اُفتاد پر تپ ہی تو گئی تھی۔۔

"یہ بر تمیزی جو تم میرے ساتھ کر چکی ہو اِسے صاف کرو"۔۔وہ اپنے کُرتے کو دونوں ہاتھوں کی چٹکیوں میں لیتا غصّے سے بولا تھا۔۔ عشاء جو اپنا بازو سہلا رہی تھی۔۔ نظریں اٹھا کر دیکھا، اپنی لپ اسٹک کا غم تازہ ہوا تھا۔۔

"تم۔۔ صرف تمہاری وجہ سے میری اتنی محنت سے لگائی گئی لپ اسٹک کا ستیاناس ہوا ہے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بھنا کر بولی تھی۔۔ حمزہ نے بغور اُس کے ہونٹوں کو دیکھا تھا۔ جہاں ریڈ لپ اسٹک کے مٹے مٹے نشان تھے۔۔ ایک دو پل وہ نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔ جب کے اُس کا احتجاج ابھی تک جاری تھا۔۔

"صرف تمہاری وجہ سے سب کے سامنے مجھے شرمندہ ہونا پڑا ہے"۔۔وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔

"کم ذلیل تو میں بھی نہیں ہوا۔۔ تم شرافت سے اِسے صاف کرو"۔۔وہ دانت پیس کر بولا۔۔

"میں کیوں کروں۔۔؟؟ خود ہی کرو"۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھنے کو تھی جب اُس کا بازو پھر حمزہ کے شکنجے میں آیا تھا۔۔ اب کے اُس کا سر دوبارہ اُس کے سینے سے ٹکرایا تھا۔۔

"جنگلی۔۔ اتنی زور سے کون پکڑتا ہے۔۔"۔۔وہ روہانسی ہو کر اپنا بازو آزاد کروانے لگی۔۔ اُس کے ڈراموں سے حمزہ کا پارہ مزید اوپر گیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے پھر ویسے بھی اب صرف چھوٹی امی اور بھابھی ہی رہ گئے ہیں پوچھیں گے تو بول دوں گا عشاء سے پوچھیں"۔۔وہ بے نیازی سے کہتا آگے بڑھنے کو تھا اب کی بار وہ اُس کا بازو تھام گئی تھی۔۔

"کر رہی ہوں صاف رُکو"۔۔وہ دانت کچکچا کر کہتی آگے بڑھ کر پانی کا گلاس لے آئی تھی۔۔ ڈوپٹے کے پلو کو گیلا کر

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

کے اُس نے حمزہ کے کُرتے کو دو تین بار رگڑا تھا۔۔وہ بے خیالی میں اپنے بہت پاس کھڑی عشاء کے من موہنے چہرے کے تنے تنے نقوش کو دل میں اُتار رہا تھا۔۔جب اچانک وہ ہوش میں آتا اُس کے ہاتھ سے گلاس لے چُکا تھا جو پورے کا پورا گلاس اُس کے کُرتے پر اُلٹنے والی تھی۔۔

"آئی سوئیر عشاء، یہ پانی اگر ذراسا بھی میرے کُرتے پر گرتا ناں، تو میں تمہیں یہیں اِس پانی سے نہلا دیتا"۔۔وہ دانت پر دانت رکھے دھمکی آمیز لہجے میں کہتا گلاس اُس کے سر کے اُوپر لاتا بولا۔۔

"کیا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اپنے سر پر دونوں ہاتھ رکھتی وہاں سے بھاگی تھی۔۔جیسے وہ سچ میں اُس کے سر پر گلاس اُلٹ ہی دیتا۔۔حمزہ نے گہرا سانس لیے اپنے کُرتے کو دیکھا تھا۔۔نشان تھا پر ہلکا سا۔۔وہ مُطمئن ہوا تھا۔۔

جب کہ وہ ہواس باختہ بھاگتی ہوئی سارہ سے ٹکرائی تھی۔۔

"ہو گیا صاف۔۔؟؟"۔۔سارہ اُسے شانوں سے تھامے اُس کے سُرخ چہرے کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔مومنہ نے زین کی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے اپنی ہنسی روکی تھی

"اُففف، یہ آج پتا نہیں کیا ہو گیا ہے سب کو"۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔جب کہ سارہ اور مومنہ ہنس دی تھیں۔۔

....

چار دن رہ کر آج مومنہ واپس چلی گئی تھی۔۔وہ اتنے دنوں سے مومنہ اور اپنے مُشترکہ کمرے میں سو رہی تھی۔۔اُسے حمزہ سے بات کرنی تھی پر اُس سے پہلے فہد نے اُسے چائے کا کہہ دیا تھا۔۔فہد کو چائے دے کر وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔وہ کپڑے چینج کیے اپنے اُسی مخصوص انداز میں بیڈ پر لیٹا سگریٹ پی رہا تھا۔۔اُسے دیکھ کر عشاء کا دل دھڑکا تھا۔۔پھر اُس کی نظر بیڈ کی دوسری سائیڈ پر پڑے حمزہ کے بیڈ پر رکھے بیگ پر پڑی تھی۔۔کُھلے بیگ میں حمزہ کے سارے کپڑے نظر آ رہے تھے۔۔وہ دھک سے رہ گئی تھی۔۔وہ ایک دم اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔

"تت۔۔ تم واپس جارہے ہو۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسے نظر انداز کیے ویسے ہی آنکھوں پر بازو دھرے لیٹا رہا تھا۔۔

وہ جب بہت زیادہ ناراض ہوتا تھا تو کسی سے بات نہیں کرتا تھا یہ اُس کی بچپن کی عادت تھی اور اُس کی اِس عادت سے وہ واقف تھی۔۔

وہ اُس کے پاس نیچے بیٹھی تھی۔۔

"حمزہ ہم تو ایک ہفتے کے لیے آئے تھے، ابھی تو صرف چار دن ہوئے ہیں"۔۔ وہ اُس کے آنکھوں سے بازو ہٹاتی بولی۔۔

"یہ ہم کیا ہوتا ہے۔۔؟؟۔۔ صرف میں جارہا ہوں"۔۔ وہ اُس کے ہاتھ سے جھٹکے سے اپنا بازو چُھڑاتا بولا۔۔ دانیال کی حرکت پر وہ سہم گئی تھی۔۔ حمزہ چلا جاتا وہ یہاں اکیلی، اُوپر سے دانیال کے خطرناک تیور وہ خوف میں گھری تھی۔۔

"میں بھی چلوں گی"۔۔ وہ نم لہجے میں بولی تھی۔۔

"تمہیں لے کر کون جارہا ہے"۔۔ وہ ایک نظر اُسے دیکھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔ وہ اُسی بوٹل گرین ڈریس میں تھی۔۔

"میں جاؤں گی میں نے کہاناں"۔۔ وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔

"ہر گز نہیں"۔۔ وہ سخت لہجے میں کہتا لائیٹ آف کر گیا تھا۔۔

"دیکھتی ہوں کیسے نہیں لے کر جاتے تم مجھے"۔۔ وہ بھیگے لہجے میں کہتی اُٹھ کر واش روم میں بند ہو کر دروازہ زور سے بند کیا تھا۔۔ حمزہ نے ایک ناگوار نظر دروازے پر ڈال کر سر پر تکیہ رکھا تھا۔۔

....

عشاء نے جا کر فرمانبرداری سے یاسمین کے آگے سر جُھکایا تھا۔۔ اور یاسمین حمزہ پر نہال ہوئی تھیں کہ حمزہ نے اُن کی بیٹی کو منا لیا تھا۔۔ خود پر جبر کر کے حمزہ کو اُسے واپس لے جانے کے لیے آمادہ ہونا ہی پڑا تھا۔۔

وہ بس ابھی ایک آدھے گھنٹے میں نکل ہی رہے تھے جب اُسے امین صاحب نے اپنے کمرے میں بُلایا تھا۔۔

"جی آپ نے بُلایا"۔۔وہ وہاں فہد اور یاسمین کو بھی بیٹھا دیکھ کر ٹھٹھکا تھا۔۔وہ سر جُھکائے پوچھ رہا تھا۔۔امین صاحب نے ایک بات شدّت سے محسوس کی تھی وہ اب اُنہیں بابا نہیں پُکارتا تھا۔۔

"اب تک ناراض ہو اپنے باپ سے۔۔؟"۔۔اُنہوں نے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا تھا۔۔اُس نے جُھکا سر اُٹھا کر اُن کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔امین صاحب کو اُن آنکھوں میں اپنے لیے ہزار شکوے شکایات نظر آئی تھیں۔۔

"میں نے تم پر ہاتھ اُٹھایا، اُس کے لیے مجھے افسوس ہے، صورتِ حال ایسی ہو گئی تھی کہ مجھے لگا کہ میرے بیٹے نے میرے یتیم بھتیجی کے ساتھ زیادتی کی ہے"۔۔وہ اُس کے پاس آئے تھے۔۔

"میں قیامت کے دن اپنے بھائی کو کیا مُنہ دکھاتا"۔۔وہ خود پر قابو پاتے بولے پر اُس کے باوجود اُسے اُن کا لہجہ نم لگا تھا۔۔

"میں نے اُس وقت سوچا، میرا وہ بھائی جو میرے بچّوں کی مُحبت میں اپنا گھر بار بیچ کر میرے پاس آگیا تھا، اُس کی اولاد کی تکلیف کا ذمہ میرا بچّہ ہو، میرے دل کو تکلیف ہوئی تھی"۔۔یاسمیں اپنے آنسو نہ روک پائی تھیں۔۔

"لیکن بابا۔۔میرا مقصد عشاء کا گھر توڑنا نہیں تھا، مجھے وہ مومی کے جتنی عزیز تھی، عزیز ہے بابا میں کیسے۔۔۔"۔۔وہ نم لہجے میں بولتا چلا گیا تھا۔۔

"جانتا ہوں"۔۔وہ اُسے دونوں شانوں سے تھامے اُس کے دو انچ خود سے بھی اونچے قد کو دیکھنے لگے تھے۔۔

"آپ نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا اُس کا دُکھ نہیں ہے، دُکھ تو اِس بات کا ہے آپ نے میرے بارے میں ایسا سوچا، آپ نے کہا میں نے اُس کا گھر توڑا ہے۔۔بابا"۔۔وہ اب خود پر قابو نہ پا سکا تھا۔۔اُس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اُنہوں نے اُسے اپنے سینے سے لگا یا تھا

"معاف کر دو یار اپنے باپ کو"۔۔وہ بھی رو دیئے تھے۔۔

"بابا ایسا نہ کہیں"۔۔وہ رُندھی ہوئی آواز میں بولا تھا۔۔

"یار واپس آجاؤ۔۔کب تک سزا دو گے باپ کو"۔۔وہ اُسے خود سے الگ کرتے اُس کے شانوں پر ہاتھ رکھے بولا

تھا۔۔

"بابا میں خود آپ لوگوں کو بہت یاد کرتا ہوں، بس ایک مہینہ اور لگے گا ان شاءاللہ"۔۔وہ اپنی آنکھیں صاف کرتا بولا۔۔

"حمزہ وہ سمجھتی ہے ہم نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے، اُسے لگتا ہے ہم نے اُسے تمہارے سر پر تھوپا ہے"۔۔ یاسمین نے روتے ہوئے کہا تھا

"چھوٹی امّی میں خوش ہوں، دل سے خوش ہوں"۔۔وہ اُنہیں بازو کے حصار میں لیتا دل سے بولا۔۔اُس کے لہجے سے چھلکتی سچائی امین صاحب اور یاسمین کو پُرسکون کر گئی تھی۔۔

"تو اُسے بھی تو یہ بات سمجھاؤ ناں کہ تم اُسے پا کر اپنے آپ کو دُنیا کا خوش قسمت ترین مرد سمجھتے ہو جِس کے حصّے میں یہ گوہرِ نایاب آیا ہے"۔۔ فہد کی بات پر اُس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"جب سے آئی ہے کٹ کھنی بلّی بنی ہوئی ہے"۔۔وہ ہنسا تھا۔۔ حمزہ کو خود سے اُس کا گُریز اب سمجھ آیا تھا۔۔کچھ ٹائم لگنا تھا سب کچھ ٹھیک ہونے میں وہ زبردستی اُس سے اپنا آپ منوا نہیں سکتا تھا۔۔

....

وہ اُسے لے آیا تھا پر دونوں کے بیچ میں بس ضرورتاً بات ہوتی تھی۔۔اِس بار وہ سچ میں اُس کے جذبات کی توہین کر گئی تھی۔۔

وہ اُس کا ہر کام ویسے ہی کر رہی تھی۔۔اُنہی دنوں نعمان کی منگنی کا بلاوا آیا تھا۔۔اور نعمان نے خاص طور پر اُسے عشاء کو لانے کو کہا تھا۔۔

"رات میرے دوست کی انگیجمنٹ ہے، اور تمہیں چلنا ہے تیار رہنا"۔۔وہ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتا کھڑا ہوا تھا۔۔

"لیکن میں کیوں جاؤں"۔۔وہ اُس کی توقع کے عین مُطابق انکار کر گئی تھی۔۔

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں، مجھے کوئی بہانہ نہیں سُننا، تیار رہنا"۔۔وہ قطعیت سے بولتا اپنا کوٹ اُٹھا کر گھر سے باہر نکلا

تھا۔۔

"تیار رہنا۔۔ ہونہہ "۔۔اُس کی نقل اُتارتی وہ اُس کا کپ اُٹھا کر کچن میں گئی تھی۔۔

....

شام وہ سات بجے آیا تھا اُسے ویسے ہی سر جھاڑ مُنہ پھاڑ دیکھ کر تپ ہی تو گیا تھا۔۔

"آئی سوئیر عشاء اگر تم ساڑھے سات بجے تک تیار نہیں ہوئی تو میں تمہیں اِسی حلیے میں لے آجاؤں گا"۔۔وہ غرا کر کہتا بگڑے تیوروں سے ٹائی کی نوٹ کھولنے لگا تھا۔۔

"میرے پاس کوئی ڈریس نہیں ہے "۔۔وہ تنک کر بولی تھی۔۔

"اور وہ جو چھ درجن کپڑے تم اپنے ساتھ لائی تھی وہ"۔۔وہ اُسے گھورتے ہوئے الماری کی طرف بڑھا تھا۔۔

"اِن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔۔۔"۔۔اس سے پہلے کہ وہ اپنا بہانہ پورا کرتی وہ ایک بلیک ڈریس اُس پر اچھال چُکا تھا۔۔

"بیس منٹ ہیں تمہارے پاس بس"۔۔وہ اپنے کپڑے نکالتا شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا پھر دھمکی آمیز لہجے میں کہتا واش روم میں غائب ہوا تھا۔۔

"واش روم میں خود چلا گیا ہے، میں بھی اب آٹھ بجے تک ریڈی نہ ہوئی ناں تو دیکھنا"۔۔وہ تلملا کر زور سے بولی تھی۔۔

....

سات بج کر پینتیس منٹ پر وہ بلکل تیار کھڑی تھی۔۔ آٹھ میں پانچ منٹ تھے جب وہ دونوں نعمان کے گھر پر موجود تھے۔۔ فنکشن نعمان کے گھر پر ہی تھا۔۔

نعمان کی بہنیں اُسے دیکھتے ہی شروع ہو گئی تھیں۔۔

"ماشاءاللہ کتنی پیاری ہیں یہ"۔۔وہ جھینپی تھی۔۔

"اچھا اِسی لیے حمزہ بھائی نے اب تک اِنہیں ہم سے چُھپایا ہوا تھا، کہیں ہماری نظر ہی نہ لگ جائے۔۔ ہیں ناں حمزہ بھائی"۔۔ نعمان کی چھوٹی بہن چہکی تھی۔۔ وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

"بھئی میری نظر کے بعد اِنہیں اب کسی کی نظر نہیں لگنی"۔۔ وہ خوشگواری سے بولا تھا۔۔

"یہاں کیسے قہقہے لگا رہا ہے، گھر میں تو زبان پر مرچوں کا لیپ لگا لیتے ہیں موصوف"۔۔ اُس کی قہقہوں پر وہ تلملائی تھی۔۔۔ اُسے یہاں آ کر پتا چلا کہ بسمہ نعمان کی پھپھو کی بیٹی ہے۔۔۔ اُسے پتا ہوتا وہ ہرگز نہ آتی۔۔

"ہائے حمزہ کیسے ہو تم۔۔؟؟"۔۔ وہ حمزہ کو دیکھ رہی تھی اور وہ اُسے۔۔

"آئی ایم فائن۔۔ میٹ مائی وائف عشاء۔۔ اور عشاء اِس سے تو تم مِل ہی چکی ہو یہ بسمہ ہے"۔۔ وہ تعارف کروا کر بولا۔۔ عشاء کو اُس کی نظریں اپنا پوسٹ مارٹم کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔ وہ بے آرام ہوئی تھی۔۔

"حمزہ تمہیں پتا ہے کون کون آیا ہے"۔۔ وہ اُسے لیے آگے بڑھی تھی۔۔ عشاء نے اُن دونوں کو جاتے دیکھا تھا اب وہ لوگ اپنے دوسرے کلاس فیلوز سے مل رہے تھے۔۔ جب اُس کے موبائل پر کال آئی تھی۔۔ مومنہ تھی۔۔ اُس نے خوشی ہوئی تھی۔۔ دس منٹ مومنہ سے بات کرتے اُس نے فون رکھ کر ہال میں نظر دوڑائی تھی وہ اُسے کہیں بھی نہیں دکھا تھا۔۔

اُس نے بے ساختہ اُسے کال کی تھی پر اُس کا فون بزی تھا وہ وہیں کھڑی اُس کا انتظار کرنے لگی تھی جب اُس کا موبائل بجا تھا۔۔ وہ بنا دیکھے فون کان سے لگا گئی تھی۔

"کہاں ہو تم۔۔؟؟ ایسے غائب ہو گئے ہو پتا بھی ہے اجنبی جگہ ہے میرے لیے، جلدی آؤ"۔۔ وہ اُس پر اپنا غصّہ نکال گئی تھی۔۔

"دل سے بلاؤ جانِ من ابھی آ جاؤں۔۔ میں بھی ایسے ہی تڑپ رہا ہوں تمہارے لیے"۔۔ اُس کی آواز پر وہ ٹھٹھکی تھی۔۔ اُس نے فون کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا تھا وہ حمزہ نہیں تھا۔۔

"بکواس بند کرو، آئندہ مجھے کال کرنے کی ہمت مت کرنا۔۔"۔۔ وہ دھاڑی تھی۔۔

"یار ایسا غصّہ تو بیویاں ہی کرتی ہیں"۔۔ وہ گھٹیا لہجے میں بولا تھا۔۔

"ہمارے بیچ میں اب کچھ نہیں ہے، آئیندہ مجھے فون نہیں کرنا ورنہ میں حمزہ کو بتادوں گی"۔۔ وہ فون رکھنے کو تھی جب اُس کی بات پر عشاء کا دل کیا اُس کا مُنہ نوچ لے۔۔

"حلالہ ہو گیا تھا عشاء طلاق لے لو اُس سے"۔۔ عشاء نے فون کان سے ہٹایا تھا۔۔ جب اُس کی آواز اسپیکر سے باہر لہرائی تھی

"حلالہ۔۔"۔۔ عشاء نے تڑپ کر فون کاٹا تھا۔۔

"تمہارے ایکس ہسبینڈ (سابقہ شوہر) کا فون تھا عشاء"۔۔ وہ اچھل کر پلٹی تھی۔۔ بسمہ اُس کے بلکل قریب کھڑی آنکھوں میں معنی خیز مُسکراہٹ لیے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"موم۔۔ مومی کا۔۔ حمزہ کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔ اُس کی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔۔ جِسے محسوس کرتے بسمہ کے اندر سکون سرائیت کر گیا تھا۔۔

"اوہ اچھا مجھے لگا۔۔"۔۔ اُس نے جُملہ ادھورا چھوڑا تھا۔۔

"ارے لگتا ہے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، کیا ہوا عشاء۔۔؟؟"۔۔ اُس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے دیکھ کر وہ انجان بنی پوچھ رہی تھی۔۔

سامنے سے اُسے حمزہ آتا دکھائی دیا تھا۔۔ وہ آگے بڑھ کر اُس کا بازو تھام گئی تھی۔۔

"حمزہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے چلو"۔۔ اُس کے چہرے کی رنگت بلکل زرد پڑنے لگی تھی۔۔

"عشو کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔ وہ پریشان ہوا تھا۔۔

"تم یہاں بیٹھو۔"۔۔ وہ اُسے کرسی پر بٹھاتا بولا۔۔

"یار کہیں گُڈ نیوز تو نہیں ہے"۔۔ نعمان نے اُس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔ عشاء کا چہرہ سُرخ ہوا تھا، بسمہ نے بے اختیار پہلو بدلہ تھا۔۔

"شٹ اپ نومی"۔۔اُس نے اُسے گھورا تھا۔۔

"نجانے کسی کی کال آئی تھی، میں نے دیکھا بات کرتے کرتے اِس کی طبیعت خراب ہوئی تھی۔۔"۔۔بسمہ کے کہنے پر عشاء کا رنگ اُڑا تھا۔۔ حمزہ نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"مجھے گھر جانا ہے حمزہ"۔۔ پھر وہ فنکشن ادھورا چھوڑ کر اُسے لے آیا تھا واپس۔۔

اُس سے آنکھ بچا کر وہ اُس کا نمبر بلاک اینڈ ڈیلیٹ کر چکی تھی۔۔اُس کے پوچھنے پر اُس نے مومنہ کا نام لیا تھا۔۔

....

وہ کل سے کھوئی کھوئی چُپ چاپ سی تھی۔۔ حمزہ گاہے بگاہے اُس کے چہرے پر نظر ڈال رہا تھا جو ناشتہ بنا رہی تھی۔۔ آج حمزہ کا ارادہ تھا وہ اُسے بتائے گا کہ وہ اُسے ہمیشہ سے عزیز تھی اور اب تو اور بھی ہو گئی ہے۔۔عشاء کا موبائل بجا تھا۔۔اُس نے گھبرا کر کال کاٹی تھی۔۔اُس کے اُڑے رنگ کو دیکھ کر وہ ایک دم اُٹھا تھا۔۔
آج صبح سے وہ نوٹ کر رہا تھا وہ کچھ گھبرائی ہوئی سی تھی۔۔ حمزہ کو اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔

"عشاء اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو میں آف کر لیتا ہوں، یہاں رُک جاتا ہوں تمہارے پاس"۔۔ حمزہ نے اُس کے عقب سے آ کر چولہا بند کیا تھا۔۔چائے ایک کپ سے دو گھونٹ رہ گئی تھی۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔ تھوڑا آرام کروں گی سیٹ ہو جاؤں گی، میں تمہارے لیے دوسری چائے۔۔"۔۔وہ پین اُٹھا کر بولی جب وہ اُس کے ہاتھ سے پین واپس لے گیا تھا۔۔

"نہیں، جاؤ تم آرام کرو۔۔ اور ہاں ہم آج کا ڈنر باہر کریں گے، چلتا ہوں، اپنا خیال رکھنا۔۔موبائل اپنے پاس رکھنا میں کال کرتا رہوں گا۔۔ اللہ حافظ "۔۔وہ اُسے ایک ہی سانس میں لاتعداد ہدایت دیتا رُخصت ہوا تھا۔۔عشاء کی آنکھیں بھیگی تھیں۔۔

"اے اللہ! کہاں پھنس گئی ہوں میں۔۔ بسمہ دانیال۔۔ کیا کروں میں۔۔ اگر بسمہ نے حمزہ کو بتا دیا تو۔۔۔اُفف"۔۔ وہ اپنا سر تھام گئی تھی۔۔

پھر ایک دم اُس نے اپنے آنسو پونچے تھے۔۔

"میں آج حمزہ کو سب کچھ بتادوں گی۔۔ میں بتادوں گی اُسے وہ گھٹیا انسان مجھے تنگ کرتا ہے، میں اُسے یہ بھی بتادوں گی کہ میں اُس سے مُحبت کرنے لگی ہوں۔۔ میں اُس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔ پھر اُس کی مرضی بسمہ کو چوز کرے یا مجھے۔۔"۔۔ وہ ایک دم ہلکی پُھلکی ہوئی تھی۔۔

....

"بیٹا میں جارہی ہوں"۔۔ حمزہ نے دوبارہ کام والی رکھ لی تھی اور اِس بار اچھی خاصی عمر کی شفیق خاتون تھیں۔۔

"جی اماں جی"۔۔ اُس نے کمرے سے ہی آواز لگائی تھی۔۔ جب اُس کا موبائل بجا تھا۔۔ اسکرین پر چمکتے غیر شناسا نمبر کو دیکھ کر اُس نے لب بھینچے تھے پر پھر کچھ سوچ کر فون اُٹھایا تھا۔۔ اُس کی توقع کے عین مُطابق وہی تھا

"عشاء میری بات سنو۔۔ جب سے تمہیں دیکھا ہے میری راتوں کی نیند، چین، سکون سب غارت ہوا ہے"۔۔ وہ ایک دم سیخ پا ہوئی تھی۔۔

"تم میری بات سُنو، بے غیرت انسان۔۔ اب اور نہیں، آج میں حمزہ کو تمہاری ساری بے غیرتی بتاؤں گی"۔۔ اُس کی بات پر وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"نہ نہ جانِ من یہ غلطی مت کرنا۔۔ بول دوں گا عشاء نے خود مجھے فون کیا تھا حلالہ کا بتانے کے لیے"۔۔ وہ خباثت سے بولا۔۔

"تمہارے پاس واپس آنے سے بہتر ہے میں مر جاؤں"۔۔ مزید اُس سے نہیں سُنا گیا تھا۔۔ اُس نے پوری قوّت سے موبائل دیوار میں دے مارا تھا۔۔ فہد کا دلایا قیمتی فون ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا۔۔

"ویسے عشاء تمہیں اُس کی بات مان لینی چاہیئے"۔۔ آواز پر وہ ٹھٹھک کر پیچھے مُڑی تھی۔۔

"تم۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟۔۔ تم اندر کیسے آئی۔۔؟؟"۔۔ وہ بسمہ کو سامنے دیکھ کر پھر مشتعل ہوئی تھی۔۔

"تمہاری کام والی نے کہا، باجی اندر ہے اندر چلی جائیں میں آگئی"۔۔ وہ آرام سے بولتی اُسے سیخ پا کر گئی تھی۔۔ بسمہ

نے ایک نظر اُس کے اور حمزہ کے بیڈروم پر ڈالی تھی۔۔بیڈ پر نظر ڈالتے ہی اُس کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔۔

"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے عشاء۔۔"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بولی۔۔

"نکلو تم یہاں سے مجھے کچھ نہیں سُننا"۔۔وہ بیڈروم کا دروازہ پورا کھول کر اُسے باہر جانے کا اشارہ کر گئی۔۔اگلے ہی لمحے وہ بھونچکی رہ گئی تھی۔۔بسمہ اُس کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔

"عشاء یہ دیکھو۔۔میں اُس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔ہم سات سال سے ایک دوسرے سے مُحبت کرتے ہیں"۔۔وہ اب رو رہی تھی۔۔عشاء ساکت سے کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"وہ بھی مجھ سے مُحبت کرتا ہے۔۔پر مجبور ہو گیا ہے۔۔اپنے باپ کے آگے۔۔وہ میری نہیں سُن رہا تم اُس سے کہو عشاء۔۔وہ یوں میری مُحبت کو دو کوڑی کا نہ کرے"۔۔عشاء کو لگا وہ اب ساری زندگی ہل نہیں پائے گی۔۔کچھ بول نہیں پائے گی۔۔بسمہ نے پرس سے موبائل نکالا تھا

"یہ۔۔یہ دیکھو۔۔اِس سے زیادہ تمہیں ہماری مُحبت کا کیا ثبوت چاہیئے۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے سامنے اپنی اور حمزہ کی تصویریں کھولتی بولی۔۔ایک تصویر میں حمزہ نے اُس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے اور وہ مُسکرا رہا تھا حمزہ کی آنکھوں میں اداسی جبکہ بسمہ کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔دوسری تصویر میں بھی حمزہ اُس کا ہاتھ تھپتھپا رہا تھا۔۔اُس سے مزید نہیں دیکھا گیا تھا۔۔حمزہ کے کپڑے دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی اُس دن وہ اُس کو قُربت کے لمحات میں چھوڑ کر اِس کے پاس گیا تھا۔۔

"اُس دن اُس نے مجھ سے کہا مجھے تو ہزار مل جائیں گے پر عشاء بیچاری طلاق یافتہ اُس سے کون شادی کرے گا،وہ اپنے گھر کی عزّت بچانے کے لیے ساری زندگی تمہارے ساتھ کمپرومائیز کرنے کو تیار ہے"۔۔بسمہ کا یہ داؤ نشانے پر لگا تھا۔۔

"طلاق یافتہ،کمپرومائیز"۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔اُس کے ٹوٹے بکھرے وجود پر نفرت بھری

نگاہ ڈالتے بسمہ نے اپنا آخری وار کیا تھا۔۔وہ اُس کے سامنے نیچے بیٹھی تھی۔۔

"تم اُس کی زندگی سے خود چلی جاؤ عشاء۔۔وہ میرے سامنے روتا ہے، تم طلاق لے لو اُس سے۔۔وہ تمہیں طلاق نہیں دے گا پتا ہے مجھے اُسے اپنے گھر کی عزّت اپنی مُحبت سے زیادہ پیاری ہے"۔۔دل ٹوٹتا ہے تو سب سے پہلے آنکھیں ماتم کرتی ہیں۔۔اُس کی آنکھوں نے بھی اُس کے دل کا دُکھ منایا تھا۔۔

"تم اُس سے بولو تم دانیال کے پاس واپس جانا چاہتی ہو۔۔وہ تمہیں چھوڑ دے گا عشاء پلیز عشاء۔۔وہ تم سے ہمدردی میں اپنی اور میری دونوں کی نہیں ہم تینوں کی زندگی برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے۔۔"۔۔بسمہ اب سر جُھکائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔اُس کے آنسو عشاء کو تڑپا گئے تھے۔۔

"ہمدردی"۔۔عشاء نے سر اُٹھایا تھا۔۔

"وہ تمہیں واپس ملے گا۔۔میں خود اُسے چھوڑ دوں گی۔۔اگر اُس نے مجھے نہیں چھوڑا تو میں اُس سے خلع لے لوں گی۔۔تم اب جاؤ"۔۔وہ گھٹنوں میں سر دیئے بولی۔۔بسمہ نے ایک نظر اُس کے جُھکے سر کو دیکھا تھا۔۔

"واہ یہ کام تو میری سوچ سے زیادہ آسان نکلا۔۔"۔۔وہ سفاکی سے مُسکرائی تھی۔۔

"تھینک یو عشاء۔۔یقین کرو تم حمزہ کو اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دو گی"۔۔وہ اُیک دم اُٹھی تھی۔۔

"دروازہ بند کر کے جانا"۔۔وہ سر اُٹھائے بغیر بولی۔۔کچھ لمحوں بعد اُس کے جانے کا یقین کر کے اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے وہ زمین پر سر رکھے دھاڑیں مار مار کر روئی تھی۔۔اُس کی مُحبت ماتم کناہ ہوئی تھی۔۔

....

وہ کب سے عشاء کو کال کر رہا تھا پر فون آف مِل رہا تھا۔۔اب تو اُسے پریشانی نے گھیر اتھا۔۔اُس کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی۔۔وہ نعمان سے کہہ کر گھر جانے کا سوچ ہی رہا تھا، جب کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔۔

وہ اُسے دیکھ کر لب بھینچ گیا تھا، اُس کے میسجز اب بھی جاری تھے۔۔

"تمہیں کچھ بتانا تھا حمزہ، تمہاری بیوی تمہیں دھوکا دے رہی ہے"۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔ حمزہ کے چہرے کے تاثرات فوراً سے بدلے تھے۔۔

"جسٹ شٹ اپ بسمہ"۔۔ وہ اُسے بیچ میں ہی ٹوک گیا تھا۔۔

"دیکھو پہلے میری بات سُن لو پھر کچھ کہنا۔۔"۔۔ عشاء نے فوراً سے ہاتھ اُٹھا کر اُس سے کہا تھا۔۔

"کل رات وہ مومنہ سے نہیں بلکہ اپنے ایکس ہسبینڈ سے بات کر رہی تھی"۔۔ حمزہ نے ناگواری سے لب بھینچے تھے۔۔

"میں نے اُس کی ساری بات سُنی تھی۔۔ وہ اُس سے حلالہ کا کہہ رہا تھا۔۔"۔۔ وہ دانت پر دانت جمائے خاموشی سے سُنتا گیا تھا۔۔

"اور اور عشاء مان گئی ہے۔۔ تم سے اُس کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔۔ اب وہ دوبارہ اپنے ایکس ہسبینڈ کے پاس واپس جائے گی، وہ اُس سے بہت مُحبت کرتی"۔۔ وہ ایک دم کھڑا ہو کر دھاڑا تھا

"بس!!!۔۔۔ اِس سے پہلے کہ میں کچھ اُلٹا سیدھا کر دوں جسٹ گیٹ لاسٹ"۔۔ وہ اُنگلی اُٹھا کر دروازے کی طرف اشارہ کر کے بولا۔۔

"اگر وہ اُس میں ذرا سا بھی انٹرسٹڈ ہوتی ناں بسمہ تو کل رات اُس سے بات کر کے اُس کی طبیعت خراب نہ ہوئی ہوتی۔۔ اور اُس دن شادی میں وہ اُس کا گریبان نہ پکڑتی"۔۔ وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے آگے کو جُھکا بول رہا تھا۔۔ اُس کی گردن کی پھولی رگیں اِس بات کی گواہ تھیں کہ وہ اِس وقت بسمہ کی بکواس پر اپنا آپا کھو گیا تھا۔۔

"میں اُس سے بہت مُحبت کرتا ہوں بسمہ۔۔ اور مجھے پتا ہے وہ مجھ سے وفادار ہے۔۔ ناؤ جسٹ لیو"۔۔ وہ دوبارہ سے دروازے کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا۔۔ بسمہ کا چہرہ دُھواں دُھواں ہوا تھا۔۔ وہ کمرے سے نکلی تھی۔۔ اُس کے جاتے ہی وہ اپنے اعصاب ڈھیلے چھوڑتا کُرسی پر گرا تھا۔۔

پر اچانک اُس کے فون نہ اٹھانے پر پریشان ہوتا اپنا والٹ اور گاڑی کی چابی اُٹھا کر دروازے سے نکلا تھا۔۔ نعمان کو

اپنے جانے کا بتا کر اُس نے گاڑی دوڑائی تھی۔۔

....

وہ حسبِ معمول چابی سے دروازہ کھول کر اندر آیا وہ لاؤنج میں نہیں تھی۔۔وہ بیڈروم کی طرف بڑھا لیکن دروازہ کھولتے ہی ٹھٹھکا تھا۔۔وہ بیڈ پر رکھے بیگ میں اپنی شرٹ گول مول کر کے رکھ رہی تھی۔۔وہ ٹھٹھکا تھا۔۔اُسے دیکھ کر ایک لمحے کو عشاء کے ہاتھ رُکے تھے لیکن پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔

"موبائل کیوں آف ہے تمہارا؟؟"۔۔وہ خود پر قابو پاتے پوچھ رہا تھا۔۔وہ کوئی جواب دیئے بغیر الماری کی طرف مُڑی تھی۔۔جب وہ آگے بڑھ کر اُس کا بازو تھام گیا تھا۔۔

"کیا پوچھ رہا ہوں میں۔۔؟؟۔۔اور یہ سب کیا ہے۔۔؟"۔۔اُس نے آنکھوں سے بیگ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے"۔۔وہ اپنا بازو چُھڑا کر بولی۔۔حمزہ کے پیروں تلے کچھ آیا تھا اُس نے نیچے دیکھا جہاں اُس کے ڈوپٹے کے ساتھ موبائل کے ٹکڑے پڑے تھے۔۔وہ لب بھینچ کر اُس کی طرف پلٹا تھا۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ عشاء۔۔؟؟۔۔موبائل کیوں توڑا تم نے۔۔؟؟"۔۔وہ اب اُس کے سر پر کھڑا اکڑے تیوروں سے گھور رہا تھا۔۔

"میری مرضی میرا تھا، توڑ دیا۔۔جیسے یہ تمہاری زندگی ہے اپنی مرضی سے جیو۔۔مجھ سے ہمدردی اور ترس میں اپنی زندگی برباد مت کرو"۔۔وہ کپڑے بیڈ پر پھینکتی زور سے چِلائی تھی۔۔

"ہمدردی، ترس دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔؟؟"۔۔اُس کے لہجے میں غصّے کے ساتھ ناسمجھی بھی تھی۔۔

"حمزہ امین مجھے ہمدردی اور ترس بھری زندگی بھیک میں نہیں چاہیئے، میرے لیے اتنی بڑی قُربانی دے کر خدارا مجھے میری نظروں میں مت گراؤ۔۔آج آئی تھی وہ اپنی اور تمہاری مُحبت کی سات سال پُرانی داستان سُنانے"۔۔وہ بھیگی لہجے میں بولی تھی۔۔

"بسمہ آئی تھی۔۔؟؟"۔۔وہ لب بھینچے پوچھ رہا تھا۔۔اُسے نعمان پر غصّہ آیا تھا، ضرور اُس نے ایڈریس دیا تھا۔۔

"تم اُس سے مُحبت کرتے ہو۔۔وہ تمہاری مُحبت میں راتوں کو رو رو کر میسجز کرتی ہے۔۔اُس کا دل توڑے تمہیں اللہ یاد نہیں آیا تھا۔۔"۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

"یہ سب بکواس اُس نے تم سے کی ہے کہ میں نے اُسے مُحبت میں دھوکا دیا ہے۔۔؟؟اور تم نے مجھ سے پوچھے بغیر یقین کر لیا"۔۔وہ ایک قدم آگے آتا بولا تھا۔۔

"شاید نہیں کرتی حمزہ، مجھے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے مُحبت دِکھی تھی۔۔لیکن اُس نے مجھے تم دونوں کے مُحبت کے لمحے دکھائے، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اُن تصویروں میں تم اُس کا ہاتھ تھامے اپنی مُحبت کی قربانی مانگ رہے تھے"۔۔اُس کی بات پر وہ الجھا تھا۔۔

"حیران مت ہو اُس دن تم مجھے چھوڑ کر اُسی کے پاس گئے تھے ناں اُس کے آنسو پونچنے"۔۔حمزہ کا دل چاہا بسمہ کی گھٹیا حرکت پر اُس کا خون کر دے۔۔

"میں نہیں رہوں گی تمہارے ساتھ اب"۔۔وہ اُس کی سائیڈ سے ہو کر بیگ کی طرف بڑھی تھی۔۔وہ اُس کی طرف بڑھا تھا

"مجھے خود چھوڑ دو تم ورنہ میں خلع لے لوں گی۔۔میں واپس دانیال سے"۔۔حمزہ نے بے دردی سے اُس کا بازو دبوچ کر اپنے دوسرے ہاتھ کو اُٹھنے سے روکتے ہوئے مُٹھی بنائی تھی۔۔

"نہیں رہنا چاہتی تم میرے ساتھ۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرایا تھا۔۔

"ہاں نہیں رہنا مجھے تمہارے ساتھ"۔۔وہ بھی اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بے خوفی سے بولی تھی۔۔

"آزادی چاہیئے تمہیں مجھ سے۔۔؟۔۔اِس کا مطلب ہے بسمہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔"۔۔وہ اُسے اپنے قریب کرتا بولا۔۔حمزہ کی آنکھوں کے سرد تاثرات سے ایک لمحے کو اُس کے دل میں خوف پیدا ہوا تھا۔۔لیکن آج اُسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔۔

"کتنی بار کہوں ہاں، نہیں رہنا مجھے تمہارے ساتھ"۔۔وہ اب کے چلائی تھی،

اُسے پتا تھا یہ سب جو بھی وہ کہہ اور کر رہی تھی وہ دانیال کی مُحبت میں نہیں بلکہ بسمہ کی باتوں پر یقین کر کے کر رہی تھی۔۔ ایک پل کو تو حمزہ کا دل چاہا ایک تھپڑ اُس کے کان کے نیچے لگائے کہ اُس کا دماغ ٹھیک ہو جائے۔۔

خود پر قابو پاتے اُس نے عشاء کا بازو چھوڑا تھا۔۔ اُس نے لڑکھڑا کر اپنا بازو سہلایا تھا۔۔ حمزہ کی سخت گرفت سے اُس کو اپنے بازو کی ہڈی میں درد ہونے لگا تھا۔۔ اُس نے اپنی جیب سے موبائل نکالا تھا کچھ کہے بغیر اُس نے موبائل اُس کے کان کے پاس کیا تھا۔۔

"حمزہ میں تم سے بہت مُحبت کرتی ہوں۔۔ مجھے پتا ہے میں مانتی ہوں تم نے کبھی مجھے نہیں چاہا پر میں اپنے دل کا کیا کروں"۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔

"حمزہ دیکھو تم اُسے طلاق دے دو، پھر ہم دونوں خود اُس کی اچھی جگہ شادی کروائیں گے"۔۔ ایک کے بعد دوسرا میسج۔۔ عشاء نے اپنا ہاتھ اپنے مُنہ پر رکھا تھا۔۔

"تم کیسے اُس سے مُحبت کر سکتے ہو۔۔ تمہیں مجھ سے مُحبت نہ ہوئی پر اُس سے مُحبت۔۔ کیسے کر سکتے ہو تم۔۔"۔۔ عشاء نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔ کیا کہہ رہی تھی بسمہ۔۔ حمزہ اُس سے مُحبت اور وہ کیا سمجھتی رہی۔۔۔

"تم میری ضد ہو حمزہ، مجھے جو چیز پسند آ جائے، اُسے میں حاصل کر کے رہتی ہوں"۔۔ وہ لب بھینچے ایک کے بعد ایک وائیس میسج کھولتا اُسے سُنواتا گیا تھا، اِن سارے میسجز سے ایک بات ثابت ہو رہی تھی کہ حمزہ نے کبھی اُس کی پزیرائی نہیں کی تھی۔۔ جو بھی تھا بسمہ کی طرف سے تھا، یکطرفہ تھا۔۔ عشاء کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔ اُس کا دل ڈوبا تھا۔۔

....

"لیکن خیر آزادی چاہیئے ناں تمہیں مجھ سے"۔۔ حمزہ کے آنکھوں کے تاثرات ایک دم بدلے تھے۔۔ وہ بولتا ہوا ایک قدم آگے بڑھا تھا۔۔

"کیا کہا تھا تم نے بسمہ سے۔۔؟ حلالہ کرنا ہے تم نے ہے ناں"۔۔ اُس نے عجیب انداز سے کہہ کر باری باری آستین

کے دونوں کف کھولے تھے۔۔اُسے حمزہ سے خوف آیا تھا۔۔

"لیکن ایک بات تم بھول رہی ہو۔۔ حلالہ کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اُس کے بغیر حلالہ نہیں ہوتا"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے اپنی پینٹ سے شرٹ نکالتا دو قدم آگے بڑھاتا بولا تھا۔۔حمزہ کی آنکھوں کے عجیب سے تاثرات عشاء کو لرزہ گئے تھے۔۔

"مم۔۔مطلب"۔۔وہ ہکلاتی ہوئی پیچھے ہوئی تھی۔۔لیکن پیچھے بیڈ کی وجہ سے اُس کے قدم رُکے تھے۔۔

"باقی کے مطلب میں سمجھاتا ہوں تمہیں"۔۔دو قدم مزید آگے بڑھ کر حمزہ نے ہاتھ مار کر اُس کا بیگ زمین پر گرایا تھا، پھر اُسے کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر دھکا دیا تھا۔۔وہ پُشت کے بل بیڈ پر گری تھی۔۔وہ حق دق رہ گئی تھی۔۔

"حم۔۔زہ"۔۔اُسے شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ کر اُس نے تیزی سے اُٹھنا چاہا تھا۔۔اُس کی کوشش کو ناکام بناتے وہ ایک گھٹنہ بیڈ پر رکھتا اُس پر جُھکا تھا۔۔عشاء نے اپنے دونوں ہاتھ اُس کے سینے پر رکھ کر اُسے خود پر سے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔

"کیا لگتا ہوں میں تمہیں، الّو کا پٹھا"۔۔حمزہ نے دائیں بائیں اُس کے دونوں ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیے تھے۔۔اُس پر جُھکا وہ غرایا تھا۔۔

"نن۔۔نہیں پلیز۔۔ایسا نہیں کرو میرے ساتھ"۔۔وہ اُس کے تیور دیکھ کر بچّوں کی طرح رو دی تھی۔۔

"تمہاری خواہش تو پوری کرنی ہے ناں"۔۔وہ دھیمے مگر سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

"نہیں کرنا مجھے حلالہ، نہیں لینی مجھے تم سے آزادی۔۔میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی۔۔مجھے معاف کر دو۔۔پلیز حمزہ۔۔ایسا نہیں کرو میرے ساتھ۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی، بسمہ نے کہا تھا کہ تم سے ایسا بولوں، میری مرضی نہیں تھی یہ حمزہ"۔۔وہ زور زور سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔دانت پر دانت جمائے خود پر قابو پاتے حمزہ نے اپنے بہت ہی قریب اُس کے روتے ہوئے چہرے پر نگاہ ڈالی تھی۔۔

"دل تو کر رہا ہے ایک لگاؤں تمہیں کان کے نیچے "۔۔اُس کا ہاتھ چھوڑتے حمزہ نے تھپڑ کی شکل میں اپنا ہاتھ اُس کے چہرے کے پاس لا کر روکا تھا۔۔وہ آنکھیں میچتی چہرے کو مُخالف سمت موڑ کر پھر شدت سے رودی تھی۔۔

"میں تم سے بہت مُحبت کرتی ہوں، غلطی ہوگئی آئیندہ نہیں بولوں گی"۔۔حمزہ اُس کا دوسرا ہاتھ بھی چھوڑ کر اُس پر سے اُٹھا تھا۔۔

"اپنا سامان پیک کرو، چھوڑ آتا ہوں تمہیں کراچی"۔۔وہ سخت لہجے میں کہہ کر رُکا نہیں تھا۔۔اُس نے بے اختیار اپنی دونوں کلائیاں اپنے سامنے کی تھیں جہاں حمزہ کے سخت ہاتھوں کے نشان ثبت تھے۔۔وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چُھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

....

"آئیندہ اگر تو نے میری بیوی کو فون کیا دانیال صادق تجھ پر ہراسمنٹ کا کیس دائر کر دوں گا اور تجھے پتا ہے ناں میرا وکیل کون ہو گا۔۔کیس ایک بار اُن کے پاس گیا تو سمجھ بندہ لمبا اندر گیا۔۔لیکن مجھے یقین ہے اُس سے پہلے میں تیرا مُنہ توڑنے والا ہوں۔۔اسٹے اوے فرام ہر"۔۔وہ ٹھہرے سرد لہجے میں کہتا فون رکھ چُکا تھا

....

دس منٹ رونے کے بعد اُسے ایک دم ہوش آیا تھا۔۔

"نہیں مجھے نہیں جانا کراچی۔۔وہ بہت غصّے میں ہے۔۔"۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی اُٹھ کر باہر آئی تھی۔۔سامنے ہی وہ اپنے مخصوص انداز میں جوتوں سمیت صوفے پر لیٹا پاؤں پر پاؤں چڑھائے سگریٹ پھونک رہا تھا۔۔خوف سے اُس کا دل دھڑکا تھا پر ہمت کرتی وہ آگے بڑھی تھی۔۔پھر اُس کے پاس آکر نیچے زمین پر بیٹھی تھی۔۔

وہ اُس کا خود کے پاس آکر بیٹھنا محسوس کر چُکا تھا پر ویسے ہی آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا رہا تھا۔۔

"حمزہ"۔۔اُس نے ڈرتے ڈرتے اُس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔جواب ندارد۔۔

"حمزہ پلیز"۔۔وہ اب اُس کا بازو آنکھوں سے ہٹاتی بولی۔۔

"بہتر ہے اِس وقت مجھ سے بات نہیں کرو عشاء"۔۔وہ کرختگی سے سے کہتا اُس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑا کر دوبارہ آنکھوں پر رکھ کر سگریٹ پینے میں مصروف ہوا تھا۔۔اُس کی آنکھیں بھیگی تھیں

"ایک بار میری بات سُن لو ناں پلیز"۔۔وہ اب رو دی تھی۔۔اُس کے بازو کو ہلا کر منت بھرے لہجے میں بولی۔۔

"تمہیں ایک بار میں میری بات سمجھ نہیں آئی؟؟"۔۔وہ اُٹھ بیٹھا تھا اب۔۔عشاء نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا۔۔ سُرخ آنکھیں، بکھرے بال، گریبان کے تین چار بٹن کُھلے ہوئے تھے۔۔اُس کی حالت سے ایک لمحے کو عشاء کا دل دھڑکا تھا۔۔

"تم صرف ایک بار۔۔۔"۔۔عشاء نے اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا۔۔

"ڈونٹ ٹچ می"۔۔وہ اپنا ہاتھ چُھڑا کر چبا چبا کر بولتا اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔وہ بھی اُٹھی تھی۔۔حمزہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھا تھا اندر جا کر وہ بیڈ پر بیٹھا اپنے جوتے اُتارنے لگا تھا۔۔وہ اُس کے پاس آئی تھی۔۔

"تم ایک بار میری بات سُن لو بس ایک بار"۔۔وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔حمزہ نے ناگواری سے لب بھینچے تھے۔۔پھر پوری قوّت سے جوتا اُٹھا کر دیوار پر دے مارا تھا۔۔وہ دہل گئی تھی۔۔

"عشاء اِس وقت یہاں سے چلی جاؤ، میرا دماغ خراب ہو رہا ہے، ایسا نہ ہو کہ میری اپنی ہی کسی حرکت پر بعد میں مجھے پچھتانا پڑے"۔۔وہ آنکھوں پر بازو دھرے پھر لیٹ گیا تھا۔۔کچھ لمحے وہ یوں ہی کھڑی آنسو بہاتی رہی تھی۔۔پھر دھیرے سے آکر اُس کے پاس زمین پر بیٹھ کر اُس نے اپنا سر بیڈ پر رکھا تھا۔۔وہ اب ہولے ہولے رو رہی تھی۔۔وہ زیادہ دیر بے نیاز نہیں رہ پایا تھا۔۔

"عشاء۔۔اِس طرح رو کر مجھے مزید تکلیف مت دو"۔۔اُس نے نیم دراز ہو کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"میں سمجھی تھی تم بسمہ سے مُحبت کرتے ہو۔۔ہماری شادی سے پہلے جب وہ پہلی بار ہمیں ملی تھی، پھر جب تم ولیمے پر نہیں جا رہے تھے لیکن اُس کے منانے پر فوراً سے مان گئے تھے۔۔شادی کی رات تمہارا روّیہ، مجھے لگا تھا تم نے بابا کے کہنے پر مجھ سے شادی کی ہے، اور اُس رات میں نے اُس کے میسجز پڑھے تھے۔۔اور آج میرے سامنے وہ بہت

رو رہی تھی۔۔"۔۔وہ سر اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بولتی گئی تھی۔۔

"تمہیں اس کی آنکھوں میں میرے لیے محبت نظر آ گئی، جس کے لیے میں صرف ایک ضد تھا پر میری آنکھوں میں اپنی محبت محسوس نہیں ہوئی۔۔۔؟؟۔۔میری طلب کا تمہیں احساس نہیں ہوا۔۔میرے پاکیزہ جذبے تمہیں دکھائی نہیں دیئے؟؟۔۔محبت کرتا ہوں یار میں تم سے، کیسے ثابت کرنی ہو گی مجھے یہ بات۔۔؟؟کیسے کرو گی تم میری محبت کا یقین۔۔۔؟؟ایسا کیا کروں جو تم میری محبت پر ایمان لے آؤ۔۔؟؟"۔۔اُس کے ہر ہر لفظ کو اپنے دل پر لکھتی وہ روتی گئی تھی۔۔

"تم اُس دن مجھے چھوڑ کر اُس کے پاس چلے گئے تھے۔۔مجھے بہت بُرا لگا تھا میں اور کیا سمجھتی"۔۔وہ روتے ہوئے شکوہ کر گئی تھی۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔۔

"ہاں اُس دن میں اُسی کے پاس گیا تھا۔۔پر اُس سے اپنی مُحبت کی قُربانی مانگنے نہیں۔۔اُسے سمجھانے گیا تھا۔۔یہی بولنے گیا تھا کہ میں اپنی بیوی سے بہت مُحبت کرتا ہوں اور وہ کسی اور کا ہاتھ تھام لے۔۔اُس کی تصویروں والی گھٹیا حرکت پر میں حیران نہیں ہوا، میں فوراً سے سمجھ گیا کہ وہ یہ تصویریں تمہیں دکھا کر تمہیں مجھ سے بدگمان کرنا چاہ رہی تھی۔۔جس طرح وہ میرے پاس آئی تھی یہ بتانے کہ تم دانیال کے ساتھ مل کر مجھے دھوکا دے رہی ہو۔۔پر تمہیں پتا ہے عشاء میں نے بیچ میں ہی اُس کی بات کاٹ دی تھی کیوں کہ مجھے اپنی عشو پر یقین تھا۔۔پر افسوس تم نے میری مُحبت پر یقین نہیں کیا عشاء"۔۔اُس کی بات پر وہ اُس کا ہاتھ تھام کر اُس پر اپنا چہرہ رکھے رو دی تھی۔۔

"مجھے معاف کر دو حمزہ میں شرمندہ ہوں"۔۔وہ اُس کے جُھکے سر کو دیکھتا مزید بولا تھا۔۔

"جب تم ساری دنیا کو چھوڑ کر میرے آگے روتی تھیں۔۔جب تم ہر مُشکل میں سب کے ہوتے ہوئے بھی سب سے پہلے مجھے پکارتی تھیں۔۔دانیال کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی تمہاری نظروں میں مجھے دیکھ کر تحفظ آ جاتا تھا، عشاء مجھے لگا مجھے ہر جگہ عشاء کو پروٹیکٹ (حفاظت) کرنا ہے، اُس دن جب دانیال تمہیں اپنے ساتھ لے گیا تھا، میں نے تمہاری حفاظت کے لیے ان گنت دعائیں مانگی تھیں۔۔مجھے تم عزیز سے عزیز تر ہوتی گئی۔۔تمہیں کوئی طلاق

یافتہ کہتا میرا دل کرتا کہنے والے کے مُنہ پر ہاتھ رکھ دوں، پھر جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا تھا، میں تم سے ناراض نہیں تھا، بس مجھے بابا کی بے اعتباری پر دُکھ ہوا تھا اُوپر سے جب میں نے خود اپنے کانوں سے سُنا تم میرے علاوہ کسی سے بھی شادی کرنے کو راضی ہو چاہے وہ سمندر خان ہی کیوں نہ ہو تو تھوڑی سی ناراضگی کا حق تو میرا ابھی بنتا تھا ناں"۔۔ سنجیدگی سے بولتے بولتے آخر میں اُس کا لہجہ شرارت لیے ہوئے تھا۔۔ وہ جو اُس کی بات سُنتے ہوئے خود پر نازاں ہو رہی تھی اُس کی آخری بات پر ٹھٹھکی تھی۔۔

"سمندر خان کون۔۔؟"۔۔ وہ آنکھوں میں حیرت لیے پوچھ رہی تھی۔۔

"اپنا سمندر خان"۔۔ وہ مُسکراہٹ دبا کر بولا تھا۔۔

"وہ دکاندار"۔۔ وہ اب کھڑی ہوئی تھی۔۔ حمزہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"وہ جِس کے اتنے سارے بچّے ہیں اور چار بیویاں ہیں۔۔؟؟"۔۔ وہ اب کمر پر دونوں ہاتھ رکھتی کڑے تیوروں سے پوچھ رہی تھی۔۔

"نہیں یار ایک بیچاری انتقال کر گئی اور تمہیں تو پتا ہے وہ اپنا چار کا کوٹہ ہمیشہ پورا رکھتا ہے، اِسی لیے وہ پھر رشتے کی تلاش میں ہے، تو میں نے سوچا تم اُس سے۔۔"حمزہ کو اپنی ہنسی روکنی مُشکل ہوئی تھی۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتا، اُس نے اُس کے سر پر مارنے کے لیے تکیہ اُٹھانے کو ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ حمزہ نے اُسی تیزی سے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنی سمت کھینچا تھا۔۔

"پر اب تو تم اِس سمندر خان کی بیوی ہو ناں"۔۔ وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔۔ عشاء کی ساری طراری دُم دبا کر بھاگی تھی اِس سے۔۔

اُس کے حواس مُختل ہوئے تھے۔۔

"حمزہ سُنو"۔۔ عشاء نے فاصلہ قائم رکھنے کو اُس کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"بعد میں۔۔"۔۔ وہ اُس کے چہرے سے بال ہٹاتے اُس پر جُھکتے بولا۔۔

"حمزہ وہ دانیال۔۔ وہ کب سے مجھے فون کر رہا ہے۔۔ مجھے تنگ کر رہا ہے"۔۔ وہ بتاتے بتاتے رو دی تھی۔۔ حمزہ کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔۔ وہ اُٹھ بیٹھی تھی۔۔ تو وہ بھی اُٹھ بیٹھا تھا اُس کے ساتھ

"اُس کو میں ابھی ٹھیک کر چُکا ہوں۔۔ اب وہ کبھی تمہارے سامنے نہیں آئے گا"۔۔ حمزہ نے اُس کے آنکھیں صاف کی تھیں۔۔

"عشاء اِن شاء اللہ جب تک زندگی رہی تمہاری حفاظت کرتا رہوں گا، تمہارا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا"۔۔ حمزہ نے دونوں ہاتھوں میں اُس کا چہرہ تھام کر اُس کی پیشانی پر اپنی مُحبت اور وفا کی پہلی مُہر ثبت کی تھی۔۔

عشاء کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔ وہ ساکت سی اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔۔

"حمزہ تمہاری ذات میرے لیے ہمیشہ تحفظ رہی ہے، میں جب جب گرنے لگتی تھی، ہمیشہ سنبھل جاتی تھی"۔۔

عشاء کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔

حمزہ نے اُن انمول موتیوں کو اپنے ہونٹوں سے چُنا تھا

"اب پتا چلا۔۔ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں تھا۔۔ تم نے مجھے کبھی گرنے ہی نہیں دیا"۔۔ وہ نم لہجے میں کہتی گئی تھی۔۔ حمزہ نے مُحبت سے اُسے خود میں سمویا تھا۔۔

"آئی ایم سوری حمزہ تمہارے ایکسیڈنٹ اور فیصل بھائی کی برات والے دن میں نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا، پر میں کیا کرتی، مجھے لگا کسی کو مجھ سے مُحبت نہیں ہے، مجھے لگا تھا تم بھی دانیال کی طرح۔۔ تم ایک طرف بسمہ سے مُحبت کرتے ہو اور ساتھ میں میرے قریب۔۔ مجھے اچھا نہیں لگا تھا"۔۔ وہ اُس کے کندھے سے لگی شرمندگی سے بولتے پھر رو دی تھی۔۔۔ حمزہ نے شانوں سے تھام کر اُسے خود سے الگ کر کے بولنے دیا تھا۔۔ وہ چاہتا تھا عشاء اپنا دل اُس کے سامنے کھول دے آج۔۔

وہ ہتھیلی سے اپنے انسو صاف کرتی پھر بولنا شروع ہوئی تھی۔۔

"دانیال سے نکاح کے بعد مجھے لگا میں اُس کے ساتھ مُحبت کے رشتے میں بندھی ہوں۔۔ وہ میری عزّت کرے گا،

مجھ سے مُحبت کرے گا پر اُس نے مجھے بس ایک عورت سمجھا، اُس نے میرا دل چکنا چور کر دیا۔۔ میرا مان ٹوٹا تھا"۔۔ وہ سر جُھکائے بھرائے ہوئے لہجے میں بولتی اپنی ہتھیلیوں کو گھور رہی تھی۔۔ اُس کی آنکھوں سے لاتعداد آنسو اُس کی ہتھیلیوں پر گرے تھے، قریب بیٹھے حمزہ نے باری باری اُس کی ہتھیلیوں کو چُوما تھا۔۔

"پھر تم آئے میری زندگی میں، ہاں میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ کیونکہ مجھے لگا تم بسمہ سے مُحبت کرتے ہو اور میں تم دونوں کے بیچ آگئی ہوں۔۔ لیکن شادی کی پہلی رات تمہارے بیڈ پر تمہارا انتظار کرتے میرے احساسات بدل گئے تھے۔۔ تمہارا سامنا کرنے کے خیال سے میرا دل دھڑکے جا رہا تھا۔۔ میں عام سے لڑکی کی طرح آنے والے حسین پلوں کے حسین سپنوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔ کون دانیال، کون بسمہ مجھے سب بھولا ہوا تھا۔۔ یاد تھا تو صرف حمزہ"۔۔ وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تھی۔۔ حمزہ ہنوز اُس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

"پر تمہارا روّیہ مجھے آسمان سے زمین پر پٹخ گیا تھا، تم نے مُنہ دکھائی میرے مُنہ پر ماری تھی۔۔ کوئی اپنی پہلے رات کی دُلہن کے ساتھ بھی ایسا کرتا ہے کیا"۔۔ وہ اب سُوں سُوں کرتی اُس کی آنکھوں میں دیکھتی خفگی سے بولی تھی۔۔

حمزہ کو ایک دم اپنے روّیے پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"یار مُنہ پر تو نہیں ماری تھی، گود میں پھینکی تھی۔۔ "۔۔ وہ شرمندگی سے اپنی گردن سہلاتا ہنس کر بولا۔۔

"ایسے پھینکنا مُنہ پر مارا جانا ہی کہلاتا ہے"۔۔ وہ آلتی پالتی بیٹھ کر خفگی سے اپنا رُخ مُوڑ گئی تھی۔۔

"اچھا ایک کام کرتے ہیں؟؟۔۔ تمہارا ڈوپٹہ کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کی طرف جُھک کر اُس کے کندھوں کو دیکھ کر بولا۔۔

"کیا ہے۔۔!"۔۔ وہ اُس کے شانوں پر زور دیے اُسے خود سے دور کرتے جھینپ کر بولی تھی۔۔

"ایک منٹ۔۔ ابھی تمہاری ساری شکایات دور کرتا ہوں"۔۔ وہ جمپ مارتا بیڈ سے اُٹھا تھا۔۔ عشاء نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا جو زمین پر کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔۔ لیکن پھر اُس کے بیگ سے جھانکتا اُس کے سوٹ کا نیٹ کا ریڈ ڈوپٹہ نکال کر اُسے اُوڑھایا تھا۔۔ وہ ساکت رہ گئی تھی۔۔

"حمزہ یہ۔۔"۔۔اُس نے خود پر سے ڈوپٹہ اُتارنا چاہا تھا۔۔پر وہ اُسے چُپ کروا گیا تھا۔۔

"شش !تم دلہن ہو۔۔آج ہماری شادی کی پہلی رات ہے۔۔میرا انتظار کرو میں آرہا ہوں۔۔کیونکہ میں بھی اُن حسین پلوں کو محسوس کرنا چاہتا ہوں"۔۔وہ گمبھیر لہجے میں کہتا اُس کا گھونگھٹ نیچے کرتا بولا تھا۔۔عشاء کے دل کے ساتھ پورا وجود کانپا تھا۔۔وہ خود میں سمٹی تھی۔۔حلانکہ ابھی دوپہر کے تین بج رہے تھے۔۔پر اُس کی بات پر وہ واقعی خود کو شادی کی پہلی رات کی دلہن تصور کرنے لگی تھی۔۔اُس کے دل کی حالت فوراً سے بدلی تھی۔۔

اُس نے پلکیں اُٹھائی تھیں۔۔جالی دار ڈوپٹے سے وہ اُسے الماری میں کھٹر پٹر کرتا نظر آیا تھا۔۔اچانک وہ پلٹا تھا دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے اپنی پلکیں جُھکائی تھیں۔۔

وہ قدم در قدم چلتا بیڈ تک آیا تھا،پھر دھیرے سے اُس کے قریب بیٹھا تھا۔۔عشاء نے اپنے پاؤں سمیٹے تھے۔۔اُس کی حرکت پر وہ مُسکرایا تھا۔۔

"حمزہ امین آج تم سے اپنی مُحبت کا اقرار کرتا ہے۔۔وہ محبت جو حمزہ امین کو عشاء حمزہ سے ہمیشہ سے تھی۔۔وہ مُحبت جو حمزہ امین کو عشاء حمزہ کے ساتھ رہتے ہوئے ہوئی ہے"۔۔وہ اُس کا کانپتا ہاتھ تھام کر تیسری اُنگلی میں وہی مُنہ دکھائی والی انگوٹھی پہنا کر بولا تھا عشاء کی پلکیں بھیگی تھی۔۔وہ نیٹ ڈوپٹے کے اوٹ سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔حمزہ نے اُس کے ہاتھ کی پُشت کو مُحبت سے اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔اُس کے آنسوؤں نے پھر اُس کے گالوں کو بوسہ دیا تھا۔۔

حمزہ نے اُس کا جالی دار گھونگھٹ اُٹھایا۔۔وہ بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھ کر مُسکرائی تھی۔۔اُن آنکھوں میں اپنے لیے مُحبت،احترام،عزّت کیا کیا نہ نظر آیا تھا تھا۔۔پر وہ زیادہ دیر تک اُن آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔جن میں اُسے اپنے لیے چاہت اور جذبات کا سمندر ٹھاٹھے مارتا دکھائی دیا تھا۔۔اُس نے پلکیں جُھکائی تھیں۔۔وہ مُسکرایا تھا

"سُنو یار۔۔یہ تو بے ایمانی ہے"۔۔حمزہ کے شکوہ بھرے لہجے پر اُس نے پلکیں اُٹھائی تھیں۔۔

"تم ہمیشہ خود ہی میوٹ ہو جاتی ہو، میری باری ہی نہیں آنے دیتی"۔۔اُس کی بات پر وہ سر تا پیر سُرخ ہوتی اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چُھپا گئی تھی۔۔وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"اچھا سُنو تمہارے لیے خوش خبری ہے"۔۔وہ اُس کے ہاتھ ہٹاتا بولا

"کیا۔۔؟؟"۔۔وہ سب بھول کر اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔۔حمزہ کی آنکھیں آج الگ ہی جہاں کی سیر کروا رہی تھیں اُسے۔۔

"ہم کراچی جا رہے ہیں کل"۔۔وہ دھیرے سے بولا تھا۔۔

"کب۔۔؟؟"۔۔اُس نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔۔

"کل"۔۔وہ اُس کی ناک کو چُھونے کی گُستاخی کرتا بولا، وہ بے ساختہ اپنا چہرہ پیچھے کر گئی تھی۔۔اُس کی حرکت پر وہ ہنستا ہوا پھر اُس کے قریب ہوا تھا۔۔

"مطلب تمہارا ابھی بھی کوئی موڈ نہیں ہے مجھے سوات، جھیل سیف الملوک لے جانے کا"۔۔وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اُسے خود سے دُور کرتی اچانک بولی تھی۔۔اُس کی بات پر وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔اُس کے ہنسنے پر اُسے اپنی کہی گئی بات سمجھ آئی تھی۔۔وہ خفت سے چہرہ جُھکا گئی تھی۔۔پر اُسے شرارت پر آمادہ ہوتے دیکھ کر وہ ایک دم بیڈ سے اُتری تھی۔۔وہ بھی اُس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا۔۔

"پہلے ہنی مون پھر گھر۔۔ڈن"۔۔پیچھے سے اُسے اپنے حصار میں لیے اُس کے کان پر اپنے لب رکھے تھے۔۔وہ بُری طرح سٹپٹاتی اُس کا حصار توڑ کر پلٹی تھی۔۔

"ایک بات بتانی تھی مجھے تمہیں"۔۔وہ اب سر جُھکائے اپنی اُنگلیاں مروڑتی بولی، وہ بھی سنجیدہ ہوا تھا۔۔

"بولو ناں۔۔؟؟"۔۔اُس کی ٹھوڑی کو محبت سے اُونچا کرتا وہ پوچھ رہا تھا۔۔عشاء حمزہ کی اگلی حرکت حمزہ امین کو ایک پل کو ساکت کر گئی تھی۔۔

وہ پنجوں کے بل اُونچا ہوتی اُس کا گال چُوم کر اپنی دونوں بانہیں اُس کے گلے میں ڈال گئی تھی۔۔

"آئی ایم بلیسڈ ٹو ہیو یو اِن مائی لائف"

(میں اپنی زندگی میں تمہاری صورت انعام سے نوازی گئی ہوں)

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتی بولی۔۔وہ دل سے مُسکرایا تھا۔۔

"تھینک یو فور بینگ مائی لائف"

(میری زندگی بننے کے لیے شُکریہ)

وہ چہرہ موڑ کر اُس کی گردن کو شدتِ جذبات سے چومتا جواباً سرگوشی کرتا اُسے زور سے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔

آپ لوگ کیا سمجھے موسٹ لونگ کپل ہے یہ۔۔؟؟

بلکل ہے اِس میں کوئی شک نہیں۔۔

پر اِس کے ساتھ ہی اِن کی نوک جھوک ساری زندگی جاری رہنی ہے۔۔

حمزہ اب بھی اُسے کبھی کبھی مینڈکی بُلا لیتا ہے اور مُحترمہ عشاء صاحبہ ابھی بھی ویسے ہی چِڑتی ہیں۔۔پر فرق یہ تھا کہ وہ اب اُسے بدتمیز بندر نہیں بُلا پاتی تھی۔۔

پر اندر کمرے میں 'حمزہ کے بچّے' کہہ کر اُس پر حملہ ضرور کرتی تھی لیکن پھر حمزہ کی مُحبت بھری گرفت میں ہمیشہ اُسے لینے کے دینے پڑ جاتے تھے۔۔

حمزہ امین کی مُحبت اُس کا احترام اپنی جگہ پر یاسمین کے دن میں ہزار بار ٹوکنے پر بھی وہ اُسے تم سے آپ نہ کر پائی تھی۔۔ایک دو بار جب عشاء حمزہ نے حمزہ امین کو آپ کہنا چاہا تو وہ سب کے سامنے ہی 'طبیعت ٹھیک ہے ناں' کہہ کر

اُس کی پیشانی چھو گیا تھا۔۔اُس شرمندگی کے بعد عشاء نے بھی توبہ کی تھی۔۔یہ تھی عشاء اور حمزہ کی کھٹی میٹھی زندگی۔۔۔

****

❤ ❤ ختم شُد ❤ ❤

PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS